(اس ناول کے تمام جملہ حقوق رائٹر قانتہ خدیجہ اور ویب ناولز لاؤنج کے پاس محفوظ ہے، رائٹر کی مرضی کے بنا کسی دوسرے گروپ یا یوٹیوب پر ناول اپلوڈ کرنے کی بالکل بھی اجازت نہیں ہے!)

All Rights Reserved by Novels Lounge

Her Wicked Revenge

(Revenge of Forced Bride)

"گڈ مارنگ ایوری وان!" ناشتے کی ٹیبل پر آئے اس نے اونچی آواز میں وہاں موجود تین لوگوں کو وش کیا تھا۔

"کتنی بار سمجھایا ہے سلام لیتے ہے؟" ڈبل روٹی کو مکھن لگاتی مسز کرامت نے اسے غصے سے ٹوکا تھا۔

زبان دانتوں تلے دبائے وہ معذرت خواں نگاہوں سے انہیں دیکھتی اپنی جگہ سنبھال چکی تھی۔

"سو ایکسائیٹڈ فار یور فرسٹ ڈے؟" جوس کا گھونٹ بھرے اس کے برابر میں بیٹھے حارث نے مسکرا کر اس سے سوال کیا تھا۔

"ڈیم ایکسائیٹڈ!" وہ خوشی سے چہکی۔

مین کرسی پر بیٹھے کرامت صاحب مسکرا دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مگر مجھے کوئی اور خوش نہیں لگ رہا!" انہوں نے چھیڑنے والے انداز میں اپنی بیوی کو دیکھا جو بے نیاز سی اپنا ناشتہ کر رہی تھی۔

"میرے خوش ہونے یا نا ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ ہوتا تو وہی ہے جو آپ اور آپ کے بچے چاہے۔۔۔" مسز کرامت کی بات سن وہ تینوں ہنس دیے تھے۔

"اب یہ تو سراسر الزام ہے ہم پر!" کرامت صاحب نے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے تھے۔

مسز کرامت نے نخوت سے سر جھٹکا تھا۔

"جو دل میں آئے کرے مجھے کیا، آپ کے بچے ہیں دونوں میرا کون سا کوئی تعلق ہے ان سے!" وہ خود سے بڑبڑائی غصے میں مگر آواز اتنی اونچی تھی کہ وہ تینوں باآسانی سن سکتے تھے۔

"بھلا یہ کیا بات ہوئی بیگم اور ناراضگی کس بات کی؟" کرامت صاحب نے ان سے سوال کیا۔

"جیسے آپ تو جانتے نہیں؟" وہ ناراضگی سے گویا ہوئی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اٹھائیس کا ہو گیا ہے بیٹا آپ کا اور پچیس کی یہ محترمہ۔۔۔کوئی فکر ہے آپ کو اپنی اولاد کی؟۔۔۔ شادی کی عمر ہو گئی ہے دونوں کی۔۔۔چلے حارث کو چھوڑے مگر یہ۔۔۔"انہوں نے سامنے بیٹھی مدیحہ کی جانب اشارہ کیا۔

"اس کے ساتھ کی لڑکیاں شادی کر کے گھر بسا چکی ہیں اپنے، ارے اس کی عمر میں میرے دو دو بچے تھے اور یہ ابھی تک ہمارے سروں پر بیٹھی ہے!۔۔۔میں پوچھتی ہوں کیا ضرورت ہے اسے بزنس کرنے کی؟۔۔۔شادی کرے اپنا گھر بسائے۔۔۔لوگ طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔۔۔ آپ کو کیا پتہ مجھے سننی پڑتی ہیں۔۔۔"وہ شروع ہو چکی تھی، دونوں بہن بھائی نے بے بسی سے اپنے باپ کو دیکھا جنہوں نے آنکھ کے اشارے سے دونوں کو جانے کو کہاں اور اب خود تحمل اور آرام سے اپنی بیوی کی شکائتیں سن رہے تھے۔

دونوں بہن بھائی سرپٹ وہاں سے بھاگے تھے۔

"ارے بس بس آج کے لیے اتنی شکائتیں کافی ہیں!"گھڑی پر نگاہ ڈالے انہوں نے مسز کرامت کو مزید بولنے سے روکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

رک کر غصے سے انہیں گھورا!۔۔۔اچانک بچوں کا خیال آیا تو انہیں وہاں نہ پا کر دوبارہ اپنے شوہر نامدار کو گھورا!

"ابھی میری اہم میٹنگ ہے گھر آجاؤں تو یہ گیم کنٹینیو کرے گے۔۔۔" انہیں مسکراہٹ سے نوازتے وہ بھی وہاں سے تیزی سے نکلے تھے۔

مسز کرامت غصے سے جل اٹھی تھی۔

"گاڈ!۔۔۔ماما کو کیا ہو گیا تھا!" مدیحہ جھرجھری لیے بولی۔

گاڑی ڈرائیو کرتا حارث ہنس دیا تھا۔

"ویسے ماما نے کچھ غلط بھی نہیں کہا، اٹس ہائی ٹائم فاریوٹو گیٹ میرڈ (وقت آگیا ہے کہ تم شادی کرلو)"

"اٹس ہائی ٹائم فاریوٹو! (آپ کا بھی آگیا ہے)" وہ بولتی دونوں بازوں سینے پر باندھ چکی تھی۔

گاڑی آفس بلڈنگ کی پارکنگ میں پارک کیے وہ دونوں بہن بھائی باہر نکلے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تیار ہو؟" حارث نے اس سے سوال کیا۔

"تیار ہوں!" گہری سانس بھرے اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

جلد ہی وہ دونوں بلڈنگ میں داخل ہوئے تھے جہاں سب نے پرجوش طریقے سے مدیحہ کا استقبال کیا تھا۔

کرامت صاحب کی زندگی میں انکی بیوی اور دو بچے شامل تھے، ان کی بیوی ہاؤس وائف تھی اور اسی سوچ کے ساتھ جیتی تھی کہ عورت کا کام شادی کر کے بچے پیدا کرنا ہے، اس سوچ کے ساتھ وہ بہت دفع کرامت صاحب سے مدیحہ کو لے کر لڑ بھی چکی تھی، جبکہ کرامت صاحب کی سوچ ان کے مخالف تھی، وہ عورتوں کی پڑھائی اور کریئر بنانے کے حق میں تھے۔

مسز کرامت تو مدیحہ کے اٹھارہ کی ہوتے ہی شادی کے حق میں تھی مگر کرامت صاحب کی کرم نوازی تھی جنھوں نے اپنی بیٹی کی مرضی اور خواب کو اہمیت دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ان کا بڑا بیٹا حارث اپنی ڈگری مکمل کر کے ان کے ساتھ بزنس سنبھال چکا تھا جبکہ چھوٹی بیٹی مدیحہ پی-ایچ-ڈی کے ساتھ ساتھ بزنس میں قدم رکھ چکی تھی اور اکاؤنٹنگ کا ڈیپارٹمنٹ اس کے حوالے کیا گیا تھا۔

گھڑی پر آٹھ بجتے ہی وہ سب یکدم الرٹ ہوئے تھے، لاؤنج اور ڈائننگ ایریا کا کونا کونا اچھے سے چمکا دیا گیا تھا، شیف بھی کچن میں موجود ناشتہ بنانے میں مگن تھا مگر آنکھوں میں ڈر شامل تھا۔

ٹھیک آٹھ بجے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ باہر نکلا تھا۔۔۔

تھری پیس پینٹ کوٹ پہنے وہ ڈائننگ ٹیبل پر آیا تھا، اپنی کرسی پر بیٹھنے ہی والا تھا کہ یکدم رکا۔۔۔وہ رکا تو گویا سب نوکروں کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔

ٹیبل کی صاف سطح پر انگلی پھیرے اس نے اپنی صاف انگلی کو چھوٹی آنکھیں کیے گھورا اور کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

صفائی کرنے والے تمام نوکروں نے سکون کی سانس لی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ٹھیک آٹھ بج کر پانچ منٹ پر شیف ناشتہ لیے ٹیبل پر حاضر تھے،وہ جو پر سکون سا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا یکدم تمام کا تمام ناشتہ اٹھائے زمین پر پٹخ دیا تھا۔

ایک بار پھر سب کی جان حلق میں در آئی تھی۔

اس غصے کی وجہ موبائل پر آیا وہ میسج تھا جس نے دراب خانزادہ کے غصے کو اکسایا تھا۔

زمین پر موجود کھانے کو پیروں تلے کچلتا وہ کروفر سے باہر نکلا تھا،ڈرائیور اس کے آنے سے پہلے ہی گاڑی تیار چکا تھا۔

پیچھے موجود نوکروں نے افسوس سے اس شخص کو دیکھا جس نے رزق کی قدر نہیں کی تھی۔

ڈرائیور کو ہدایت دیے نگاہیں اس نے کھڑکی پار منظر پر ٹکا دی تھی،جبڑے سختی سے بھینچ لیے تھے اس نے۔

وہ دراب خانزادہ تھا خانزادہ کا جان نشین،کئی نسلوں سے چلتی آرہی خانزادہ ریاست کا وارث۔۔۔

غرور،تکبر،کروفر اس کی ذات کا حصہ تھی۔

کسی کو اپنے آگے کچھ نہ سمجھنے والا دراب خانزادہ۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

گاڑی اپنی منزل پر رکی تو ڈرائیور نے تیزی سے آگے بڑھ کر پیچھے کا دروازہ کھولا تھا۔

کوٹ کو ٹھیک کیے، آنکھوں پر چشمہ لگائے دراب خانزادہ نے ناپسندیدہ نگاہوں سے سامنے موجود عمارت کو تکا۔

اکڑ و قدم اٹھاتا وہ اندر داخل ہوا اور ناک کی سیدھ میں آگے بڑھا، ریسیپشن پر موجود لڑکا اس کے پیچھے بھاگا مگر وہ نظر انداز کرتا سی-ای-او کے کمرے کی جانب چل دیا تھا۔

لحاظ بلائے طاق رکھے اس نے ایک جھٹکے سے آفس کا دروازہ کھولا۔

فائل پر جھکے کرامت صاحب نے فوراً سر اٹھائے دیکھا تو سامنے موجود ہستی کو دیکھ کر ان کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

"سر وہ۔۔۔" ریسیپشنسٹ پھولی سانسوں سمیت جواز دینے کو بولا تو کرامت صاحب نے اسے بولنے سے روکا اور دروازہ بند کر کے وہاں سے جانے کو بولا۔

اب کمرے میں وہ دونوں نفوس تھے۔

کرامت صاحب پھر سے فائل پر جھک گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بیٹھنے کی آفر نہیں کرو گے کرامت؟" دراب کو ان کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی۔

"تم اس قابل ہو تو نہیں مگر پھر بھی۔۔۔چاہو تو بیٹھ جاؤ!" کرامت صاحب کے ٹھنڈے ٹھار لہجے پر دراب کا چہرہ احساس توہین سے سرخ ہوا تھا مگر پھر بھی گردن اکڑائے وہ کرسی کھینچتا ان کے سامنے بیٹھ چکا تھا۔

"چائے کافی کچھ منگواؤں؟" آداب مہمان نوازی نبھانا ضروری سمجھا انہوں نے۔

"میرے سٹینڈرڈ کی ہے تو ضرور؟" تمسخرانہ انداز تھا دراب خانزادہ کا۔

"فکر مت کرو تمہارے سٹینڈرڈ کی ہی ہو گی۔۔۔زرا کرامت اسپیشل کافی تو لانا ایک کپ۔۔" اسے مسکراہٹ سے نوازے انہوں نے انٹرکام پر اسپیشل کافی کا آرڈر دیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں کافی آچکی تھی۔

کافی کپ کی سطح پر انگلی پھیرے دراب نے اپنی نگاہیں کرامت صاحب پر ٹکالی تھی جو پرسکون انداز میں اپنا کام کیے جارہے تھے۔

تھوڑی دیر میں کافی ختم کر چکا تھا وہ۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کام کی بات پر آؤں گا کرامت تم نے میرے پرپوزل کے بارے میں کیا سوچا؟" دونوں ہاتھ ٹیبل پر ٹکائے دراب خانزادہ نے سوال کیا تھا۔

"میرے خیال سے میں تمہیں اپنے جواب سے آگاہ کرچکا ہوں!" کرامت صاحب کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"میں نے تمہیں ایک آخری موقع۔۔۔"

"میں نے مانگا؟۔۔۔اور تم مجھے دو کیا سو موقع بھی دو تو میرا جواب وہی ہے جو پہلے تھا۔۔۔ناں!" اس کی بات کاٹتے وہ درشتگی سے بولے تو دراب خانزادہ نے غصے سے آنکھیں اور مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔

آج تک کسی نے اس کی بات نہیں کاٹی تھی۔

جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھتا وہ کرامت صاحب کے سر پر جا پہنچا اور سختی سے ان کا گریبان تھاما تھا۔

"تم نے مجھے کافی ہلکے میں لے لیا ہے کرامت، مجھے مجبور مت کرو کہ میں اپنی آئی پر آجاؤں۔۔۔اگر اپنی آئی پر آگیا تو تم اور تمہارا خاندان سڑک پر آجاؤ گے۔۔۔اس لیے جو بول رہا ہوں وہ کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔۔۔سمجھے؟" گریبان سے کرامت صاحب کو اپنی جانب کھینچے وہ حرف با حرف غصے سے بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بابا یہ فائل۔۔۔" وہ جو اپنی رو میں روم میں داخل ہوئی تھی سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے پیر زمین پر منجمند ہوئے تھے۔

نسوانی آواز پر دراب خانزادہ نے سر اٹھائے دروازے کی جانب دیکھا تو پل بھر کو ٹھٹھکا تھا۔۔۔ آنکھوں میں حیرت در آئی تھی۔۔۔ دراب خانزادہ کو جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ سامنے موجود چہرہ اس کے حواسوں پر جیسے سوار سا ہو گیا تھا اور وجہ تھی فقط خوبصورتی۔۔۔ وہ ظاہری خوبصورتی جس کی طلب گار ساری دنیا ہے۔۔۔

سفید گورا رنگ، خوبصورت نقوش سامنے موجود مدیحہ کرامت کے پاس وہ سب تھا جس کی چاہ ہر مرد و عورت کو ہوتی ہے۔۔۔

اور وہ تو تھا ہی دراب خانزادہ۔۔۔ ہر خوبصورت چیز کو اپنی ملکیت سمجھ لینے والا جیسے اسی وقت وہ مدیحہ کرامت کو اپنی ملکیت سمجھ چکا تھا۔

"بابا؟" دراب خانزادہ کے ہاتھ کرامت صاحب کے گریبان پر دیکھ وہ چونکی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اگلی بار میری بات کاٹنے کی غلطی نہ کرنا، پھر ملاقات ہو گی۔۔۔" کرامت صاحب کا گال تھپتھپائے وہ مدیحہ کے پاس سے گزرتا اس پر گہری نگاہ ڈالے باہر جا چکا تھا۔

"یہ کون تھا بابا؟۔۔۔اور یہ سب کیا ہو رہا تھا؟" وہ پریشان سی ان کی جانب آئی جنہوں نے اپنے گلے کا کالر ٹھیک کیا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا تم فکر مت کرو۔۔۔ خیر تم کسی ضروری کام سے آئی تھی خیریت؟" کرامت صاحب نے اس کا دھیان بٹایا تھا۔

"جی وہ یہ فائل ڈسکس کرنی تھی آپ سے۔۔۔" ہاتھ میں موجود فائل کی جانب اس نے اشارہ کیا تھا اس نے۔

"شیور بیٹھو!" انہوں نے سیٹ کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"چلے بھائی میں تیار ہوں!" بلیک گولڈن گاؤن میں تیار وہ حارث کی جانب آئی تھی جو اسے دیکھ کر فوراً چابیاں اٹھائے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ عمائمہ کی بہن کی عمر کیا ہو گی جس کی شادی پر تم جارہی ہو؟" پیاز کاٹتی مسز کرامت نے ٹیڑھی نگاہوں سے اسے دیکھ کر سوال کیا تھا۔

"بیس کی ہے شائد کیوں؟" اپنے موبائل میں مگن وہ جواب دے چکی تھی۔

مسز کرامت نے زور سے چھری ٹیبل پر پٹخی۔

"خوش نصیب ہوتے ہیں وہ ماں باپ جن کی بیٹیاں جلد اپنے گھر کی ہو جائے۔۔۔ مگر ہمارے ایسے نصیب کہاں؟" وہ دوبارہ شروع ہو چکی تھی۔

مدیحہ گہری سانس خارج کرتی سر نفی میں ہلائے حارث کے ساتھ وہاں سے جا چکی تھی۔

راکنگ چیئر پر جھولتے اس کے دماغ میں بس وہ ایک چہرہ سما گیا تھا۔ اتنا خوبصورت چہرہ نظروں سے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، سگار کی بدبو چاروں اور پھیل چکی تھی۔ دل میں اسے پانے کی طلب بڑھتی چلی جارہی تھی، شدت اختیار کر چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

سگار کا آخری گہرہ کش لیے اس نے اپنی طلب کو حاصل کرنے کی ٹھان لی تھی، مگر اس کی طلب اور اس کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جس کا نام کرامت تھا۔۔۔ مگر اس ایک رات کی طلب کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔ کچھ بھی مطلب کچھ بھی۔۔۔

دراب خانزادہ اپنے بزرگوں کی طرح اپنے بزنس کو موجودہ دور میں ترقی کی بلندی تک لے جا چکا تھا۔۔ ساؤتھ ایشیاء کا نمبر تین جبکہ پاکستان کا نمبر ون بزنس ٹائیکون بن چکا تھا وہ مگر اب اس کی پوزیشن کو ایک خطرہ لاحق ہو گیا تھا جس کا نام کرامت تھا۔

کرامت صاحب اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر ایمانداری کے قول کو نبھاتے اپنے کاروبار کو آج ایک بڑا برینڈ بنا چکے تھے۔ وہ خانزادہ کو کمپیٹ کر رہے تھے۔

زیادہ سے زیادہ لوگ اپنا ٹینڈر انہیں دے رہے تھے، جس کا دراب خانزادہ کی ساکھ پر برا اثر مرتب ہوا تھا، دو تین بار وہ کرامت صاحب سے ان کا کاروبار خریدنے کی بات کر چکا تھا، انہیں خطیر رقم دینے کو بھی تیار تھا مگر ان کے انکار پر اب کی بار اس نے دھمکی دی تھی انہیں جس کا پھر انہوں نے کوئی خاطر

All Rights Reserved by Novels Lounge

خواں اثر نہیں لیا تھا۔ مگر اب۔۔۔ اب اس کا دماغ تیزی سے چلنے لگا تھا۔۔۔ لبوں پر گہری مسکراہٹ مچل اٹھی۔

ایک تیر سے دو شکار!

وہ سوچ چکا تھا کہ اسے کیا کرنا تھا۔

اپنا حلیہ درست کیے وہ کمرے سے باہر نکلا۔۔۔ تمام نوکروں کا سانس رکا اس کی لال انگارہ آنکھیں دیکھ مگر جس چیز نے ان کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کی تھی وہ تھی اس کے ہونٹوں پر مچلتی وہ مسکراہٹ جو کسی طوفان کی پیشن گوئی تھی۔

شادی سے واپسی پر اسے اس کی دوست نے ڈراپ کیا تھا، گھر کے باہر موجود دو تین گاڑیاں دیکھ کر وہ چونکی تھی۔۔۔ آنکھوں میں تحیر لیے وہ ان ہی قدموں گھر میں داخل ہوئی تو حیرت کا زوردار جھٹکا لگا تھا اسے۔

"ماما، بابا۔۔۔ بھائی۔۔۔" اس کے لب ہلے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ویلکم ہوم ڈارلنگ!" بھاری، گمبھیر آواز نے اس کا ویلکم کیا تھا۔

"ماما، بابا، بھائی۔۔۔"

اسلحہ لیس افراد کو ان تینوں پر بندوق تانے دیکھ مدیحہ کی جان حلق میں آئی تھی۔

اس سے پہلے وہ ان کی جانب بڑھتی دراب کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اسے روک چکے تھے۔

"ایسی غلطی مت کرنا جانم، ایک قدم اور تمہارا بھائی اوپر۔۔۔" انگلی سے اس نے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔

زمین پر گرے اپنے بھائی کو دیکھ کر مدیحہ کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔

"بھائی۔۔۔" وہ سسکی۔

"شش! تمہارے باپ سے نہایت اہم ڈسکشن چل رہی ہے میری آواز نہ آئے تمہاری۔۔۔" انگلی لبوں پر رکھے دراب خانزادہ نے اسے منع کیا۔

"بب۔۔۔بھائی۔۔۔پپ۔۔۔پلیز اسے چھوڑ دو۔۔۔" اس نے منت کی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ماتھا مسلے دراب خانزادہ نے حارث کرامت کی زخم شدہ ٹانگ (جس پر وہ گولی مار چکا تھا) کو زور سے اپنے جوتے سے دبایا۔

حارث کے چلانے پر مدیحہ کی چیخ بھی نکلی۔

"اب اگر آواز نکلی تو مار ڈالوں گا اسے۔۔۔" دراب کی بات سن اس نے سختی سے لبوں پر ہاتھ رکھا۔

اتنی فرمابرداری دیکھ کر دراب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگی۔

"تو کرامت!۔۔۔ پھر کیا سوچا تم نے؟۔۔۔ میری آفر کے بارے میں؟" دراب خانزادہ ہنسا۔

کرامت صاحب کی آنکھوں میں نفرت مزید گہری ہوئی۔

"میں تمہیں انکار کر چکا ہوں!" وہ دانت پیسے بولے۔

"کرامت۔۔۔ کرامت۔۔۔ کرامت!۔۔۔ کب عقل آئے گی تمہیں؟"

تیزی سے مڑ کر حارث کی دوسری ٹانگ پر بھی گولی چلائی۔

حارث تکلیف سے بلبلایا تو مدیحہ نے آنکھیں سختی سے بند کر لی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مسز کرامت بیٹے کو تڑپتا دیکھ روتی چلائی۔

"خدارا کرامت جو مانگ رہا ہے دے دے اسے۔۔۔ نہیں تو میرا بیٹا مر جائے گا!" انہوں نے کرامت صاحب کی منت کی۔

"یار اب تو بیوی نے بھی اجازت دے دی ہے۔۔۔ اب تو مان جاؤ۔۔۔ یا پھر لگاؤ اسے ٹھکانے؟" پستول کا رخ حارث کے سر کی جانب کیے اس نے سوال کیا تھا۔

"نن۔۔ نہیں خدارا ایسا کچھ نہیں کرنا جو چاہیے وہ لے جاؤ بس میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔۔۔" مسز کرامت اس کے آگے گڑگڑائی۔

"جو چاہیے؟۔۔۔کچھ بھی؟۔۔۔" مدیحہ پر نگاہیں ٹکائے اس نے سوال کیا۔

"ہہ۔۔۔ہاں کچھ بھی۔۔۔" اسکی نگاہوں کا ارتکاز نہ سمجھتے وہ تیزی سے بولی۔

"کرامت؟" دراب نے ٹیبل پر موجود پیپرز کی جانب اشارہ کیا جس کے مطابق کرامت صاحب کا سارہ بزنس وہ دراب خانزادہ کے نام کر چکے تھے اور بدلے میں دراب نے انہیں اصل قیمت کا ایک چوتھائی حصہ دینا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

لڑکھڑاتے ہاتھ سے پین اٹھائے کرامت صاحب نے سختی سے آنکھیں میچے ان کاغذات پر سائن کیے تھے، اپنی زندگی بھر کی محنت وہ ایک لمحے میں گنوا بیٹھے تھے۔

"دیکھا کتنا آسان تھا سب؟۔۔۔خوامخواہ تم نے اتنا مشکل کر دیا اسے۔۔۔" ان کے ہاتھ سے پیپرز لیے دراب نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سے انہیں نوازہ اور مین دروازے کی جانب بڑھا۔

مسز کرامت تیزی سے حارث کی جانب بھاگی۔۔۔درد میں تڑپتی اولاد، ان کے دل پر سانپ لوٹنا شروع ہو گئے تھے۔

مدیحہ نے بھی بھائی کی جانب قدم اٹھایا جب یکدم دراب خانزادہ اس کے سامنے رکا، اس کا ہاتھ تھاما۔

"چلو۔۔۔" اس سے پہلے کوئی کچھ سمجھتا وہ مدیحہ کو کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لیجانے لگا۔

"ماما۔۔۔بابا۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔" دراب کے کندھے پر مکے مارے وہ چلائی۔

"میری بیٹی۔۔۔چھوڑو اسے۔۔۔ظالم انسان۔۔۔چھوڑو۔۔۔" مسز کرامت مدیحہ کی جانب بھاگی جب بیچ میں ہی دراب خانزادہ کے آدمی ان کا راستہ روک چکے تھے۔

"مدیحہ۔۔۔" کرامت صاحب بھی بیٹی کو بچانے کی خاطر بھاگے مگر انہیں جکڑ لیا گیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

حارث نے زمین سے اٹھنے کی کوشش کی مگر ناکام ٹھہرا۔

"ارے آپ نے خود ہی تو کہاں تھا کہ بیٹے کو چھوڑ دو بدلے میں بھلے جو مرضی لے لینا۔۔۔تو جو چاہیے وہی لے جارہاہوں!"خباثت سے ہنسے وہ ایک آنکھ دبائے بولا۔

"نن۔۔۔نہیں۔۔۔میری بیٹی کو چھوڑ دو دراب خانزادہ!"کرامت صاحب ان آدمیوں کی گرفت میں مچلتے چلائے۔

"چھوڑ دوں گا۔۔۔بس آج کی رات کل تمہاری بیٹی واپس آجائے گی۔۔۔"اس کی بات کا مفہوم سمجھے ان چاروں کا دل کانپا تھا۔

"مم۔۔مدیحہ نہیں۔۔۔چھوڑو میری بہن کو!"نجانے کہاں سے حارث میں اٹھ بیٹھے کی ہمت آئی۔

دراب خانزادہ نے اسے نظر انداز کیا، گرفت میں مچلتی مدیحہ کی بے بسی پر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"گالی!۔۔۔چھوڑ میری بہن کو!"حارث کے منہ سے نکلنے والی گالی سن دراب خانزادہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"چھوڑوں گا تو اب میں تجھے نہیں۔۔۔" پستول سے اس کے سینے کا نشانہ لیے دراب خانزادہ گولی چلا چکا تھا۔

"حارث!۔۔بھائی!" ان تینوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

"بھائی۔۔۔" دراب کو دھکا دیے مدیحہ نے حارث کی جانب بھاگنے کی کوشش کی مگر دراب اسے دوبارہ تھام چکا تھا، منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیے وہ اسے گاڑی میں بٹھاتا اپنے آدمیوں کو حکم دیے وہاں سے نکل چکا تھا۔

"اٹھا کر باہر پھینک دو ان (گالی) کو۔۔۔"

"چھوڑو مجھے۔۔۔میں نے کہاں چھوڑو۔۔۔مجھے میرے گھر جانا ہے۔۔۔"

پورا راستہ وہ دراب خانزادہ سے لڑتی آئی تھی مگر کچھ حاصل نہ کر پائی۔

دراب خانزادہ کان لپیٹے اسے باہوں میں اٹھائے گیسٹ روم کی جانب بڑھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

تمام نوکروں سے حیرانگی سے اس کے بازوؤں میں مچلتی اس لڑکی کو دیکھا۔

کمرے میں داخل ہوئے اسے بیڈ پر گرائے وہ مدیحہ کرامت پر جھکا تھا جس کی آنکھیں خوف سے پھیلی۔

ان آنکھوں میں موجود خوف دیکھ دراب خانزادہ کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی۔

یہ خوف۔۔۔اس خوف سے محبت تھی اسے۔۔۔

لوگوں کی آنکھوں میں اپنا خوف پائے اسے سکون ملتا تھا۔

"رات میں ملاقات ہوگی جانم۔۔۔اپنے آپ کو زیادہ تھکانہ مت۔۔۔اور بھاگنے کی کوشش بھی مت کرنا بیکار ہے!"اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرے وہ دھیمے مگر سخت لہجے میں بولا۔

مدیحہ کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔

اپنے چہرے پر اس کی انگلیاں، عجیب کراہیت محسوس ہوئی تھی مدیحہ کو۔۔

اپنا رخ پھیر لیا تھا اس نے، دراب خانزادہ کی آنکھوں میں غصہ چھلکا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

سختی سے منہ جبڑے تھامے رخ اپنی جانب کیا اس نے۔

"اگر دوبارہ ایسی حرکت کی تو بھائی کے پاس باپ کو بھی پہنچا دوں گا!"

جھٹکے سے اس کا منہ چھوڑے وہ کمرے کو باہر سے لاک کرتا وہاں سے چل دیا تھا۔

حارث کو سوچ کر مدیحہ کی آنکھوں میں پھر سے آنسوؤں در آئے، سر گھٹنوں میں دیے وہ بے تحاشہ روئی تھی۔

شام سے رات ہو چکی تھی اسے اسی پوزیشن میں بیٹھے ہوئے جب لڑکھڑاتا وہ کمرے میں داخل ہوا۔

مدیحہ نے سر گھٹنوں سے اٹھایا تو اسے سامنے پا کر جان ہوا ہوئی۔

وہ نشے میں چور ہونٹوں پر خباثت بھری مسکراہٹ لیے اس کی جانب چلتا آیا۔

آنے والے وقت کو سوچ مدیحہ کا چہرہ سفید پڑ گیا، سر تیزی سے نفی میں ہلائے وہ کھڑکی کی جانب بھاگی مگر وہ لاک تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس کی اس بچگانہ کوشش پر دراب خانزادہ اونچی آواز میں ہنسا تھا، شیر کی چال اپناتا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اپنے شکار کی جانب بڑھا۔

"نہیں۔۔۔ آگے نہیں آنا۔۔۔ نہیں تو ماردوں گی تمہیں میں!" پاس موجود گلدان اٹھائے مدیحہ نے اسے دھمکایا مگر وہ ان سنا کرتا اس کی جانب بڑھا، گلدان اس کی جانب پھینکے مدیحہ نے تیزی سے دروازے کی جانب دوڑ لگائی۔

لاک دروازے کو کھولنے کی ناکام سی کوشش کی، اس سے پہلے وہ کامیاب ہوتی دراب اس کی جانب بڑھتا اسے دروازے سے کھینچتا بیڈ پر پھینک چکا تھا۔

مدیحہ کی تمام راہیں مسدود کر دی تھی اس نے۔

مدیحہ کی آنکھیں چھلک اٹھی تھی، خوب روئی، لڑی، جھٹپٹائی مگر اس جانور سے جیت نہ سکی۔

وہ پوری رات مدیحہ کرامت کے لیے کسی جہنم سے کم نہ تھی۔

کواٹر میں موجود نوکروں تک نے اس کی چیخیں اس کی فریاد سنی تھی۔

ہر ذی روح کا دل لرز گیا تھا اس قدر حیوانیت پر مگر وہ سب بے بس تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اپنی طلب کو پوری کرتا اس کے بے جان ہوتے وجود کو وہی چھوڑے دراب خانزادہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ٹھیک آٹھ بجے فریش سا وہ اپنے کمرے سے نکلتا ڈائننگ ٹیبل پر آیا تھا۔

تمام نوکروں نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو کسی اور کی زندگی کو درندگی اور حیوانیت کی نظر کرتا خود کس قدر پر سکون تھا۔

اس کے چہرے پر رات ہونے والے واقع کا کوئی نام ونشان نہ تھے، یوں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

تمام نوکروں کے دل میں اس کے لیے نفرت مزید بڑھ گئی تھی۔

پر سکون انداز میں ناشتہ کیے وہ آفس کے لیے نکل چکا تھا، دوسرے کمرے میں موجود اس بے جان وجود کی جیسے کوئی پرواہ نہ ہو اسے۔

آج آفس میں اس کی اہم میٹنگ تھی مگر دراب خانزادہ چاہ کر بھی اس میٹنگ پر فوکس نہیں کر پا رہا تھا، اس کے چہرے سے نظر نہیں آرہا تھا مگر اس کی سوچوں کا محور دوسرے کمرے میں موجود وہ وجود تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ایک رات کی طلب پوری ہوئی تھی، سر پر چڑھی یہ خماری اتر جانی چاہیے تھے مگر طلب نے شدت پکڑ لی تھی، تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی، دل ہمک ہمک کر اس وجود کے پاس جانے کی خواہش کر رہا تھا۔۔۔اس ایک رات کے بعد ایک عجیب سا سکون محسوس کیا تھا دراب خانزادہ نے اپنے وجود میں، ایسا سکون جس کی طلب کئی سالوں سے رہی مگر حاصل نہیں کر پایا۔

بہت بار اس سوچ کو جھٹکنے کی کوشش کی مگر ہر بار سوچیں پہلے سے زیادہ بری طرح حملہ آور ہوتی۔

صبح سے شام اور پھر شام سے رات۔

آخر کار دل و دماغ فیصلہ کر چکے تھے، مدیحہ کرامت دراب خانزادہ کی تھی، اس کی طلب، اس کی ضد، اس کا جنون، اس کا سکون۔۔۔وہ کسی صورت اسے خود سے دور نہیں جانے دے سکتا تھا۔

چہرے پر مسکراہٹ در آئی، خوفناک مسکراہٹ۔۔۔مدیحہ کرامت کی بربادی کی مسکراہٹ۔۔۔

عشاء کے وقت پیاس کی شدت سے اس کی آنکھیں کھلی تھی، بے حال، بکھرا حلیہ۔۔۔خود کو اس حال میں پائے آنکھیں ایک بار پھر بھر آئی۔

آنسوؤں آنکھوں سے ہوتے بالوں میں جذب ہو گئے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دل نے شدت سے موت مانگی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر آنکھیں سختی سے میچ لی تھی اس نے۔

دراب خانزادہ اپنی تمام تر وجاہت کے سنگ اندر آیا تھا، دروازے کو لاک کیے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بیڈ پر اس کے قریب بیٹھ گیا تھا۔

مدیحہ کرامت کے چہرے پر پھر سے خوف نمایاں ہوا جس نے دراب خانزادہ کو خوشی دی تھی۔

وہ شخص عام انسان نہیں تھا، سائیکو تھا، پاگل تھا۔

دوسروں کو تکلیف دے کر اسے خوشی ملتی مگر آج پہلی بار سکون بھی ملا تھا۔

"کیا نشہ ہے تم میں ؟۔۔۔سوچا تھا ایک بار طلب پوری ہو جائے تو کہی پھینک آؤں گا مگر تم۔۔۔تم تو جادوگرنی نکلی، کون سا صور پھونکا ہے مجھ پر جو یہ طلب ختم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جا رہی ہے ؟۔۔۔بتاؤ؟۔۔۔جواب دو!" اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں سوال کیا تھا۔

مدیحہ کرامت نے بیڈ شیٹ کو زور سے مٹھیوں میں بھینچ لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کوئی عام انسان نہیں ہو تم۔۔۔ سحر ہو تم سحر۔۔۔ میری سحر!"

اس کے لبوں سے میری سحر سن مدیحہ کی آنکھیں اچانک کھلی، اپنے بالکل قریب موجود اسے دیکھ کر آنکھوں میں خوف خطرناک حد تک در آیا۔

سر تیزی سے نفی میں ہلایا۔

دراب خانزادہ اس کے احتجاج پر ہنس دیا۔

"میری ہو تم صرف میری۔۔۔ مرتے دم تک۔۔۔ میری سحر۔۔۔ اب کوئی ہمیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر پائے گا۔۔۔ سنا تم نے؟"

اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑے وہ لفظوں کا زہر اس کے کان میں گھولتا ایک بار پھر اس پر اپنی حیوانیت نچھاور کر چکا تھا۔

دو دن لگاتار پامال ہونے کے بعد مدیحہ کرامت میں اتنی سکت نہ رہی تھی کہ وہ آنکھیں بھی کھول سکے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس کی حالت کے پیشِ نظر دراب خانزادہ نے ڈاکٹرز کی ایک ٹیم گھر بلوائی تھی،اس کی ایسی حالت دیکھ کر سب کے دل کانپے تھے مگر اس شخص سے ڈر کی وجہ سے کوئی کچھ نہ بولا۔

مدیحہ کو ڈرپ لگائے ایک نرس اس کے پاس رک چکی تھی۔

"کب تک ہوش آئے گا اسے؟"سپاٹ لہجے میں نرس سے سوال کیا تھا اس نے۔

"شش۔۔۔شام تک۔۔"خوف سے تھوک نگلے وہ بولی۔

ہنکارہ بھرے دراب خانزادہ کمرے سے باہر نکلا،موبائل نکالے اس نے ایک اہم کال کی تھی جب اسے آفس سے کال آئی،اس کی میٹنگ تھی مگر وہ انکار کر چکا تھا۔

دراب خانزادہ آج آفس نہیں آرہا یہ سن کر پورے آفس میں بھونچال در آیا تھا۔

کبھی دیر نہ کرنے والا دراب خانزادہ،ایک دن کی بھی چھٹی نہ کرنے والا دراب خانزادہ آج آفس نہیں آرہا تھا،کروڑوں کی ڈیل کو لات مار چکا تھا؟

یہ بات کسی سے ہضم نہ ہو پائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم باہر جاؤ!"نرس کو حکم دیا تو وہ سرپٹ وہاں سے بھاگی۔

"بہت نقصان اٹھایا ہے تمہاری وجہ سے میں نے جانم!۔۔۔اب جلد از جلد ہوش میں آؤ تا کہ اس نقصان کی بھرپائی کر سکو تم۔۔۔"وہ اس کے کان میں بولا۔

نیند میں بھی مدیحہ کرامت کے چہرے پر خوف کے آثار در آئے جیسے وہ اسے اپنے قریب محسوس کر چکی ہو اور یہی آثار دراب خانزادہ کے چہرے کی مسکراہٹ کا سبب بنے۔

عصر کے قریب اس کی آنکھ کھلی تھی، مندی مندی آنکھوں سے اس نے آس پاس کا ماحول دیکھنا چاہا جب یکدم شدید کھانسی کا دورہ پڑا۔

"میم!۔۔میم کچھ چاہیے آپ کو؟"نرس تیزی سے اس کی جانب بھاگی۔

"پپ۔۔پانی۔۔"دھیمی آواز میں پانی مانگا تو فوراً گلاس اس کے لبوں سے لگایا۔

مدیحہ کرامت کو سکون ملا۔

"شکر اللہ کا میم آپ ہوش میں آگئی میں ابھی سر کو بتا کر آتی ہوں۔۔"اسے ہوش میں پا کر نرس کو اپنی جان چھوٹتی محسوس ہوئی وہ تیزی سے وہاں سے بھاگی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ کرامت کے ذہن میں بس ایک سوال گردش کیے جارہا تھا کہ کیوں وہ ابھی تک زندہ تھی؟۔۔۔ کیوں اتنی تذلیل کے باوجود بھی وہ زندہ تھی؟۔۔۔ آخر کیوں؟

"آخر کار تم ہوش میں آگئی جانم!" وہی آواز

مدیحہ کرامت نے تکلیف سے آنکھیں میچ لی۔

"یوں آنکھیں نہ میچوں جانم، اب تو زندگی بھر یہ چہرہ دیکھنا ہے تمہیں!"

اس کی بات سن کر مدیحہ کرامت کی آنکھیں فٹ سے کھلی، سوالیہ نم نگاہوں سے دراب خانزادہ کو دیکھا۔

دراب خانزادہ کے لبوں پر مسکراہٹ در آئی، آج کل وہ کچھ زیادہ ہی مسکرا رہا تھا اور جب بھی مسکراتا اس کا خمیازہ مدیحہ کرامت کو بھگتنا پڑتا۔

مدیحہ کرامت کی سوالیہ نگاہیں اب تک اس پر ٹکی تھی، پوچھنا چاہتی تھی کہ اب مزید کونسی اذیت ملنے والی تھی۔

"یوں نہ دیکھو جانم کہی میں ایک بار پھر اپنا آپ کھو نہ دوں!" مدیحہ نے خوف سے نگاہیں پھیری۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دراب خانزادہ بھاری قدم اٹھاتا اس کے پاس آ ٹکا۔

"ہمت کرو، اٹھو، کھاؤ پیو، نہاؤں۔۔۔ تین دنوں سے انہیں کپڑوں میں موجود ہو تم۔۔۔ فریش ہو جاؤ اور پھر تیار رہنا۔۔۔" وہ کہہ کر رکا۔

مدیحہ کرامت اس کی بات مکمل ہونے کے انتظار میں تھی۔

"تیار رہنا ہمارے نکاح کے لیے۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میری ہونے کے لیے۔۔۔" یکدم اس کے کان میں صور پھونکا گیا۔

مدیحہ کا سر تیزی سے نفی میں ہلا۔۔۔۔ آنکھیں ایک بار پھر بھر آئی۔

ہسپتال کے ٹھنڈے ٹھار فرش پر بیٹھے وہ دونوں میاں بیوی اپنے غم میں تھے، بیٹا دو دن سے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا جبکہ بیٹی کا ابھی تک کوئی اتا پتا نہ معلوم ہو سکا تھا۔

کرامت صاحب نے بے بسی سے سرکاری ہسپتال کی اس عمارت کو دیکھا، حالات نے یکدم ایسی پلٹی کھائی کہ اولاد کو بچانے کے لیے جیب میں ایک روپیہ تک موجود نہ تھا۔

یہ تو نجانے کونسی نیکی کام آ گئی تھی جو سرکاری ہسپتال میں بھی اعلیٰ طریقے سے بیٹے کا علاج چل رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

گہری سانس بھرے پاس بیٹھی بیوی کو دیکھا جس نے دو دن سے پانی کا قطرہ تک حلق سے نہیں اتارا تھا۔

کرامت صاحب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔کاش کہ وہ پہلے ہی دراب خانزادہ جیسے بھیڑیے کے آگے جھک جاتے تو آج ان کی اولاد تو کم از کم ان کے پاس ہوتی۔

اپنی اولاد کا سوچتے وہ گھٹنوں میں سر دیے چھوٹے بچوں کی طرح رو دیے تھے، دو دن لگا کر پورے شہر کی خاک چھان لی تھی مگر مدیحہ کا کچھ علم نہ ہو سکا۔

بزنس سے جڑے تمام دوستوں نے ان سے قطع تعلق کر لی تھی، کوئی بھی مدد کو آگے نہ بڑھا تھا، پولیس نے دراب خانزادہ کے نام ایف۔آئی۔ کار کاٹنے سے انکار کر دیا تھا۔

کرامت صاحب کی تمام امیدیں اب بس خدا سے وابسطہ تھی، اگر تو یہ ان کے کسی گناہ کی سزا تھی تو اللہ انہیں معاف کر دے اور اگر یہ آزمائش تھی تو انہیں مضبوطی سے اس پر قائم رہنے کی ہمت دے۔

ہمہ وقت ان کے دل سے اب بس یہی دعا نکل رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مسٹر کرامت؟" اچانک ایک انجان آواز پر حیرت سے سر اٹھائے انہوں نے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا۔

بیوٹیشن کے آگے بیٹھے اس نے ساکت نگاہوں سے اپنے سجے سنورے روپ کو دیکھا تھا۔۔۔ آنکھیں اب پتھر ہو چکی تھی۔

بیوٹیشن کب اسے تیار کیے وہاں سے گئی اسے خبر نہ ہوئی۔

بھاری قدموں کی دھمک کانوں سے ٹکرائی تو آنکھوں میں یکدم خوف در آیا۔۔۔ دل کی دھڑکن حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔

آنکھیں میچے اس نے اس حقیقت کو برا خواب سمجھنے کی ناکام کوشش کی تھی جب وہ اس کے بالکل پیچھے آ کھڑا ہوا۔

"آنکھیں کھولو جانم۔۔۔" مدیحہ کے کان میں صور پھونکا گیا تھا مگر اس نے آنکھیں نہ کھولی۔

"آنکھیں کھولو!" اس کے دونوں شانوں پر یکدم گرفت سخت ہوئی تھی اور آواز میں بھی سختی در آئی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ نے پھر آنکھیں نہ کھولی۔

"آنکھیں کھولو نہیں تو۔۔۔"وارننگ محسوس کیے مدیحہ نے فوراً آنکھیں کھولی۔

دراب نے مسکرا کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"ایک ہی بار میں بات نہ سننے کی خاندانی عادت ہے شاید تم لوگوں کی۔۔۔اور پھر اس غلطی کی سزا بھی تو پاتے ہو۔۔۔"وہ مسکرایا۔

مدیحہ کرامت کا جی چاہا اس کے لبوں سے وہ مسکان نوچ ڈالے مگر نگاہیں جھکائے رکھی اس نے۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو جانم۔۔۔"دراب خانزادہ نے اس کا گال سہلایا۔

"یونہی تو دیوانہ نہیں بنا تمہارا۔۔۔نشہ ہو تم نشہ۔۔۔سحر۔۔۔"

مدیحہ کے لیے یہ لمس کسی تیزاب سے کم نہ تھا اس کا جی چاہا اس غلیظ ہاتھ کو کاٹ ڈالے جو اسے چھو رہا تھا یا اپنی اس خوبصورتی جلا دے جس کی سزا اسے مل رہی تھی۔۔

اس کا ہاتھ تھامے دراب خانزادہ اکڑو چال چلتا لاؤنج میں چلا آیا جہاں پہلے ہی نکاح خواں موجود تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

شان سے صوفہ پر بیٹھے اس نے مدیحہ کو کھینچ کر اپنے برابر میں بٹھایا تھا۔

"نکاح شروع کروائے؟" نکاح خواں نے اجازت چاہی۔

"ارے ایسے کیسے مولوی بنا لڑکی کے وارث کے بھی بھلا کوئی نکاح نکاح ہوتا ہے؟" دراب خانزادہ کا کہنا تھا کہ حیرت سے جھکا سر اٹھائے مدیحہ نے دراب کو دیکھا جس کے لبوں پر مچلتی مسکان مزید کسی تباہی کی جانب اشارہ کر رہی تھی۔

"مدیحہ۔۔۔"

"بابا؟"

یہ آواز سن مدیحہ نے حیرت سے دروازے کی جانب دیکھا جہاں کرامت صاحب کھڑے تھے۔

"بابا۔۔۔" وہ تیزی سے ان کی جانب بھاگی، گلے لگ رو دی تھی وہ بری طرح سے، کرامت صاحب بھی اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکے تھے۔

"واٹ آ سویٹ ری یونین۔۔۔" دراب خانزادہ گال کے نیچے ہاتھ ٹکائے معصومیت سے بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

کرامت صاحب نے غصے سے اسے گھورا۔

دراب مسکراتا ان کے قریب آیا اور مدیحہ کو کھینچ کر اپنے سینے سے زبردستی لگا لیا۔

"میری بیٹی کو چھوڑو دراب ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔" کرامت صاحب نے حملہ کرنا چاہا تو پیچھے کھڑے گارڈ نے انہیں تھام لیا۔

"جان جائے پر اکڑ نہ جائے۔۔۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود بھی تمہاری اکڑ ابھی تک وہی کی وہی ہے کرامت۔۔۔" مدیحہ کو مزید خود میں بھینچے اس نے لبوں پر تپا دینے والی مسکراہٹ سجالی تھی۔

"بس میری جان کیوں رو رو کر خود کو ہلکان کیے جا رہی ہو؟" میٹھی شیریں آواز میں وہ مدیحہ سے بولا مگر اس کے پیچھے چھپی دھمکی سمجھتی وہ فوراً لبوں پر ہاتھ جما چکی تھی۔

"تو کرامت بنا کسی دیری کے وہ اچھا کام سرانجام دے دیا جائے جس کے لیے تمہیں خصوصی یہاں بلوایا گیا ہے؟" ابرو اچکائے دراب بولا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

کرامت نے آنکھوں میں حیرت سموئے اسے دیکھا، یکدم ان کی نگاہ لاؤنج میں ہوئی سجاوٹ اور سجی سنوری مدیحہ پر گئی، وہ ایسی سوچ سوچنا تک نہ چاہتے تھے مگر جو نگاہوں کے سامنے تھا اسے جھٹلایا نہیں جاسکتا تھا۔

مدیحہ کی جانب دیکھا تو وہ بے آواز پھر سے رو دی۔

"میں تمہیں ایسا کچھ کرنے نہیں دوں گا دراب۔۔۔ شرافت سے میری بیٹی میرے حوالے کردو نہیں تو بہت برا انجام ہوگا تمہارا!" وہ دھاڑے۔

دراب ان کی بے بسی پر ہنسا، گال کھجائے وہ ان کے قریب تر ہوا کان پر جھکا۔

"شرافت سے مان جاہونے والے سسر ورنہ جو کچھ تیری بیٹی کے ساتھ دو دن سے بند کمرے کے پیچھے ہوتا آرہا ہے نا وہی یہاں سب کے سامنے دوہرانے میں مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔" دراب کی دھمکی نے جیسے کرامت صاحب کے جسم سے روح کھینچ لی تھی۔

دو دن۔۔۔ کیسے گزارے ہوگے ان کی بیٹی نے؟۔۔۔ اس کی اذیت کا سوچ ان کی آنکھیں بھر آئیں۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تو شروع کیا جائے؟" دراب ان کی حالت پر مزاحیہ ہنستا تھوڑا دور ہوا، مدیحہ کو اپنی سخت گرفت میں لیے اس نے نکاح خواں کو اشارہ کیا۔

گلا کھنکھارے نکاح خواں نے کاروائی شروع کی پہلے مدیحہ سے سوال ہوا وہ خاموش رہی، دوسری بار پھر پوچھا مگر کوئی جواب نہیں۔۔۔ تیسری بار سوال ہوا۔

"جواب دو جانم۔۔۔" دراب اس کے کان میں غرایا مگر مدیحہ کی زبان سے ایک لفظ تک نہ نکلا۔

"شائد تم جانتی نہیں کہ تمہارا بھائی ابھی بھی زندہ۔۔۔ اگر اس کی زندگی چاہتی ہو تو جواب دو!" مدیحہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

اس کا بھائی، حارث زندہ تھا؟۔۔۔ دو دنوں میں پہلی بار لبوں کو مسکان نے چھوا۔

اس کی یہ دلفریب مسکان دراب کے دل کو بھائی۔

"جواب؟" دراب پھر بولا۔

اس کی دھمکی کو سوچتے مدیحہ نے دل پر پتھر رکھے اس نکاح کو قبول کیا جو اس کی نظر اور زندگی میں کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

تھوڑی ہی دیر میں نکاح کی کاروائی مکمل ہو چکی تھی۔

دراب خانزادہ کی گردن مزید اکڑ گئی۔۔۔وہاں موجود نوکروں نے افسوس سے اس پری کو دیکھا جو ایک ظالم دیو کی قید کا شکار ہو گئی تھی۔

مدیحہ کو ہاتھ سے تھامے وہ گھسیٹتا ہوا اپنے سنگ اپنے کمرے میں لے جا چکا تھا۔۔۔کرامت صاحب نے بیٹی کو بچانے کو پیچھے جانا چاہا مگر انہیں دھکے مار کر گھر سے نکال دیا گیا تھا۔

لٹی پٹی حالت میں ننگے پیر وہ واپس ہسپتال آئے جہاں مسز کرامت آس بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"کرامت مدیحہ کہاں ہے؟۔۔۔آپ اسے لینے گئے تھے نا؟۔۔۔کہاں ہے وہ؟" مسز کرامت نے بے چینی سے سوال کیا۔

ان کے سامنے ہاتھ جوڑے وہ معافی مانگتے رو دیے۔

مسز کرامت ان کی زبانی وہاں ہونے والی تمام کاروائی سن زمین پر ڈھے گئی تھی۔

ان کی اولاد، ان کی بیٹی، ان کی مدیحہ کس آزمائش کی حصہ بن چکی تھی؟

All Rights Reserved by Novels Lounge

خشک آنکھیں ایک بار پھر برس اٹھی تھی۔

"میری زندگی اور میرے کمرے میں خوشآمدید جانم۔۔۔" پیچھے سے اسے باہوں کے حلقے میں لیے، بالوں کو جوڑے سے آزاد کرواۓ دراب خمار بھری آواز میں بولا۔

مدیحہ کے پورے وجود کو اس کے چھونے پر کراہیت محسوس ہوئی۔

مدیحہ نے اس کی گرفت سے آزاد ہونا چاہا مگر گرفت مزید سخت ہوتی گئی دراب کی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔" پورا زور لگاۓ مدیحہ نے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کروایا۔

"ہاتھ مت لگانا جانور کہی کے۔۔۔" وہ چلائی۔

دراب نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جسے مدیحہ نے جھٹکا تھا۔

"تمہاری اتنی ہمت۔۔۔ تم میر ادراب خانزادہ کا ہاتھ جھٹکو؟۔۔۔ ہو کیا تم؟۔۔۔ طوائف کہی کی۔۔۔ اور کیا کہا میں جانور؟۔۔۔ تو میں بتاتا ہوں جانور کیا ہوتا ہے!" اس کا منہ دبوچے وہ دھاڑا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ کو اپنے لفظوں کی سختی کا احساس ہوا۔

دل پھر سے خوف سے لرزا، وہ روئی، چیخی چلائی، معافی مانگی مگر وہ واقعی ایک جانور تھا۔

ایک اور تاریک رات مدیحہ کی زندگی میں لکھ دی گئی تھی۔

ایک مہینے بعد:

ایک ماہ، ایک ماہ ہو گیا تھا اسے اس جہنم کا حصہ بنے، باہر کی دنیا سے قطع تعلق ہوئے۔

اس ایک مہینے میں مدیحہ کرامت کی جینے کی تمام امیدیں دم توڑ چکی تھی۔

دراب خانزادہ کے ہاتھوں وہ بس ایک ٹوائے بن کر رہ گئی تھی جسے وہ اپنا دل بہلاتا، اسے استعمال کرتا۔

دراب خانزادہ کا پسندیدہ کھلونا تھی جسے توڑ مروڑ کر جوڑنا اس کا مشغلہ بن چکا تھا۔

ہر رات کو ملنے والی اذیت پہلے سے بڑھ کر ہوتی، ایسا نہیں تھا کہ صرف وہی دراب خانزادہ کی زندگی میں موجود عورت تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

روزانہ رات وہ اسے ایک نئی عورت کا حوالہ دیتا جس کے سنگ وہ اپنا وقت گزار کر آرہا تھا مگر دراب خانزادہ کے نزدیک جو بات اس میں تھی وہ کسی اور عورت میں کہاں۔

وہ بیوی تو تھی مگر صرف نام کی، ورنہ اس کی حیثیت کسی طوائف سے کم نہ تھی۔

اوپر سے ملازمین کی آنکھوں میں موجود رحم اور ترس دیکھ اسے اپنے حال پر مزید رونا آتا۔

بہت بار دل میں شکوہ آیا کہ کاش خودکشی حلال ہوتی۔

آج اس کی آنکھ دیر سے کھلی تھی، پورا جسم درد سے چکنا چور تھا، کل کوئی اہم ڈیل دراب خانزادہ کے ہاتھوں نکل گئی تھی جس کا غصہ اس نے مدیحہ پر اتارا تھا۔

اچھے سے نہا دھو کر وہ کمرے سے باہر آئی تھی، دوپہر کا وقت ہوا جا رہا تھا۔

تمام نوکر اپنے کاموں میں مگن تھے مگر آج ایک عجیب سی چہل پہل اور تیزی دیکھنے کو ملی تھی اسے۔

ڈائنگ ٹیبل پر وہ آئی تو تازہ کھانا اس کے سامنے رکھا گیا جو اس نے کھایا کم اور کھیلی وہ اس سے زیادہ۔

"بات سنو؟" اس نے کک کو روکا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یس میم؟"

"آج کچھ خاص ہے کیا؟۔۔۔یہ اتنی تیاریاں؟"اس نے گھر کی جانب اشارہ کیا جسے دوبارہ سے سجایا جارہا تھا۔

"وہ میم۔۔۔انابیہ میم آرہی ہے۔۔۔"کک پرجوش آواز میں بولا۔

"انابیہ میم؟"اس نے سوالیہ نگاہوں سے کک کو دیکھا۔

جب سے یہاں آئی تھی ہر نوکر کو ربوٹ کی مانند پایا تھا مگر جو انہیں اتنا خوش دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

"انابیہ میم۔۔۔دراب سر کی وائف۔۔"خوشی سے بولے یکدم اس کی زبان کو بریک لگی وہی مدیحہ کا منہ کی جانب جاتا لقمہ بھی وہی رک گیا۔

"دراب سر کی وائف؟"ذہن میں بس یہی الفاظ گردش کرنے لگے۔

آنکھیں بھر آئیں،دل میں درد اٹھا،ایک نئ اذیت نے اسے تکلیف پہنچائی۔

"دراب۔۔۔دراب خانزادہ کی پہلی بیوی؟"اس نے بےیقینی سے سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

کک نے سر جھکا لیا۔

"وہ میم۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آئی کیا جواب دے وہ۔

مدیحہ نے اسے مزید کچھ بولنے سے روکا، کھانا وہی چھوڑے وہ تیزی سے کمرے میں بند ہو گئی۔

"کیا بکواس کر دی تم نے؟"ایک نوکر جلدی سے کک کی جانب آیا۔

"وہ۔۔۔"اس نے تمام واقعہ سنا دیا۔

"یا خدایا۔۔۔اب اللہ ہی تمہیں اس فرعون سے بچا سکتا ہے۔۔۔"وہ نوکر پریشانی سے بولا۔

اگر دراب خانزادہ کو علم ہو جاتا کہ مدیحہ نے کھانا نہیں کھایا تو ایک بھونچال آ جانا تھا۔

وہ عجیب انسان تھا جتنی خود اذیت دیتا اتنا ہی دوسروں سے اس کا خیال رکھواتا۔

مگر کیا فائدہ؟

غصے سے اس کا دماغ پھٹنے کو تھا۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

پورے جسم میں غصہ بھر گیا تھا۔۔۔وہ شخص اسے استعمال کر رہا تھا جب کہ اس کی زندگی میں پہلے ہی ایک عورت بیوی کے رتبے پر فائز تھی؟۔۔۔آخر کیا تھا یہ شخص؟

تو کیا اس کی پہلی بیوی بھی ویسی ہی زندگی جی رہی تھی جیسی مدیحہ؟

اور کتنی لڑکیوں کی زندگیاں برباد کر رہا تھا یہ انسان؟۔۔۔اور کیا مل رہا تھا اسے یہ سب کر کے۔

اندر کی خولن، غصہ کسی صورت کم نہ ہو رہا تھا۔

اسی غصے کو کم کرنے کو وہ پورا کمرہ تہس نہس کر چکی تھی جب شوپیس کا آخری حصہ دراب خانزادہ کے پیروں میں آگرا جو ابھی گھر آیا تھا۔

کمرے کی حالت دیکھ کر اس نے داد دینے والے انداز میں سامنے کھڑی خونخوار شیرنی کو دیکھا۔

"یہ سب کیا ہے؟" پورے کمرے پر نگاہ دوڑائے سوال کیا۔

حیرت کی بات تھی صفائی اور نفاست پسند دراب کو غصہ نہیں آیا تھا ورنہ تو باہر موجود سب ملازم اس کی چیخنے کے منتظر تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ایک سوال کروگی اس کا سچ سچ جواب دینا۔۔۔" مدیحہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

دراب نے حیرت سے اس کو دیکھا۔۔

نگاہوں سے اجازت دی اسے۔

"انابیہ کون ہے؟" مدیحہ کا لہجہ سپاٹ تھا۔

دراب کے لبوں پر مسکان در آئی۔

"تو یہ سب صرف اس وجہ سے؟"

"مجھے بتاؤ انابیہ کون ہے؟" وہ چلائی۔

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے دراب نے اسے اپنے قریب کھینچا۔

"میری جانم اتنا غصہ، اتنی جیلیسی؟۔۔۔وہ جو بھی ہو مگر تم نہیں ہو سکتی۔۔۔" اس کا گال سہلائے دراب کی آواز میں خماری در آئی۔

مدیحہ کو یکدم خوف نے گھیرا، دراب کی گرفت سے اس نے خود کو آزاد کروانا چاہا مگر ناکام رہی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مگر ایک بار پھر وہ اس شخص کی ہوس کا نشانہ بننے سے خود کو بچا نہ پائی تھی۔

شیشے کے سامنے کھڑے اس نے اپنے بالوں کو برش کیے بیڈ پر بیٹھی مدیحہ کو دیکھا جو انگلیاں مڑوڑے، سر جھکائے لیمن کلر کے فراک میں تیار بیٹھی۔

برش اپنی جگہ رکھے وہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"چلو۔۔۔"اس نے اشارہ کیا تو مدیحہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کی تقلید میں آگے بڑھی جب کمرے سے نکلنے سے پہلے دراب نے اس کو روکا۔

"ایک بات یاد رکھنا۔۔۔انابیہ بہت عزیز ہے مجھے، اس کے سامنے کسی بھی قسم کی کوئی فضول بکواس نہ کرنا ورنہ تمہارے ماں باپ اور بھائی میرے نشانے پر ہیں۔۔۔"اس کی وارننگ پر مدیحہ کی آنکھیں نم ہوئی مگر لب دبائے سر تیزی سے اثبات میں ہلایا اس نے۔

اس کا ہاتھ تھامے دراب مین اینٹرینس پر آ کھڑا ہوا تھا۔

نوکر بھی پرجوش تھے۔

تھوڑی دیر میں ایک بلیک کار آ کر پارکنگ میں رکی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

نیوی بلو جینز پر ٹیولپ کلر فراک پہنے اور کندھوں پر موجود جیکٹ، ہائی ہیلز کی ٹک ٹک میں وہ تقریباً حارث کی ہم عمر لڑکی بھاگتی ہوئی دراب کی جانب آئی۔

"دراب۔۔۔" اس نے پرجوش انداز میں اسے گلے لگایا۔

دراب اس کی تیزی پر ہنس دیا۔

مدیحہ نے چونک کر اس کی ہنسی کو دیکھا۔

اس کے چہرے پر موجود خوشی کو نوچ ڈالنے کا دل چاہا تھا اس کا مگر وہ بے بس تھی۔

"آئی مس یو سو سو سو مچ۔۔۔" اسے یونہی گلے لگائے وہ خوشی سے چہکی۔

"آئی مس یو ٹو!" دراب نے پیار سے اس کے بال سہلائے۔

"بائے داوے وہ سرپرائز کہاں ہے جس کا تم ذکر کر رہے تھے؟۔۔۔یو نو ایم ڈیم ایکسائیٹڈ فار اٹ۔۔۔" وہ خوشی سے بولی۔

مدیحہ کو ابھی تک دیکھا نہیں تھا اس نے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تمہارا سرپرائز؟۔۔۔یہ رہا۔۔۔اس سے ملو میری بیوی مدیحہ دراب خانزادہ۔۔۔" مدیحہ کو باہوں کے حلقے میں لیے دراب بولا۔

"واٹ؟" انابیہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔

ٹیبل کی سطح پر انگلی پھیرے مدیحہ نے نجانے کتنی بار بند دروازے کو دیکھا جس کے پیچھے اس کا نام کا شوہر اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی۔

دراب کے تعارف پر انابیہ کے چہرے کے تاثرات جو مدیحہ کو دیکھنے کو ملے وہ حیران کن تھے۔

نہ تو انابیہ کی آنکھوں میں نفرت تھی، نہ دکھ اور نہ ہی جلن۔۔۔بس تھی تو حیرانگی!

وہ حیران کیوں تھی؟

اس کے شوہر نے اسے دھوکا دیا، اس کی غیر موجودگی میں ایک بے بس لڑکی کی عصمت دری کی، اسے زبردستی اپنے ساتھ مقدس رشتے میں جوڑ کر اس رشتے کی بے حرمتی کی۔

ناجانے بند کمرے کے پیچھے وہ اسے کیا کہانی سنانے والا تھا، کیا انابیہ اسے چھوڑنے والی تھی؟ طلاق؟

All Rights Reserved by Novels Lounge

طلاق!۔۔۔اگر ایسا تھا تو مدیحہ نے آہ بھری کاش انابیہ کی جگہ وہ ہوتی تو اس حیوان کو چھوڑ جانے کا حق ہوتا اس کے پاس۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا اور انابیہ نے باہر قدم رکھا۔

مدیحہ نے چونک کر اسے دیکھا جس نے مدیحہ کو دھیمی سی مسکان سے نوازہ!

اس کی آنکھوں میں مدیحہ کے افسوس تھا۔

قدم اٹھاتی وہ مدیحہ کی جانب آئی۔

"ہائے۔۔۔"ہاتھوں کو مسلے اس نے مدیحہ کو دیکھا۔

مدیحہ نے فقط سر ہلایا۔

"میں یہاں بیٹھ جاؤں؟"انابیہ نے اجازت دی۔

"شیور!"مدیحہ نے فوراً سے اپنے پاس جگہ دی۔

انابیہ وہاں بیٹھ گئی، کچھ پل خاموشی چھائی رہی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مدیحہ۔۔۔!۔۔۔ایم سوری۔۔۔جو کچھ بھی تمہارے ساتھ ہوا۔۔۔تمہاری لائف،بہت برا ہوا تم یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔"انابیہ نے افسوس کن نگاہوں سے مدیحہ کو دیکھا۔

مدیحہ چونک اٹھی۔۔۔تو کیا دراب خانزادہ نے اسے سب سچ بتا دیا تھا؟

اقبال جرم کیا تھا اس نے؟

مدیحہ کو یقین نہ آیا۔

مدیحہ نے سر جھکا لیا۔

"آپ کو سب سچ۔۔۔"اس سے آگے وہ بول نہ پائی لب بھینچ لیے۔

انابیہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

"ہوں!۔۔۔دراب مجھے سب سچ بتا چکا ہے۔۔۔اور مجھے سن کر بہت افسوس ہوا۔۔۔تم اس سب کی مستحق نہیں تھی،تم ایسی فیملی،ماں باپ کی مستحق نہیں تھی۔۔۔اتنے ظالم والدین خدا کسی کو نہ دے۔۔"انابیہ کے لفظوں پر مدیحہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

یہ سب انابیہ کیا کہہ رہی تھی۔

"ایک منٹ۔۔۔ آپ، آپ کیا کہہ رہی ہے؟۔۔۔اور کیا کیا ہے میرے والدین نے؟" مدیحہ کو سمجھ نہیں۔

انابیہ کی آنکھوں میں ترحم ابھرا۔

"اوہ مدیحہ تم فکر مت کرو۔۔۔ دراب مجھے سب کچھ بتا چکا ہے۔۔"

"کک۔۔ کیا بتایا ہے انہوں نے؟" یکدم مدیحہ کا دل دھڑ کا۔

"آفکورس تمہارے والدین کے حوالے سے۔۔۔ اللہ ایسے ماں باپ کسی کو بھی نہ دے۔۔۔ یقین نہیں آتا دنیا میں ابھی بھی ایسے ماں باپ موجود ہیں جو بیٹیوں پر اتنا ظلم و جبر کرتے ہیں۔۔۔ اور تم نے تو کچھ غلط تھوڑی نہ کیا تھا۔۔۔ اپنا جائز حق استعمال کیا۔۔۔ دراب سے محبت کی یہ کوئی گناہ تھوڑی نہ تھا جو وہ یوں تمہاری زندگی کا زبردستی فیصلہ لیتے۔۔۔ میں جانتی ہوں گھر سے بھاگ کر، اپنے ماں باپ کو چھوڑ دینا اپنی محبت کے لیے آسان نہیں ہوتا مگر تم نے بالکل صحیح فیصلہ لیا۔۔۔ اچھا کیا جو ایسے لوگوں کو چھوڑ آئی۔۔۔ اینڈ آئی ایم سو ہیپی فار یو اینڈ دراب!" انابیہ کی بات سن کر مدیحہ کا دماغ گھوم گیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

سر زور سے اس نے نفی میں ہلایا۔

"نہیں یہ سب سچ۔۔۔" وہ اسے سب سچ بتانا چاہتی تھی۔

یہ سب اچانک کیا ہو گیا تھا، مدیحہ نے تو سوچا تھا کہ انابیہ شور مچائے گی، واویلا کرے گی، دراب پر چیخے چلائے گی، اسے حکم دے گی کہ وہ مدیحہ کو چھوڑ دے مگر یہ سب الٹا ہو گیا تھا۔

انابیہ خوش تھی؟۔۔۔اس کے لیے اور اس کے شوہر کے لیے؟

اس کے سر میں درد شروع ہو گیا۔

انابیہ کو سچ بتانے کو منہ کھولا تو نظریں پیچھے کھڑے دراب خانزادہ پر گئی جس نے موبائل پر موجود اس کی فیملی فوٹو اسے دکھائی، آنکھوں میں صاف وارننگ تھی۔

"اگر منہ کھولا تو سب کو مار دوں گا!"

اس وارننگ پر وہ لب بھینچ گئی، آنکھیں نم ہوئی۔

"ایکسکیوز می!" انابیہ کو زبردستی کی مسکان سے نوازتی وہ تیزی سے اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بیچاری۔۔۔ابھی بھی کتنی دکھی ہے۔۔۔آپ کو اس کے گھر والوں سے بات کر کے انہیں منانا چاہیے دراب!" انابیہ اپنی سوچ کے مطابق بولی۔

"کوشش کی تھی میں نے مگر وہ گھٹیا اور جاہل لوگ نکلے۔۔۔" آسانی سے جھوٹ بولا تھا دراب نے۔

"پھر کیجیے بلکہ ایسا کرتے ہیں میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں مل کر منائے گے انہیں بیچاری مدیحہ بہت تکلیف میں ہے۔۔۔" انابیہ کو تکلیف ہوئی تھی اسے تکلیف میں دیکھ کر۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گی تم فکر مت کرو۔۔۔جا کر فریش ہو جاؤ کھانا بس لگنے والا ہے۔۔۔" دراب کی ہدایت پر سر ہلائے وہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی۔

اس کے جاتے ہی نرم تاثرات والے دراب کا چہرہ سخت ہوا تھا۔

اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو نظر بیڈ پر بیٹھی چہرہ ہاتھوں میں چھپائے روتی مدیحہ پر گئی۔

گہری سانس بھرتا وہ سر نفی میں ہلائے دروازہ بند کیے اندر داخل ہوا۔

صوفہ پر بیٹھے اس نے سگار سلگھائی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تمہارا ماتم پھر سے شروع ہو گیا؟" بھاری، سخت آواز کمرے میں گونجی۔

ہاتھ چہرے سے اٹھائے مدیحہ نے دراب کو دیکھا جس کی نگاہیں اسی پر ٹکی تھی۔

اپنی جگہ سے اٹھتی وہ تیزی سے دراب کے قدموں میں جا بیٹھی، دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑے سر جھکا لیا تھا اس نے۔

"آپ کو اللہ واسطہ۔۔۔ رحم کرے مجھ پر چھوڑ دے مجھے۔۔۔ جو چاہتے تھے وہ مل گیا نا؟۔۔۔ تو اب بخش دے مجھے، آزاد کر دے مجھے اس جہنم سے۔۔۔ نہیں تو میں مر جاؤں گی دراب۔۔۔ پلیز رحم کرے!" الفاظ توڑ کر ادا کیے تھے اس نے۔

سگار پیتے دراب کے کان جیسے بند ہو گئے تھے، اس کی روئی بھیگی آنکھیں دیکھ پورے وجود میں سنسنی سی پھیل گئی تھی، دل نے ہمک ہمک کر اس کی طلب کی تھی۔

اسے زمین سے کھینچے دراب اپنے پہلو میں بھینچ چکا تھا۔

"سحر ہو تم سحر۔۔۔ جادو، نشہ۔۔۔" یہ الفاظ ادا کیے وہ ایک بار پھر اپنی وحشت اس پر اتارنے لگا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنے بال کنگھی کر رہی تھی جب نوکر رات کے کھانے کا بلاوا لے کر آیا۔

کنگھی وہی رکھے وہ دروازے کی جانب بڑھی جب دراب نے اس کا راستہ روکا۔

مدیحہ نے سوالیہ نگاہوں سے دراب کو دیکھا۔

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے دراب نے اسے قریب کھینچا تھا۔

"اگر انابیہ کے سامنے فضول کی زبان کھولی، یا کسی بھی قسم کی بکواس کی تو تمہارے گھر والوں کو اس دنیا میں پہنچوا دوں گا جہاں سے واپسی ممکن نہیں۔۔۔ انابیہ کے نزدیک ہم ایک محبت بھرا کپل ہے اسے زرا سی بھی بھنک نہیں لگنی چاہیے۔۔" اس کے کان میں صور پھونکا تھا دراب نے۔

مدیحہ کی آنکھیں نم ہوئی، اس نے التجائیہ نگاہوں سے دراب کو دیکھا جو شدت سے اسے خود میں بھینچ چکا تھا۔

ایک عجب سا سکون تھا اس وجود میں، دراب خانزادہ جتنا پیچھا چھڑوانا چاہتا اتنا ہی حاوی ہو رہا تھا یہ وجود اس پر۔

اس کی شدت پر مدیحہ سسک اٹھی جب کے دراب کے لبوں پر مسکراہٹ مچلی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم دراب خانزادہ کی ہوں مدیحہ۔۔۔ جتنی جلدی اس بات کو ازبر کر لو گی اتنا ہی اچھا ہو گا تمہارے لیے۔۔۔" اس کی کان کی لو پر لب رکھے دراب نے اسے باور کروایا۔

" سمجھی؟" تھوک نگلے مدیحہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

"چلو۔۔۔" اس کا ہاتھ تھامے وہ اس کے سنگ ہی ڈائننگ ٹیبل پر چلا آیا۔

"کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں؟۔۔۔ اوہ مائی گاڈ!" ان کو آتے دیکھ انابیہ نے ڈرامائی انداز میں اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

دراب نے سوالیہ نگاہوں سے انابیہ کو دیکھا، مدیحہ بھی حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

" کبھی نہ دیر کرنے والے دراب خانزادہ آج پورے پانچ منٹ لیٹ ہیں۔۔۔ واؤ!۔۔۔ کیا بات ہے؟" چڑاتی مسکراہٹ سے اس نے دونوں کو دیکھا۔

مدیحہ نظریں چراتی اپنی جگہ پر آبیٹھی تھی۔

ان تینوں نے کھانا شروع کیا جب یکدم پوری کی پوری چاولوں کی ٹرے اٹھائے دراب نے زمین پر دے ماری تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

انابیہ نے آنکھیں میچ لی، کھانے میں نمک تیز تھا وہ جانتی تھی آج کک کی خیر نہیں جبکہ مدیحہ کا دل کپکپا اٹھا تھا۔

تمام نوکروں کی سانسیں تھم گئیں۔

"یہ کیا بنایا ہوا؟۔۔۔ کیا اس بات کے پیسے لیتے ہو تم سب؟۔۔۔ اتنا نمک؟۔۔۔ پوری کان ڈالی تھی بریانی میں؟۔۔۔ اس کھانے کے بدلے پالتا ہوں میں تم سب کو حرام خوروں؟" اس کی زبان سے نکلنے والے ہر حرف پر مدیحہ کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔

"سس۔۔۔ سوری سر۔۔۔" کک نے آکر معافی مانگی۔

"تم۔۔۔"

"دراب بس!۔۔۔ اٹس اوکے۔۔۔ ذرا سا نمک ہی تیز تھا۔۔۔ آپ جائے۔۔" انابیہ نے کک کی جان خلاصی کروائی۔

دراب نے غصیلی نگاہوں سے کک کو دیکھا۔

"دراب بس۔۔۔" انابیہ نے نگاہوں سے مدیحہ کی جانب اشارہ کیا جس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اب تمہیں کیا موت پڑ گئی ہے؟"اس کی تیز آواز پر مدیحہ کے ہاتھ سے چمچ چھوٹ گیا۔

"دراب؟"انابیہ اس کے لہجے پر شاک ہوئی۔

دراب نے خود کو کوسا،انابیہ کے سامنے اسے جھوٹی محبت کی داستان کو قائم رکھنا تھا۔

مدیحہ کا ہاتھ نرمی سے تھامے دراب نے اسے نرم مسکراہٹ سے نوازہ مگر اس کے پیچھے موجود وار ننگ مدیحہ کی آنکھوں سے مخفی نہ رہی۔

اس کی آنکھیں نا چاہنے کے باوجود بھی نم ہو گئی۔

"سوری۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھتی وہاں سے جا چکی تھی۔

"ڈرا دیا بیچاری کو۔۔۔ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا اس نے۔۔"انابیہ نے دراب کو شکائتی نگاہوں سے دیکھا۔

"تم فکر مت کرو میں کھلا دوں گا اسے۔۔۔"دراب نے اسے یقین دلانا چاہا۔

کھانے کے بعد دونوں کافی تھامے لان میں واک کے لیے چلے آئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ سے ایک سوال پوچھوں دراب؟"

"ہوں!" دراب نے اجازت دی۔

"کیا آپ واقعی مدیحہ سے محبت کرتے ہیں؟" انابیہ کے سوال پر وہ چونکا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟" سوال کے بدلے سوال۔

"مجھے نہیں لگتا!" انابیہ نے جواب دیا۔

"وہ کیسے؟۔۔کیا اس نے کچھ کہا تم سے؟" دراب چونکا۔

"نہیں۔۔۔اس نے کیا کہنا ہے اور ہماری بات ہی کتنی ہوئی بس مجھے لگا!"

"اور تمہیں ایسا کیوں لگا؟"

"صاف ہے آپ دونوں کو دیکھ کر کون یقین کرے کے آپ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اب مدیحہ کو دیکھ لے دو ملاقاتوں میں میں نے اسے خوفزدہ اور ڈری ہوئی پایا ہے، اور اس کی آنکھیں۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

یوں ہوتی ہیں جیسے وہ بہت روئی ہو۔۔۔اور پھر آپ کا رویہ۔۔۔" انابیہ کے لہجے میں مدیحہ کے لیے فکر موجود تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔بس وہ اپنی فیملی کو لے کر غمزدہ رہتی ہے۔۔۔" دراب نے انابیہ کو جواز دیا۔

"اور میرے رویے کو کیا ہوا؟۔۔۔ٹھیک تو ہے۔۔۔" گویا ناراضگی سے سوال کیا۔

"دراب جن حالات میں آپ کا اور مدیحہ کا رشتہ جڑا ہے اس میں کچھ نارمل نہیں ہے، مدیحہ نے اپنی ظالم فیملی کے خلاف جا کر ایک بہت بڑا اسٹیپ لیا ہے، اور پھر اس کی فیملی جیسی مرضی ہو، ماں باپ تو ماں باپ ہوتے ہیں نا۔۔۔آفکورس اس کی جگہ میں بھی ہوتی تو مجھے گلٹ رہتا مگر اب آپ اس کے ساتھ ہے، اس وقت اسے سب سے زیادہ جو چیز چاہیے وہ ہے آپ کا وقت، محبت اور توجہ۔۔۔آپ کا اور مدیحہ کا اانج ڈفرنس کافی زیادہ ہے دراب۔۔۔اور پھر وہ ایک لڑکی ہے، ہمارے دل بہت نازک اور حساس ہوتے ہیں۔۔۔ہم لڑکیوں کو ہمارے لائف پارٹنر کے روپ میں ایک اچھا دوست چاہیے ہوتا ہے۔۔۔اس کے دوست بنے صرف محبت نہیں۔۔۔وہ کیا بات ہے جو اسے پریشان کر رہی ہے؟۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

بات کرے اس سے اور حل نکالے۔۔۔ نجانے کیوں مگر مجھے آپ کا رویہ اس سے کچھ اکھڑا اکھڑا سا نظر آتا ہے۔۔۔" انابیہ کی باتیں سن دراب کچھ نہ بولا بس خاموشی سے اسے سنتا گیا۔

"مدیحہ بہت معصوم اور پیاری لڑکی ہے، اسے خود سے کبھی جدا مت ہونے دیجیئے گا۔۔۔ آپ خوش قسمت ہے جو اتنی پیاری اور معصوم لڑکی سے آپ کا نصیب جڑا۔۔۔ ویل میری کافی ختم ہو چکی ہے تو میں چلی۔۔۔ گڈ نائٹ!"

اپنی کہے اس کی بنا سنے وہ جا چکی تھی۔

انابیہ کی باتیں کافی دیر تک وہ سوچتا رہا۔

"ہنہ محبت!" ہنکارہ بھرے وہ کمرے میں داخل ہوا۔

زیرو بلب کی روشنی میں نگاہیں سوئی ہوئی مدیحہ کے چہرے پر جا ٹکی، نائٹ اسٹینڈ پر کھانے کی ٹرے دیکھ دل کو سکون ہوا۔

کم از کم وہ کھانا تو کھا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس کے پاس لیٹے دراب کی نگاہیں اس کے چہرے پر گڑھ چکی تھی، نجانے کیا طاقت تھی اس وجود اس چہرے میں کہ دراب خانزادہ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی خود کو روک نہ پاتا اس کے قریب جانے سے، اس کی قربت میں بہکنے سے۔

اسے اپنی باہوں میں سمیٹے وہ بھی نیند کی وادیوں میں گم ہو چکا تھا۔

"آپی آپ برا نہ مانے تو ایک سوال پوچھوں؟" مدیحہ نے جھجک کر انابیہ کو مخاطب کیا۔

انابیہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"آپی بلا سکتی ہوں آپ کو؟۔۔۔مائنڈ تو نہیں کرے گی؟" مدیحہ کے سوال پر انابیہ نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا۔

"پوچھو کیا پوچھنا ہے؟" انابیہ نے اسے اجازت دی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ۔۔۔آپ دراب کی فرسٹ وائف ہے تو آپ کیسے ؟۔۔کیسے مجھے ایکسیپٹ کر سکتی ہے ؟" مدیحہ بے چین تھی، بھلا یہ عورت اپنے شوہر کی دوسری شادی کے معاملے میں اتنی پر سکون کیسے رہ سکتی تھی ؟

انابیہ اس کے سوال پر مسکرائی۔

"ایسا اس لیے ہے کیونکہ میرا اور دراب کا رشتہ ویسا نہیں جیسا ایک عام میاں بیوی کا رشتہ ہوتا ہے۔۔۔"

"میں سمجھی نہیں ؟" مدیحہ نے چونک کر انابیہ کو دیکھا۔

"مائی فادر۔۔میرے پاپا دراب کے چچا تھے، ہم دونوں کزنز ہیں۔۔۔ بچپن سے ساتھ پلے بڑھے، میرے علاوہ دراب کا کوئی دوست نہیں، تم ہم دونوں کو بیسٹ فرینڈز کہہ سکتی ہو۔۔۔ دراب کے والدین اور میری ماما کی ڈیتھ ہمارے بچپن میں ہی ہو گئی تھی ہم دونوں کو میرے ڈیڈ نے پالا پوسا۔۔۔ہمارے خاندان میں دراب سے پہلے کسی نے بھی خاندان سے باہر شادی نہیں کی۔۔۔اسی رسم کی بھینٹ ہم دونوں کو بھی چڑھا دیا گیا، اگر ایک دوسرے کو اپناتے نا تو بدلے میں دربدر کر دیا

All Rights Reserved by Novels Lounge

جاتا۔۔۔ خیر ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے دوست سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں تھے۔۔۔ ہم نہ پہلے کچھ تھا اور اب بھی ہم صرف اچھے دوست ہیں، وہ رشتہ ہم میں نہیں۔۔۔ اسی لیے تمہیں زیادہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔" آخر میں وہ شرارت سے بولی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔" مدیحہ کو اپنی آزادی کا پروانہ جلتا نظر آیا۔

ایک انابیہ ہی سے تو امید تھی اسے۔

"ایک اور سوال پوچھوں؟"

"ہمم!"

"اگر آپ دونوں صرف دوست ہیں تو ابھی تک اس تعلق میں بندھے رہنے کا مقصد؟"

مدیحہ نے جھجھک کر نیا سوال کر ڈالا۔

"پراپرٹی ایشو۔۔۔ میرے ڈیڈ ہم دونوں کو بہت اچھے سے جانتے تھے اسی لیے اکورڈنگ ٹو ہم، اگر ہم نے شادی کے پہلے پانچ سالوں کے اندر اندر ڈائیورس کے لیے اپلائی کرنے کی کوشش کی تو ساری کی ساری پراپرٹی ٹرسٹ کے پاس چلی جائے گی۔۔۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تو آپ کی شادی کو کتنے سال ہو گئے ہیں؟"

"آہ!۔۔۔فائنلی نیکسٹ منتھ پانچ سال پورے ہو جائے گے۔۔۔" انابیہ نے تشکرانہ انداز میں جواب دیا۔

"تو آپ ڈائیورس لے لے گی؟" مدیحہ کی سانسیں اٹکی۔

نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے، وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔

"آفکورس ڈئیر۔۔۔اب پوری زندگی تمہارے شوہر کے متھے لگ کر تو نہیں نا گزاری جاسکتی؟" وہ ہنس کر بولی۔

"اور آپ کے ڈیڈ؟۔۔۔وہ آپ کو ایسا کرنے دے گے؟" مدیحہ کا دل چاہا اسے روک دے، منع کر دے یہ قدم اٹھانے سے۔

"ہی از نو مور۔۔۔" انابیہ کی آواز دھیمی پڑ گئی۔

"ایم سوری۔۔۔" مدیحہ نے سر جھکا لیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم کیوں اداس ہو رہی ہو تمہاری وجہ سے تھوڑی نہ مرے ہیں؟" انابیہ نے بات کو مزاق کا رخ دیا۔

"آئی ہوپ سو اب ہمارے رشتے کو لے کر تمہارے دل میں کوئی کنفیوژن نہیں ہو گی۔۔۔" وہ شراشت سے بولی۔

"نہیں وہ۔۔۔"

"فکر مت کرو مدیحہ دراب صرف تمہارا ہے اسے تم سے کوئی نہیں چھینے گا۔۔۔ تم خوش رہو۔۔۔" انابیہ مسکرا کر بولی۔

"مگر مجھے دراب خانزادہ نہیں چاہیے" مدیحہ کا دل چاہا چیخ چلا کر اسے بتائے، مگر وہ خاموش رہی۔

قد آور آئینے کے سامنے بیٹھے بے جان مورتی کی مانند شیشے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھ اس نے گہری سانس بھری تھی۔

ایک ماہ کی مدت پوری ہو چکی تھی، انابیہ اور دراب خانزادہ کے مابین موجود رشتے کی مدت ختم ہو چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ کی آنکھیں جھلملائی تھی، صبر کا باندھ اب ٹوٹنے لگا تھا۔

"ماشاءاللہ بہت حسین لگ رہی ہو ایک دم چاند کا ٹکڑا!" انابیہ کب آئی اسے علم نہ ہوا مگر اس کی تعریف پر جھوٹے منہ وہ مسکرا دی تھی۔

مدیحہ نے لمحہ بھر اپنے عکس کو شیشے میں دیکھا، مہنگے جوڑے، اور ہیروں سے سجی وہ چاند کم مگر ایک ٹرافی ضرور لگ رہی تھی، دراب خانزادہ کی ٹرافی جس کی چمک دمک میں کوئی کمی نہ رہنے دی گئی تھی۔

آنے والے وقت کا سوچ اس کی سانسیں تھمنا شروع ہو گئی تھی، جو وہ کرنے جا رہی تھی یا یوں کہنا ٹھیک رہے گا کہ جو دراب خانزادہ اس سے کروانے جا رہا تھا۔۔۔ اپنے ماں باپ اور بھائی کا سوچ اس کی سانسیں اٹکی تھیں۔

"یا اللہ رحم!" آنکھیں بند کیے اس نے دل سے دعا کی۔

"بی ریڈی مدیحہ ڈرائیور ہمیں تھوڑی دیر میں پک کرنے آرہا ہے۔۔۔" موبائل میں مصروف انابیہ اسے ہوش کی دنیا سے باہر لائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

تھوڑی ہی دیر میں ڈرائیور کے ساتھ وہ ولیمہ کے وینیو پر پہنچ چکی تھی جہاں سے اس نے دراب خانزادہ کے سنگ ہال میں قدم رکھا تھا۔

"میری باتیں یاد ہے نا؟" مسکرا کر وہ اس کے کان میں بولا۔

اس کی دھمکی پر مدیحہ نے بامشکل مسکرائے سر ہلایا۔

مدھم روشنیوں کے زیرِ اثر دراب خانزادہ کے بازو میں بازر ڈالے وہ اسٹیج کی جانب بڑھی تھی۔

چہرے پر موجود مصنوئی مسکراہٹ نے اس بات کا شک تک نہ ہونے دیا کہ وہ اندر سے کس ذہنی اذیت کا شکار ہے۔

لوگوں کی چہ مگوئیاں بھی باآسانی اس تک پہنچ رہی تھی۔

جہاں کچھ لوگ ان کی جوڑی کو سراہ رہے تھے، وہی بہت سو کے نزدیک مدیحہ نے اپنی کم عمری اور حسن کی بنا پر نہ صرف دراب خانزادہ کو ٹریپ کیا تھا بلکہ اس کی اور انابیہ کی طلاق بھی کروائی تھی۔

مگر کان لپیٹے وہ دراب کے سنگ سٹیج پر جا بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

طائرانہ نگاہ ہال پر ڈالے بہت سے شناسا چہرے بھی نظر آئے تھے، وہی لوگ جو ایک وقت میں اس کے باپ کے ساتھ کھڑے رہنے اور کبھی نہ ساتھ چھوڑنے کے وعدے کر چکے تھے، آج وہی اس کی بربادی کے تماشبین بنے وہاں موجود تھے۔ مدیحہ کا روم روم ان دیکھی آگ میں سلگ رہا تھا، یہاں موجود ہر شخص سے اسے نفرت ہوتی جا رہی تھی اور اپنی بے بسی پر جی بھر کر رونا بھی آ رہا تھا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو، آج کی پوری رات اس خوبصورتی کو خراج بخشتے گزر جائے گی میری۔۔۔"

کیمرہ مین کی ہدایت پر مدیحہ کو گول گھمائے وہ مسکرا کر اس کے کان میں صور پھونک چکا تھا، مدیحہ کا پورا بدن ان دیکھی آگ میں جل رہا تھا۔

دراب کے شانے پر سر ٹکائے دنیا سے خود کو چھپائے اس نے خود کو رونے سے بعض رکھا تھا۔

اس کی کیفیت سمجھتا دراب کھل کر مسکرا دیا تھا۔

دیکھنے والوں کی نگاہوں میں یہ منظر نہایت رومینٹک اور خوبصورت تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آ!!۔۔۔یو بوتھ آر سو کیوٹ۔۔لائک سیریسلی میڈ فار اِیچ ادر (تم دونوں بہت کیوٹ ہو، ایک دوسرے کے لیے بنے ہو)" انابیہ محبت سے دونوں کو تکتی، آنکھوں ہی آنکھوں میں ان کی نظر اتار چکی تھی۔

"کیا سچ میں؟" دراب خانزادہ کھل کر مسکرایا اور مدیحہ کو اپنے قریب کھینچا تھا۔

"قسم سے۔۔" انابیہ نے آنکھیں میچے یقین دلایا تو دراب خانزادہ کو قہقہہ گونجا تھا۔

اس کے لبوں کی مسکان نے مدیحہ کرامت کے اندر نفرت کی ایک نئ چنگھاری کو ہوا دے دی تھی۔

دل سے یکدم بددعا نکلی تھی۔

دراب خانزادہ کی بربادی کی بددعا، عبرت کا نشان بن جانے کی بددعا، مدیحہ کرامت کو دیے جانے والے ہر زخم کے بدلے زخم کی بددعا۔

"مدیحہ؟۔۔۔مدیحہ!" انابیہ کے ہلانے پر وہ چونک کر ہوش میں آئی۔

"ہوں؟" اس نے چونک کر انابیہ کو دیکھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟" انابیہ نے فکر مندی سے سوال کیا۔

"وہ بس ہلکا سا سر درد ہے۔۔۔" دراب خانزادہ کی خود پر نگاہیں پائے وہ نظریں جھکائے دھیمی آواز میں بولی۔

"اوہ۔۔۔ایسا ہو جاتا ہے ڈونٹ وری۔۔۔" انابیہ کے دلاسے پر اس نے سر ہلا دیا تھا۔

"طبیعت کو کیا ہوا ہے تمہاری؟۔۔۔ کہی کوئی گڈ نیوز تو نہیں؟" اس کے برابر میں بیٹھے دراب نے لبوں پر ہلکی مسکان سجائے سوال کیا تھا۔

"اللہ نہ کرے۔۔۔" مدیحہ کا دل دہل اٹھا، اس شخص کے ساتھ اپنی اولاد کا تصور ہی جان لیوا تھا۔

دراب خانزادہ کے لبوں پر موجود مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی تھی۔

"دراب میڈیا باہر موجود ہے، انتظار کر رہے ہیں سب تمہارا!" فنکشن کے اختتام پر انابیہ نے اسے یاد دلایا تو سر ہلائے وہ مدیحہ کا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھا تھا۔

گہری سانس خارج کیے مدیحہ کرامت نے آنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کرنے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

باہر آتے ہی چاروں جانب سے فلیش لائٹ کی روشنی پر اس کی آنکھیں چندھیا گئیں تھی۔

اس کا ہاتھ سختی سے تھامے دراب اسے وہاں موجود ٹیبل کی جانب لے آیا تھا، جس کے پیچھے چند کرسیاں رکھی گئیں تھی اور ٹیبل پر جوابات دینے کے لیے مائک موجود تھا۔

چند منٹوں میں میڈیا نمائندوں کے سوالات شروع ہو چکے تھے۔

دراب اور انابیہ خانزادہ کے نکاح کا علم پورے جہاں کو تھا، ان کی جوڑی ہر کسی کی پسندیدہ جوڑی تھی، مگر یوں اچانک انابیہ سے طلاق اور مدیحہ سے نکاح، اس پر مدیحہ کے گھر والوں کی غیر حاضری اور سب سے بڑھ کر کرامت صاحب کا بزنس دراب خانزادہ کے انڈر آ جانا۔

سوالات کئی تھے اور جواب کی طلب ہر ایک کو تھی۔

"آخر ایسی کیا وجہ بنی جو آپ کو مس انابیہ کو طلاق دینی پڑی، آپ دونوں تو ایک آئیڈیل کپل تھے سر۔۔۔" پہلا سوال اٹھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آئیڈیل کپل ہم صرف دنیا کی نظر میں تھے، حقیقت میں بس دو انسان تھے جو ایک بے معنی رشتے میں بندھے ہوئے تھے، اور سہی وقت آنے پر ہم اس بے معنی رشتے سے آزاد ہو گئے۔۔۔" دراب نے مسکرا کر کندھے اچکائے۔

"کیا اس کی وجہ مسز مدیحہ دراب ہے؟" اگلا سوال کیا گیا

"آپ کو کیا لگتا ہے؟" بدلے میں دراب نے بھی سوال کر ڈالا۔

"عوام کا تو یہی کہنا ہے۔۔۔" رپورٹر نے مصنوئی مسکان لبوں پر سجائے جواب دیا۔

"کچھ تو لوگ کہے گے، لوگوں کا کام ہے کہنا!" مسکراہٹ سے جواب دیا گیا جس پر رپوٹرز نے سر خم کیے جواب نوٹ پیڈ پر لکھا۔

"سننے میں آیا ہے کہ آپ نے دھوکے سے کرامت سرکانہ صرف بزنس ہتھایا بلکہ ان کی بیٹی مدیحہ کرامت سے بھی زبردستی شادی بھی کی۔۔۔اس میں کتنا سچ ہے؟" ایک نیا سوال اٹھا۔

"آپ کے سننے میں جو بھی آیا ہے بلکل غلط آیا ہے۔۔۔ مسٹر کرامت نے مجھ سے قرضہ لیا تھا، جو وہ لوٹانے میں ناکام ٹھہرے جس کے بدلے میں میں نے ان کا بزنس اوور ٹیک کر لیا اور رہی بات زور

All Rights Reserved by Novels Lounge

زبردستی کی تو ابھی میری بیوی یوں آپ سب کے سامنے میرے ساتھ یوں پرسکون بیٹھی نہ ہوتی۔۔۔ اسی لیے سنی سنائی باتوں پر کم دھیان دیجیئے۔" مٹھی بھینچے غصے دبائے دراب نے مسکان لبوں پر سجائے جواب دیا۔

"اگر واقعی یہ رشتہ زور زبردستی کا نہیں تو مسٹر کرامت اور ان کی فیملی یہاں موجود کیوں نہیں ہے؟ ان کو سڑک پر لانے کا کیا مقصد ہوا؟۔۔۔ مسٹر کرامت نے جیسے عروج سے زوال کو چھوا ہے اس سے تو صاف لگتا ہے کہ آپ نے جانتے بوجھتے ان کے ساتھ یہ سب کیا، اس بات کا خیال بھی نہیں کیا کہ وہ آپ کی بیوی کے والد ہے۔۔۔ اور ویسے بھی اسی سال کے شروع ہی کی بات ہے کہ ان کا بزنس خانزادہ انٹرپرائز کو بھی پیچھے چھوڑ چکا تھا۔۔۔ عینی شاہدین کے مطابق آپ کی اور ان کی اس بات پر کافی جھڑپ اور تو تو میں میں بھی ہو چکی تھی۔۔ آپ نے انہیں دھمکی بھی دی تھی؟۔۔۔ کیا یہ سب بھی جھوٹ ہیں؟"

"ہاں یہ سچ ہے کہ میری اور کرامت صاحب (صاحب پر خاصہ زور دیا گیا تھا) کی آپسی رنجش رہی، لڑائی بھی ہوئی مگر وجہ خانزادہ انٹرپرائز کو ٹکر دینا نہیں تھا، جیسا کہ میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ انہوں نے مجھ سے کافی بھاری قرضہ لیا تھا، وقت مکمل ہوتے ہی واپسی طلب پر کرامت صاحب اور

All Rights Reserved by Novels Lounge

ان کے بیٹے نے کافی بہانے گڑھے، حالانکہ ان کا بزنس اچھا خاصہ اسٹیبل ہو چکا تھا مگر وہ قرضہ واپس نہیں کر رہے تھے جس کی بنا پر نا چاہتے ہوئے بھی قانونی کاروائی کو اپنائے میں نے ان کا بزنس اوور ٹیک کر کے قرضے کی صورت میں واپس لے لیا۔۔ باقی رہی بات انہیں سڑک پر لانے کی تو اگر بات صرف بزنس تک رہتی تو میں نرمی دکھاتا مگر بات اب میری محبت پر آگئی تھی۔۔۔" دراب نے ڈرامائی انداز میں گہری سانس خارج کی۔

"کیا مطلب؟" رپورٹرز میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں تھی۔

"میری ہمت بھی نہیں پڑ رہی کہ میں کیسے آپ سب کو اس سچ سے آگاہ کروں!۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں جواب دے پاؤں گا۔۔" سر جھکائے، بھاری مدھم آواز میں بولے دراب خانزادہ نے ساتھ بیٹھی مدیحہ کا ہاتھ زور سے دبایا تھا۔

"مگر میں جواب دینا چاہتی ہوں۔۔۔" اپنا آپ مارے مدیحہ کرامت کی ٹھوس آواز گونجی تھی۔ سر جھکا کر بیٹھے دراب خانزادہ کے لبوں پر کمینی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔

"نہیں مدیحہ۔۔۔" ڈرامائی انداز میں سر اٹھائے دراب نے مدیحہ کو روکنے کی بھرپور اداکاری کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

انابیہ جوان سے دور کھڑی افسوس اور ترحم بھری نگاہوں سے دراب اور مدیحہ کو دیکھ رہی تھی، مدیحہ کے بولنے پر وہ تیزی سے آگے بڑھی کہ اسے روک سکے، مگر دراب کے سکھانے پر پہلے سے ہی وہاں موجود اس کے ورکرز بڑے آرام سے انابیہ کا راستہ روک چکے تھے۔

دراب خانزادہ نے مدیحہ کرامت کی مدد کا ہر دروازہ اپنی جانب سے بند کر دیا تھا، وہ اس وقت خود کو مدیحہ کرامت کا حاکم سمجھ بیٹھا تھا کہ وہ تمام جہانوں کے حاکم تک کو بھلا گیا۔

گہری سانس خارج کیے مدیحہ نے وہاں موجود تمام لوگوں کی جانب دیکھا، اور دراب کے سکھائے گئے الفاظ حرف با حرف بولنا شروع کیے۔

"میں اور دراب (وہ سانس لینے کو رکی جیسے آگے بولے جانے والے الفاظ دوہرانے میں اسے مشکل پیش آنے والی ہو) ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، بے حد، بے پناہ، بہت زیادہ۔۔۔ اسی محبت کو ہم پاک رشتے میں ڈھالنا چاہتے تھے، مگر کاروباری دشمنی رکاوٹ بن گئی۔۔۔ ہم نے میرے والدین سے بات کی مگر میرے والد اور بھائی قطعئی طور پر اس رشتے کے لیے رضامند نہیں تھے، مجھے گھر میں قید کر دیا گیا، دراب سے میرا ہر قسم کا رابطہ ختم کر دیا گیا، لیکن ایک دن اچانک! میرے بابا میرے پاس

All Rights Reserved by Novels Lounge

آئے وہ ہمارے رشتے کے لیے مان گئے تھے، میں بہت خوش تھی، میں نے خود ان کے سامنے بیٹھ کر دراب کو ان کی رضامندی کے حوالے سے آگاہ کیا، مگر پھر میرے گھر والوں نے ایک عجیب سی شرط رکھی وہ چاہتے تھے کہ دراب اپنا سب کچھ میرے نام کر دے، وہ اپنی اولاد کی سیفٹی چاہتے تھے مجھے کچھ نہیں چاہیے تھا مگر صرف ہماری اس محبت کی خاطر دراب میرے والدین اور بھائی کے آگے جھکنے کو تیار تھے ان کی بات ماننے کو تیار تھے وہ (تھوک نگلے مدیحہ نے دراب کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں فتح کی چمک تھی، مدیحہ کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا) سب کچھ ٹھیک تھا جب اچانک ایک دن میں نے ان کی باتیں سنی، وہ دراب کی پراپرٹی میرے نام کرواتے ہی انہیں جان سے مروا کر میری شادی اپنے ایک دوست کے بیٹے سے کروانے والے تھے جو نہایت عیاش اور گھٹیا صحبت کا انسان تھا (مدیحہ کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئے، سر جھکائے وہ رودی، دراب نے اسے اپنے ساتھ لگایا، مدیحہ کرامت بلآخر اپنی بے بسی پر رودی تھی، مگر وہاں موجود کوئی بھی نفس ان آنسوؤں کی اصل وجہ جاننے سے قاصر تھا)۔۔۔ میں دراب کو کھونا نہیں چاہتی تھی اسی لیے میں دراب کے ساتھ گھر سے بھاگ آئی، مجھے مروانے کے لیے میرے بھائی نے چند لوگوں کو بھیجا، دراب نے خود پر بہت کنٹرول کیا لیکن جب نوبت مجھے مروانے تک آگئی تو دراب نے انہیں ان کے برے کیے کی سزا دی۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ وہ

All Rights Reserved by Novels Lounge

آج میری زندگی کے سب سے خوبصورت دن پر یہاں موجود نہیں۔۔۔" مدیحہ کرامت نے وہ کر دکھایا جو دراب خانزادہ چاہتا تھا۔

"مسز خانزادہ۔۔۔"

"نو مور کوئسچن پلیز!" دراب نے ہاتھ اٹھائے سب کو خاموش کروا دیا۔

انابیہ نے آگے بڑھ کر روتی ہوئی مدیحہ کو تھاما۔ دراب کے اشارے پر وہ اسے وہاں سے لیجا چکی تھی۔

میڈیا میں ایک طوفان برپا ہو گیا تھا، ہر کوئی کرامت صاحب اور حارث کرامت کو گالیاں دے رہا تھا۔۔۔ سوشل میڈیا تک پر انہیں بہت ذلیل کیا جا رہا تھا۔

"مدیحہ پلیز دروازہ کھولو۔۔۔ مدیحہ۔۔۔" بند دروازے کو کھٹکھٹائے انابیہ تھک چکی تھی۔

"کیا ہوا انابیہ؟" دراب چہرے پر پریشانی سجائے اس کے پاس آیا۔

"دراب وہ مدیحہ۔۔۔ وہ دروازہ نہیں کھول رہی، مجھے اس کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔" انابیہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں کوشش کرتا ہوں۔۔۔ مدیحہ۔۔۔اوپن دا ڈور، دروازہ کھولو مدیحہ!" دراب کا دھمکی بھرا انداز سمجھے مدیحہ نے دروازہ کھول دیا تھا۔

"مدیحہ میری جان!" انابیہ کے سامنے وہ اسے سینے سے لگا چکا تھا۔

مدیحہ کا ضبط ٹوٹ چکا تھا وہ دراب کے سینے پر سر رکھے بری طرح سے رو دی تھی۔

انابیہ نے افسوس سے اسے دیکھا تھا۔

"اٹس اوکے میری جان!" لبوں پر مسرور مسکان سجائے، اپنی جیت کا جشن منائے دراب نے اسے خاموش کروایا۔

"جاؤ انابیہ اسے چینج کرنے میں ہیلپ کرواؤں!" دراب نے انابیہ کے ہاتھ میں مدیحہ کا ہاتھ تھمایا اور وہاں سے چلتا بنا۔

آخر کو اسے اپنی جیت کی خوشی بھی تو منانی تھی۔

"مدیحہ تم ٹھیک تو ہو نا؟" انابیہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو وہ ایک بار پھر شدت سے رو دی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ میں نے۔۔۔یہ میں نے کیا کر دیا آپی؟۔۔۔خود اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر والوں کی عزت کی دھجیاں بکھیر دی۔۔۔انہیں تمام زمانے کے سامنے رسوا و بدنام کر دیا، اپنے باپ بھائی کے سر میں خاک ڈال دی۔۔۔میں مر کیوں نہیں جاتی۔۔۔"انابیہ نے اسے آگے بڑھ کر گلے لگایا تھا۔

"میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں دراب خانزادہ۔۔۔مار ڈالوں گا میں تمہیں، زندہ جلا ڈالوں گا، عبرت کا نشان بنا دوں گا تمہیں میں۔۔۔"

چھوٹے سے محلے کے تین منزلہ مکان میں موجود حارث کرامت نے ٹی۔وی اٹھا کر زمین پر دے مارا تھا۔

مسز کرامت منہ پر ڈوپٹہ رکھے رو دی تھی جبکہ کرامت صاحب گم صم سر جھکائے بیٹھے تھے۔

اچھے وقتوں میں خریدا جانے والا یہ گھر آج ان کے کام آیا تھا، یہاں کے لوگ زیادہ تر مزدور طبقہ تھے جن کے پاس آج کے دور میں بھی ٹی۔وی جیسی سہولت موجود نہیں تھی، یہ تو اس گھر میں موجود تمام فرنیچر تھا جو ان کے برے وقت میں ان کے کام آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں، جان سے مار ڈالوں گا۔۔" حارث کرامت کے حواسوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا، وہ پاگل ہو چکا تھا۔

ایک جانب انابیہ کے گلے اپنی بربادی پر ماتم کناں مدیحہ کرامت تھی۔

تو دوسری جانب شراب کے نشے میں دھت اپنی کامیابی پر مسرور دراب خانزادہ۔

تیسری جانب سب کچھ جلا کر راکھ کر دینے والا حارث کرامت

اور اب چوتھی جانب ان سب کی زندگیوں میں آنے والا ایک نیا موڑ، ایک نیا کردار۔

"رجب!" کمپیوٹر کے کی-بورڈ پر تیزی سے حرکت کرتی انگلیاں اپنے نام کی پکار پر تھمی تھیں۔

"یہ انھن پیو مین حارث... اچ مانی کاۓ (کہاں جا رہے ہو حارث۔۔۔ آجاؤ روٹی کھا لو)" بریک ٹائم میں مزدوری سے تھکے ان مزدوروں میں سے ایک نے حارث کو آواز دی جو اجلت میں کہی جا رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

وقت نے یکدم پلٹا کھایا تھا، جو کل تک کروڑوں کی کمپنی کا وارث تھا آج اس کی اوقات ایک مزدور سے زیادہ کی نہ تھی۔

"توھان کائو آئون / مان اچان ۔و (تم لوگ کھاؤ میں آتا ہوں)" وہ کہتے ہی پرانی موٹر سائیکل پر بیٹھا تیزی سے وہاں سے نکل چکا تھا۔

"پر (لیکن)" انہوں نے کچھ کہنے کو منہ کھولا مگر اس سے پہلے ہی حارث وہاں سے جا چکا تھا۔

اس کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھیں، سر پر خون سوار تھا، آج وہ دراب خانزادہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے در پر تھا۔

بائیک خطرناک سپیڈ پر چلائے وہ خانزادہ ہاؤس کے باہر آن پہنچا تھا۔

"او صاحب کدھر چلے؟" اسے اندر کو جاتے دیکھ گارڈ نے روکا تھا۔

"راستے سے ہٹ جاؤ ورنہ بے مقصد مارے جاؤ گے!" دانت پیسے حارث نے اسے پیچھے دھکا دیا تھا۔

"تیری تو میں۔۔۔" غصے سے بھڑکتا وہ گارڈ حارث پر جھپٹا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دونوں کی آپس میں بری طرح لڑائی ہو گئی تھی، لڑائی کی آواز سنے باقی گارڈز بھی اس جانب آنے کو بڑھے مگر اس سے پہلے ہی حارث راستے کی ہر دیوار، ہر رکاوٹ کو ختم کیے مینشن میں داخل ہو چکا تھا۔

"دراب خانزادہ!۔۔۔(گالی) باہر نکل۔۔۔(گالی)" کئی گالیاں بکے وہ زور زور سے چلایا تھا۔

سٹڈی میں موجود دراب خانزادہ کے کانوں سے آواز ٹکرائی تو کمینی مسکان لبوں پر رینگی۔۔۔ کہی نا کہی وہ بھی حارث کرامت کی آمد کا منتظر تھا، آخر کو کس غیرت مند بھائی کا خون جوش نہ مارتا اپنے خاندان کی اس قدر تزلیل پر؟

"مگر آپی ہم جا کہاں رہے ہیں؟" انابیہ کا یوں اسے زبردستی اپنے ساتھ لیجانا، مدیحہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"اوہو چپ کر جاؤ بہت سوال کرتی ہو تم!" انابیہ نے مصنوئی غصہ ناک پر سجائے اسے ڈپٹا۔

"کیا میں جان سکتا ہوں یہ شاہی سواری کہاں جا رہی ہے؟" دراب خانزادہ جو ابھی گھر داخل ہوا تھا اپنی

All Rights Reserved by Novels Lounge

نگاہیں مدیحہ پر گاڑھے اس نے سوال کیا تھا۔۔۔اس کی نگاہوں کی تپش سے خوفزدہ ہوئے مدیحہ تیزی سے انابیہ کے پیچھے چھپ گئی تھی جس پر دراب خانزادہ کی آنکھیں مسکرائی تھی۔

"اوہ دراب! ایکچوئیلی میں اور مدیحہ باہر جارہے ہیں!" انابیہ نے مسکرا کر اسے بتایا۔

"کس کی اجازت سے؟" سوال انابیہ سے تھا جب کے آنکھیں مدیحہ پر ہی گڑھی ہوئی تھی۔

"واٹ یو مین بائے ڈیٹ؟۔۔۔اب مجھے کہی آنے جانے کے لیے تمہاری پرمیشن چاہیے ہوگی؟" انابیہ نے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے دراب سے سوال کیا۔

"تمہیں نہیں مگر اسے تو ہے۔۔۔تم کس کی اجازت سے جارہی ہو؟" وہ اب مدیحہ کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔انابیہ کو جواب دیے مدیحہ سے سوال کیا تھا اس نے، جس نے خوف سے نگاہیں جھکالی تھی۔

بے خودی کے عالم میں ہاتھ آگے بڑھائے دراب نے اس کے بالوں کو چھوا تھا، نگاہیں باریک بنی سے اس کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھی، مدیحہ کپکپا اٹھی تھی۔

"دراب! اسے تنگ کرنا بند کرو!" انابیہ دراب کی حرکت کو مزاق سمجھتی مسکرا کر بولی تھی، دراب بھی مسکرادیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"چلو اب اچھے بچوں کی طرح اپنا کریڈیٹ کارڈ دو!" اس کا بازو تھامے انابیہ نے دوسرا ہاتھ آگے پھیلایا تھا۔

"اور وہ کس خوشی میں؟" دراب نے ابرو اچکائے سوال کیا۔

"اپنے لیے نہیں مانگ رہی۔۔" انابیہ نے منہ بنایا۔

"وہ۔۔۔" اسے بازو سے کھینچے وہ مدیحہ سے دور لے گئی تھی۔

"کل جو بھی ہوا، اس وجہ سے بہت ڈسٹرب ہے وہ دراب۔۔۔ تو اسی لیے اسے شاپنگ پر لے جا رہی ہوں، موڈ ٹھیک ہو جائے گا اس کا۔۔۔" انابیہ نے جواز پیش کیا۔

دراب کے نرم تاثرات فوراً سخت ہوئے۔

"بلکل نہیں!" اس نے منع کیا۔

"کم آن دراب، جب سے میں آئی ہوں تب سے مدیحہ گھر میں قید ہے، کہی آتی جاتی ہی نہیں، پیرنٹس تو خود غرض نکلے، دوست بھی کوئی نہیں۔۔۔ اس پر اتنی سختی مت کرو یار، شکل دیکھو اس کی۔۔۔۔" انابیہ نے منانے کی کوشش کی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں سختی نہیں کر رہا۔۔بس ڈر رہا ہوں اسے کھونے سے۔۔۔کہی اس کچھ ہو نا جائے۔۔۔" مدیحہ پر نگاہیں ٹکائے وہ ایک جذب سے بولا تھا۔

اس کی اس قدر محبت پر انابیہ مسکرائی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گا دراب۔۔۔آئی پرامس۔۔۔بٹ پلیز لیٹ از گو!" انابیہ کی منتوں پر نہ چاہتے ہوئے بھی دراب مان گیا تھا۔

"لنچ سے پہلے گھر ہو تم دونوں!" کارڈ ہاتھ میں پکڑے اس نے انابیہ کو ہدایت دی۔

تیزی سے کارڈ پکڑے وہ خوشی سے مدیحہ کو ساتھ لیے گھر کا دروازہ عبور کر گئی، دراب خانزادہ کے کانوں سے اس کی آواز ٹکرائی۔

"ڈنر کر کے آئے گے ہم!" اونچی آواز میں چلائے وہ جا چکی تھی۔

دراب سر جھٹکتا سٹڈی کی جانب بڑھ گیا تھا، جانتا تھا انابیہ کو اگر ڈنر کا کہہ کر نکلی ہے تو ڈنر کے بعد ہی واپسی ہو گی اس کی۔۔۔مدیحہ کی جانب فکر مند ہوئے اس نے خاموشی سے اپنے دو گارڈز ان کے پیچھے بھیج دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تو سر چاہتے ہیں کہ تم مسز خانزادہ اور ان کی فیملی کے ساتھ ایک لائیو شو کرو۔۔۔انہیں یقین ہے کہ اس سے ہمیں بہت ٹی-آر-پی ملے گی۔۔۔"اس نے رجب کو سکرپٹ سمجھائی تھی۔

رجب سلیمان کی نگاہیں مدیحہ خانزادہ کے فیس ایکسپریشنز اور اس کی زبان سے نکلے الفاظ پر ٹکی ہوئی تھی،جو کہی سے بھی میل نہیں کھا رہے تھے۔۔۔اس کی زیرک نگاہوں نے غور سے بار بار ویڈیو پلے کر کے دیکھی تھی۔۔

"تو تم کر رہے ہو نا؟"اویس نے سوال کیا۔

"نہیں۔۔۔"سپاٹ لہجے میں رجب نے جواب دیا۔

"کیوں؟"فوراً سوال ہوا۔

"یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔اس کے الفاظ اور چہرے کے تاثرات میل نہیں کھا رہے،صاف نظر آ رہا ہے کہ اس سے زبردستی بلوایا گیا ہے۔۔۔"رجب نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے جواب دیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کم آن رجب۔۔۔کچھ بھی؟۔۔۔یار اس لڑکی نے خود اپنے منہ سے یہ سب کہاں ہے۔۔۔اور چلو زبردستی بلوایا بھی گیا ہے تو کیا باقی سب لوگ پاگل ہیں جو تمہارے علاوہ کسی کو ایسا نہیں لگا؟" اویس اکتائے ہوئے لہجے میں بولا۔

وہ نیوز رپورٹر تھا، اس کا مقصد خبر بنانا اور چلانا تھا، مگر اس کا یہ دوست!۔۔۔ایک نمبر کا پکا صحافی تھا۔۔۔ بال کی کھال ادھیڑ کر رکھ دینے والا۔

"ہماری عوام نے تو چودہ سال کی دعا زہرہ کے اغواء کیس کو بھی اس بچی کا انٹرویو دیکھ کر اس کی رضامندی مان لیا تھا۔۔۔تو کیا وہ سچ بول رہی تھی؟۔۔۔حتیٰ کے سچ سامنے آجانے کے باوجود بھی بہت سے لوگ آج تک اس بچی کو الزام دیتے ہیں۔۔۔تو کیا وہ بچی جھوٹی ہو جاتی ہے؟" رجب کے سوال پر اویس کچھ لمحوں کے لیے خاموش رہا۔

"مگر ضروری تو نہیں کہ اس کیس میں بھی وہی ہوا ہو؟" اویس سوال اٹھایا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اور اگر میں کہوں کہ مدیحہ کرامت کے ساتھ بھی وہی ہوا ہے جو دعا زہرہ کے ساتھ ہوا تو؟۔۔۔اور میں صرف کہہ نہیں رہا بلکہ یہ ثابت کر کے دکھاؤں گا کہ مدیحہ کرامت از جسٹ آ وکٹم۔۔۔اور دراب خانزادہ کو ایکسپوز کر کے رہوں گا میں!"رجب کی آنکھوں میں ایک جنون،ایک عزم تھا۔

کرسی سے اٹھے اس نے اپنی گاڑی کی چابی اٹھائی تھی۔

"کہاں چلے؟"اویس نے سوال کیا۔

"کچھ پرانے دوستوں سے ملاقات کرنے جارہاہوں!"دھیمی مسکان سے اسے جواب دیے وہ جاچکا تھا۔

"ہیلو!۔۔۔رجب سلیمان اسپیکنگ!"آفس کی بلڈنگ سے باہر نکلے اس نے موبائل نکالے نمبر ملایا تھا۔

انہیں مال میں آئے دو گھنٹے ہو چکے تھے،اتنے مہینوں بعد آزادی کی سانس لیے مدیحہ کو اپنا آپ تروتازہ محسوس ہو رہا تھا،دماغ میں یہاں سے روپوش ہو جانے کا خیال آیا مگر دراب خانزادہ کے

All Rights Reserved by Novels Lounge

آدمیوں کو انابیہ نہ سہی وہ دیکھ چکی تھی، ایسی کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی وہ جس کا خمیازہ اس کے ماں باپ یا بھائی بھگتے۔۔۔ کل رات کو نشے میں دھت دراب خانزادہ کئی بار اس پر اپنی حاکمیت جتا گیا تھا۔۔۔ وہ نشے میں تھا مگر حواس قائم تھے اس کے۔۔۔ مدیحہ کرامت کو جس انداز میں اس نے کوئی بھی غلط قدم نہ اٹھانے کی وارننگ دی تھی، مدیحہ کے تمام حواس صلب ہو گئے تھے۔اس کے ماں باپ ابھی تک دراب خانزادہ کے نشانے پر تھے جن کو وہ کبھی بھی نقصان پہنچا سکتا تھا، وہ شخص واقعی میں شیطان کی اولاد تھا۔

مدیحہ کرامت چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔

"چلو چلے۔۔۔" انابیہ اس کا ہاتھ تھامے لفٹ کی جانب بڑھی۔

"کہاں؟" مدیحہ نے چونک کر پوچھا۔

"لنچ کرنے۔۔۔ قسم سے پیٹ کے چوہے بھی دوڑ دوڑ کر تھک گئے ہو گے بیچارے۔۔۔" انابیہ کی دہائی پر وہ دھیما سا مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ آرڈر کرے مجھے واشروم جانا ہے۔۔۔" انابیہ سر ہلائے کاؤنٹر کی جانب بڑھ گئی جبکہ مدیحہ نے واشروم کی جانب قدم بڑھائے۔

دراب کے دونوں آدمی مدیحہ کے پیچھے لپکے تھے۔

مدیحہ کو اندر گئے دس-پندرہ منٹ گزر چکے تھے وہ باہر نہیں آئی تھی، ان دونوں کا ارادہ اندر جانے کا تھا جب انہیں مدیحہ باہر آتی دکھائی دی تھی۔

اس کا پیچھا کیے وہ دوبارہ فوڈ کورٹ میں آ گئے تھے جہاں انابیہ کے پاس جاتے ہی اس نے کچھ کہاں تھا۔

"کیا ہوا مدیحہ آر یو اوکے؟" انابیہ نے اس کی پیلی زرد رنگت کو دیکھ کر سوال کیا۔

"آپی مجھے۔۔۔ مجھے میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔ گھر چلے پلیز؟" وہ دھیمی آواز میں انابیہ سے بولی۔

اس کی حالت کے پیشِ نظر سر تیزی سے اثبات میں ہلائے، کھانا پیک کروا کر وہ دونوں گھر کے لیے نکل چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

تھوڑی ہی دیر میں ان کی گاڑی گھر کے پورچ میں داخل ہوئی جب انہیں اندر سے کسی کے چیخنے چلانے کی آواز سنائی دی۔

"بھائی؟" آواز کو پہچانتے مدیحہ تیزی سے اندر بھاگی، انابیہ بھی اس کے پیچھے لپکی تھی۔

"وہ آئے ہمارے گھر خدا کی شان، کبھی ہم انہیں دیکھے تو کبھی اپنے غریب خانے کو۔۔۔"لبوں پر وہی کمینی مسکان سجائے وہ سامنے کھڑے حارث کرامت کو دیکھ کر بولا تھا۔

"آؤ آؤ حارث کرامت نجانے کیوں مگر آج یہ دل اور آنکھیں تمہاری ہی منتظر تھی۔۔۔شدت سے تمہیں سامنے دیکھنے کی خواہش دل میں جاگی تھی اور دیکھو تم آ گئے، وہ کیا ڈائلاگ تھا؟ ہاں یاد آیا۔۔۔ کسی چیز کو شدت سے چاہو تو پوری کائنات اسے تم سے ملانے کی سازش کرتی ہے اور دیکھو سازش ہو ہی گئی۔۔۔" وہ کھل کر ہنسا تھا۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا گھٹیا انسان۔۔۔" حارث چلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہمم!۔۔۔بالکل اپنے باپ پر گئے ہو وہی خالی دھمکیاں۔۔۔تمہارے باپ کا بھی یہی مسئلہ ہے دماغ تو استعمال کرتا ہی نہیں اور دیکھو آج کہاں سے کہاں پہنچ گیا وہ۔۔۔"افسوس سے سر نفی میں ہلائے دراب نے اس کی حالت کا مزاق اڑایا تھا۔

"کمینے انسان تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔"غصے سے پاگل ہوئے حارث دراب خانزادہ پر جھپٹ پڑا تھا،بے دریغ ہاتھوں اور مکوں کا استعمال کیے اس کے گارڈز آجانے سے پہلے ہی وہ کافی حد تک اسے زخمی کر چکا تھا۔

"پکڑ لو اس گھٹیا انسان کو،ہڈی پسلی ایک کردو۔۔۔دوبارہ چلنے کے قابل نہیں بچنا چاہیے۔۔۔"ناک سے نکلتے خون کو صاف کیے غصے سے پاگل ہوتا دراب اپنے گارڈز سے بولا تھا جنہوں نے حارث کو بے تحاشہ پیٹا تھا۔

"بھائی!"مدیحہ اندر داخل ہوتے ہی اسے یوں پٹتے دیکھ چلائی اور اس کی جانب بھاگی۔

حارث کو بچانے کی کوشش میں اسے بھی چوٹ لگ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مدیحہ !۔۔۔دراب یہ سب کیا ہو رہا ہے ؟۔۔۔اپنے گارڈز کو روکو دراب۔۔۔"انابیہ دراب کی جانب بھاگی تھی۔

جو ابھی تک سرخ نگاہوں سے حارث کو پٹتے دیکھ رہا تھا۔

"دراب۔۔۔!"انابیہ کی تیز پکار پر سر جھٹکتا وہ آگے بڑھا مدیحہ کو وہاں سے نکالے وہ اپنی پناہوں میں چھپا چکا تھا۔

"نن۔۔۔نہیں میرا بھائی۔۔۔اس۔۔اسے چھوڑ دے، خدارا اسے چھوڑ دے۔۔۔مار دے گے اسے ۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ دراب کے آگے روتی بری طرح گڑگڑائی تھی۔

"اٹھا کر باہر پھینک دو اس کچرے کو۔۔۔"دراب خانزادہ سپاٹ لہجے میں حکم صادر کر گیا تھا، نگاہیں مدیحہ کی نم آنکھوں پر ٹھہر چکی تھی جن میں کسی دوسرے کے لیے آنسوؤں وہ کسی صورت نہیں دیکھ سکتا تھا۔

ان آنکھوں میں موجود آنسوؤں پر صرف اس کا دراب خانزادہ کا حق تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مم۔۔۔میرا بھائی۔۔۔ نہیں۔۔۔ حارث۔۔۔ بھائی۔۔۔"اس کی گرفت میں روتی تڑپتی وہ اپنے بھائی کے پاس جانے کو مچل رہی تھی۔

"شش! اب مزید کوئی آنسو نہیں۔۔۔"اس کے لبوں پر انگلی رکھے دراب نے اسے خاموش کروایا تھا۔

"مم۔۔میرا بھائی۔۔۔ میرا بھائی۔۔۔" دراب کی باہوں میں وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔

حارث کو بری طرح سے پیٹے اس کے گارڈز باہر پھینک چکے تھے، انابیہ کا سر چکرا کر رہ گیا تھا، وہ فوراً سے دراب کے پیچھے بھاگی جو مدیحہ کو احتیاط سے بستر پر لٹا چکا تھا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے دراب اور یہ شخص۔۔۔ جسے مدیحہ اپنا بھائی کہہ رہی تھی کیا کر رہا تھا یہاں؟۔۔۔ اور تمہارے گارڈز اسے اتنی بری طرح سے کیوں پیٹ رہے تھے؟" انابیہ نے تمام سوال ایک ساتھ کر ڈالے تھے۔

"مدیحہ کا بھائی تھا حارث۔۔۔۔ دھمکی دینے آیا تھا، میں نے کوشش کی کہ بات آرام سے بیٹھ کر صلح صفائی سے ہو جائے مگر بھول گیا تھا کہ کتنا گھٹیا شخص ہے وہ انسان۔۔۔ مجھے مارنے کی دھمکیاں دے رہا

All Rights Reserved by Novels Lounge

تھامیں خاموش رہا مگر جیسے ہی اس نے مدیحہ کے حوالے سے منہ کھولا اپنا آپ کھو دیا میں نے۔۔۔اور اس کے ساتھ جو بھی ہوا بالکل ٹھیک ہوا۔۔۔بھلے ہی وہ میری مدیحہ (میری مدیحہ دل سے کہا گیا تھا) کا بھائی ہے لیکن اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسے تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی۔۔۔ایسا حال کیا ہے کہ اب سو بار سوچے گا کوئی بھی فضول خیال پالنے سے پہلے۔۔۔"مدیحہ کے چہرے پر لکیر کھینچے وہ نہایت صفائی سے جھوٹ بول گیا تھا۔

"خیر تم بتاؤ اتنی جلدی واپسی کیسے ہو گئی؟۔۔۔تم تو ڈنر کر کے واپس آنے والی تھی نا؟" دراب نے اس کا دھیان بھٹکایا۔

"پلان کچھ ایسا ہی تھا مگر مدیحہ کو اپنی طبیعت ٹھیک محسوس نہیں ہوئی تو واپس چلے آئے۔۔" انابیہ نے جواب دیا۔

دراب نے ایک گہری نگاہ مدیحہ پر ڈالی، پیلا زرد رنگ، گہرے سیاہ ہلکے، سیاہ ہونٹ اور کمزور جسم وہ پہلے جیسی خوبصورت نہیں رہی تھی مگر دراب کو نجانے کیوں اس سے زیادہ خوبصورت کوئی اور اب لگتا ہی نہیں تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دراب کو یوں ٹکٹکی باندھ کر مدیحہ کو دیکھنے پر انابیہ مسکراتی، سر جھٹکتی باہر پورچ کی جانب بڑھی، ارادہ شاپنگ بیگز نکالنے کا تھا۔۔۔ عین اسی لمحے مین گیٹ بند کرتے گارڈ پر سے ہوتے ہی اس کی نظریں باہر گیٹ کے سامنے موجود دیوار کے ساتھ خون میں لت پت سنے اس وجود پر گئی۔

مدیحہ کا نام نہاد بھائی۔۔۔ انابیہ نے اس کی حالت کو نظر انداز کرنا چاہا مگر جو بھی ہو تھا تو وہ مدیحہ کا بھائی ہی جس سے مدیحہ کی محبت مخفی نہ تھی۔۔۔ آج بھی جس طرح وہ اپنے بھائی کے لیے روئی تڑپی تھی انابیہ کو اس پر رحم آیا تھا۔

کس قدر صاف دل تھا اس کا جو اتنے ظلم کے باوجود بھی بھائی سے محبت میں کمی نہیں آئی تھی۔

کچھ سوچتے ہوئے انابیہ نے موبائل نکالا اور ایمبولینس کو کال کی تھی، آدھے گھنٹے میں وہ لوگ حارث کرامت کو وہاں سے لیجا چکے تھے۔

سٹڈی روم کی کھڑکی پر کھڑے دراب خانزادہ نے گہری نگاہوں سے انابیہ کی اس دریادلی کا جائزہ لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھائی۔۔۔حارث۔۔۔۔بھائی!!!" بے ہوشی میں اس کا نام بڑبڑائے مدیحہ یکدم آنکھیں کھولے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔اس کا پورا جسم پسینے سے شرابور تھا۔آس پاس نگاہیں دوڑائے اس نے وقت کا تعین کرنے کی کوشش کی۔۔۔حارث کی یاد آتے ہی تیزی سے وہ کمرے سے نکلتی مین دروازے کی جانب بھاگی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ گھر کی دہلیز پار کر جاتی لاؤنج میں موجود دراب خانزادہ نے اسے تھام لیا تھا۔

"کہاں جارہی ہو؟" اس کی حالت کے پیشِ نظر دراب خانزادہ نے خود کو پرسکون کیے سوال کیا تھا۔

"وہ۔۔وہ۔۔۔حارث۔۔۔حارث میرا بھائی۔۔۔مجھے جانے دے۔۔۔مجھے اس کے پاس جانا ہے، وہ مر جائے گا۔۔۔" اس کی گرفت میں مچلتی مدیحہ چلاتے ہوئے رو دے گی۔

"تو؟۔۔۔مر جانے دو اسے۔۔۔مگر تم یہاں سے ایک قدم باہر نہیں نکالو گی ورنہ تمہارے ماں باپ کا بھی وہی حشر کروں گا!" اس کی بے حسی کا اندازہ لگائے مدیحہ کچھ لمحوں کے لیے اس کی گرفت میں بے جان کھڑی رہی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

یکدم آنکھوں میں نفرت کی چنگاریاں جلی، بنا کسی چیز کی پرواہ کیے اس کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا اور دراب خانزادہ کے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا۔

"گھٹیا انسان ہو تم ایک نمبر کے۔۔۔ جانور کہی کے۔۔۔" دراب کے گریبان کو سختی سے تھامے وہ غصے سے چلائی تھی۔

"مجھ پر ہاتھ اٹھا کر بہت بڑی غلطی کر دی تم نے مدیحہ خانزادہ۔۔۔ اور جانور کسے کہتے ہیں اس کا انداز آج رات تمہیں بہت اچھے سے ہو جائے گا!" دراب خانزادہ کی مسکراتی آنکھوں میں سب کچھ تباہ و برباد کر دے کا عزم تھا۔

خوف اور ڈر کے مارے مدیحہ کی آنکھیں بھیگ گئیں تھی، سر نفی میں ہلائے معافی مانگنے کے لیے اس نے منہ کھولا مگر لفظ ادا نہ ہو سکے۔ قدم پیچھے کو لیے اس نے بھاگنا چاہا تھا جب اس کے بالوں کو پیچھے سے اپنے گرفت میں لیے دراب خانزادہ نے اسے اپنی جانب کھینچا۔

مدیحہ کے سر میں شدید تکلیف اٹھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھاگ کہاں رہی ہو جانِ من۔۔۔اپنے اس شوہر کا جانوروں والا روپ تو دیکھتی جاؤ!" وہ اس کے کان میں بولا تھا۔

مدیحہ نے سر تیزی سے نفی میں ہلایا۔

"نہیں۔۔پلیز۔۔۔معاف کر دو۔۔۔خدا کے لیے۔۔۔تمہیں اللہ کا واسطہ معاف کر دو۔۔۔" مدیحہ لاکھ جھٹپٹائی مگر اسے یونہی بالوں سے کھینچتے دراب خانزادہ کمرے کی جانب لے جا چکا تھا۔

گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا، انابیہ اپنی دوست کی جانب نائٹ اسٹے کے لیے چلی گئی تھی اور تمام ملازمین کو وہ چھٹی دے چکا تھا۔

آج کی رات مدیحہ خانزادہ کی تاریک راتوں میں سے گزاری جانے والی سب سے تاریک رات تھی۔

نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا، روشنی چار سو پھیل چکی تھی، مگر مدیحہ خانزادہ کی زندگی میں بس اندھیرا رہ گیا تھا، واشروم کے شیشے کے آگے کھڑے ہوئے اس نے اپنے جسم کو دیکھا تھا، جسے واقعی ایک جانور کی

All Rights Reserved by Novels Lounge

طرح نوچا گیا تھا، دراب خانزادہ کون ہے اور وہ کیا کر سکتا ہے ایک بار پھر سے دراب خانزادہ نے اسے اچھے سے باور کروا دیا تھا۔

آنسوؤں لڑیوں کی مانند مدیحہ خانزادہ کی آنکھوں سے بہے تھے۔

ہاتھ کی پشت سے اس نے ان آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑ ڈالا تھا۔

"نہیں دراب خانزادہ، اب اور نہیں۔۔۔ مزید میں تمہیں اپنے آپ کو برباد کرنے کی اجازت نہیں دوں گی۔۔۔ اب تک تم نے بس میری بے بسی میری لاچاری دیکھی ہے، اب تم میرا انتقام دیکھو گے۔۔۔ مائی ریوینج (میرا انتقام)۔۔۔ تیار رہو دراب خانزادہ!" آئینے میں اپنے عکس کو دیکھے اس نے ایک عزم سے خود سے وعدہ کیا تھا۔

لبوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ در آئی تھی، سب کچھ ختم، تباہ و برباد کر دینے والی مسکراہٹ!

پردوں کے پار سے آتی سورج کی کرنوں پر دراب خانزادہ کی آنکھیں کھلی تھیں۔۔۔ ایک بھرپور انگڑائی لیے اس نے بیڈ کی دوسری جانب دیکھا جہاں مدیحہ خانزادہ غائب تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

کل رات کو سوچتے اس کی مردانہ انا کو ڈھیروں سکون آن پہنچا تھا۔

مدیحہ خانزادہ کو وہ مکمل طور پر توڑ چکا تھا۔

اپنی سوچوں میں غرق اس کی نگاہیں واشروم سے نکلتی مدیحہ خانزادہ پر گئی جو ابھی شاور لے کر آئی تھی، سرخ رنگ کے جوڑے میں وہ دراب خانزادہ کو دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگی تھی۔

"میری قربت کا رنگ بہت شدت سے چڑھا ہے تم پر۔۔۔" گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لیے دراب خانزادہ نے مسکراتے ہوئے گردن پر موجود نشانوں کو چھوا تھا۔

اپنا غصہ دبائے مدیحہ نے سر جھکا لیا۔

"کیا ہوا کچھ بول نہیں رہی۔۔۔ گونگی ہو گئی ہو کیا؟۔۔۔ کل رات تو بہت زبان چل رہی تھی تمہاری؟" ٹھوڑی کو انگلی کی مدد سے اوپر کیے دراب خانزادہ نے تمسخرانہ لہجے میں سوال کیا تھا۔

مدیحہ پھر بھی خاموش و جامد رہی جس پر دراب خانزادہ کی انا کو مزید تسکین ملی تھی۔

"میں فریش ہو آؤں پھر اکٹھے چلے گے بریک فاسٹ پر میرا ویٹ کرنا!" اس کا گال تھپتھپائے دراب خانزادہ واشروم میں جا گھسا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ نے نفرت بھری نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا تھا۔

وہ چاہتی تو جواب دے سکتی تھی مگر ابھی اسے جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا، اس کا بھائی حارث وہ کہاں ہو گا، کس حال میں ہو گا۔۔۔ اسے اپنے بھائی تک پہنچنا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں دراب خانزادہ کے سنگ وہ ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی، ویسے تو وہ ہمیشہ ہی خاموش رہتی تھی مگر آج اس کی خاموشی میں کچھ تو ایسا تھا جس نے دراب خانزادہ کو لمحہ بھر کے لیے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"کافی لاؤ میرے لیے۔۔۔" اسے کافی کا حکم دیے وہ اپنے روم کی جانب چل دیا تھا۔

کافی بنائے وہ دراب کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ کافی ٹیبل پر رکھے وہ اس کے پاس سر جھکائے کھڑی ہو گئی تھی۔

"بتاؤ کیا چاہیے؟" صوفہ پر ٹیک لگائے اپنا ایک بازو پھیلائے کافی مگ لبوں سے لگائے دراب نے سوال کیا تھا۔

مدیحہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ تو کیا وہ جان گیا تھا اس کی خاموشی کی وجہ؟

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ فوراً اس کے قدموں میں بیٹھی تھی۔

"مجھے میرے بھائی سے ملوا دے۔۔۔بس ایک بار، ایک آخری بار۔۔۔ قسم کھاتی ہوں پھر زندگی بھر آپ کی غلام بن کر رہوں گی، کوئی خواہش کوئی تمنا نہیں۔۔۔ مگر بھائی سے ملوا دے۔۔۔"اس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھے مدیحہ نے التجا کی تھی۔

ٹیک چھوڑے دراب آگے ہو کر بیٹھا تھا۔

نگاہیں چھوٹی کیے اس کی ٹھوڑی کو تھامے اس نے مدیحہ کے چہرے کا گہری نگاہوں سے جائزہ لیا تھا۔

"تمہاری گردان ابھی تک وہی اڑی ہے؟۔۔۔ کل رات کے بعد بھی دماغ ٹھکانے نہیں آیا؟"لفظ چبائے دراب خانزادہ کی گرفت اس کی ٹھوڑی پر سخت ہو گئی تھی۔

"پلیز۔۔۔"

"شٹ اپ!"اس کی بار بار وہی گردان پر دراب دھاڑا تھا۔

پاؤں کی جوتی کی نوک سے اس نے مدیحہ کو ٹھوکر ماری تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دفع ہو جاؤں یہاں سے۔۔۔میری نظروں سے دور!" آواز اتنی اونچی تھی کہ گھر میں داخل ہوتی انابیہ بھی ڈر کے مارے اچھل پڑی تھی۔

سر جھکائے،غصے پر قابو پائے مدیحہ کمرے سے باہر نکلی تھی مگر سامنے موجود انابیہ کو دیکھ کر وہ مزید خود پر قابو نہ رکھ پائی اور منہ پر ہاتھ رکھے روتی ہوئی وہاں سے بھاگی تھی۔

انابیہ نے اس کے پیچھے جانا چاہا جب کمرے کے دروازے پر کھڑے دراب نے اسے روکا۔

"رکو انابیہ۔۔۔میرے ساتھ آؤ، بات کرنی ہے تم سے ضروری۔۔۔" سر ہلائے اسے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا دراب نے۔

مدیحہ سے بعد میں بات کرنے کا فیصلہ کرتی وہ دراب کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی۔

"کہو!"

"جان سکتا ہوں کہ دشمن پر اس قدر عنایت کی وجہ کیا تھی؟" حوالہ حارث کو ہسپتال پہنچانے کا دیا تھا۔

"دشمن کے ساتھ ساتھ تمہاری بیوی کا بھائی بھی ہے وہ۔۔۔حالت دیکھی تھی تم نے مدیحہ کی؟ ایسے میں کچھ ہو جاتا اس کے بھائی کو تو؟ اور سوال تو مجھے تم سے کرنا چاہیے دراب۔۔۔یہ کون سی محبت ہے

All Rights Reserved by Novels Lounge

تمہاری جس میں تمہاری بیوی کو صرف آنسوؤں ہی ملے ہیں؟۔۔۔نہ تم اسے کہی آنے جانے دیتے ہو، نہ خود باہر لے جاتے ہو۔۔۔تم دونوں کو ساتھ دیکھ کر ایک پل کو بھی گمان نہیں ہوتا کہ تم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو۔۔۔مجھے سچ سچ بتاؤ دراب اصل ماجرہ کیا ہے؟" انابیہ کا غصہ بڑھتا گیا تھا۔

"ابھی بھی روتے روتے نکلی ہے تمہارے روم سے، کیا سمجھوں میں اسے؟" انابیہ نے مزید سوال کیا۔

دراب کے چہرے پر سایہ لہرایا مگر وہ بہت جلد اپنے تاثرات پر قابو پا چکا تھا۔

"میں بس اسے ان لوگوں سے بچانا چاہتا ہوں۔۔۔"

"میں تمہاری فکر کو بہت اچھے سے سمجھ رہی ہوں دراب۔۔۔مگر وہ جیسے بھی ہو اس کے والدین اور بھائی ہیں۔۔۔تمہارا ایسا رویہ اسے تکلیف دے رہا ہے۔۔۔کانٹ یو سی دیٹ؟"

"تو اور کیا کروں میں؟۔۔۔وہ اپنے اس گھٹیا بھائی سے ملنے کی ضد کر رہی ہے۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ شخص مدیحہ کو نقصان پہنچا سکتا ہے اسے جانے دوں اس سے ملنے؟" دراب دھاڑا تھا۔

"تمہاری فکر بجا ہے دراب مگر اس کی تکلیف کو بھی تو سمجھو۔۔۔اور میں کون سا کہہ رہی ہوں اسے

All Rights Reserved by Novels Lounge

اکیلے بھیجنے کو؟۔۔۔وہ جب بھی ملنا چاہے تم اس کے ساتھ جا سکتے ہو، یا اپنے گارڈز کو ساتھ بھیج سکتے ہو۔۔۔دیکھو دراب مدیحہ اپنے گھر والوں سے بہت محبت کرتی ہے، چاہے وہ لوگ جیسے بھی ہو ہیں تو اس کے اپنے ہی نا؟۔۔۔تو میری بات کو سمجھو اور اپنے اندر تھوڑی نرمی، تھوڑی لچک پیدا کرو۔۔۔ اس کے بھائی کو ہسپتال بھی صرف اسی لیے ایڈمٹ کروایا میں نے کیونکہ مدیحہ اس سے بے تحاشہ محبت کرتی ہے، نہیں تو ایسے انسان کو وہی مرنے کو چھوڑ دینا چاہیے تھا۔۔۔" انابیہ نے نخوت سے سر جھٹکا۔

"ٹھنڈے دماغ سے سوچو میں تب تک مدیحہ کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔" اس کا شانہ تھپتھپائے وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

گہری سانس بھرے باقی کی ٹھنڈی کافی دراب نے ایک سانس میں حلق میں اتاری تھی۔

"مدیحہ؟"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپی آپ پلیز انہیں سمجھائے، انہیں کہے نا کہ مجھے میرے بھائی سے ملنے دے۔۔۔بس ایک بار، میں وعدہ کرتی ہوں دوبارہ کبھی نہیں ملوں گی، بس یہ ایک بار۔۔۔میرے دل کو سکون آجائے انہیں زندہ صحیح سلامت دیکھ کر۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھ انابیہ کے آگے جوڑے تھے۔

"مدیحہ۔۔۔ریلیکس!۔۔۔تمہارا بھائی ٹھیک ہے بالکل اور ہم اس سے ملنے ضرور جائے گے۔۔۔دراب فلحال غصے میں ہے لیکن تم فکر مت کر وہ جلد مان جائے گا۔۔۔اور دیکھنا خود لے کر جائے گا تمہیں تمہارے بھائی سے ملوانے۔۔۔"انابیہ نے اس کے جڑے ہاتھوں کو کھولے دلاسہ دیا تھا۔

"پکا؟" مدیحہ نے کنفرم کرنا چاہا۔

"پکا!"

انابیہ کی باتوں نے اسے کافی حد تک پر سکون کر دیا تھا۔

ہسپتال کے بیڈ پر وہ بے جان سا بیٹھا تھا، قریب ہی مسٹر اور مسز کرامت بھی موجود تھے۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیوں حارث؟۔۔۔ آخر کیا سوچ کر یہ قدم اٹھایا تم نے؟" کرامت صاحب نے تھکے لہجے میں جواب طلب کیا۔

"جان سے مار ڈالوں گا اسے، چھوڑوں گا نہیں۔۔۔" حارث غصے سے بڑبڑایا تھا۔

کرامت صاحب نے گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔ان کی زندگی کیا سے کیا ہو گئی تھی۔

"حارث میں پہلے ہی اپنی ایک اولاد اس وحشی درندے کے ہاتھوں کھو چکا ہوں دوسری نہیں کھونا چاہتا ۔۔۔ خدارا یہی رک جاؤ!"

"جس کے کھونے پر تڑپ رہے ہیں نا آپ وہ بہت خوش ہے وہاں، اس درندے کے ساتھ۔۔۔ گھومتی پھیرتی ہے، شاپنگ پر جاتی ہے۔۔۔ زندگیاں تو ہماری برباد ہوئی ہیں۔۔۔ وہ تو بہت مزے میں ہے!" حارث کے لہجے کی کرواہٹ نے انہیں اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔

"نہیں حارث ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" وہ باپ تھے، ان کا دل ماننے کو تیار نہیں تھا۔

"میں نے جو دیکھا وہی بتایا، اب ماننا نہ ماننا آپ کی مرضی۔۔۔" حارث نے سپاٹ انداز میں جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میٹنگ ہارز ختم ہو چکے ہیں۔۔۔ آپ لوگ پلیز یہاں سے چلے جائے۔۔۔" نرس نے آکر انہیں بتایا تھا۔

دونوں میاں بیوی حارث کو پیار دیے وہاں سے جا چکے تھے۔

"اپنی بہن پر کبھی بھی شک مت کرنا۔۔۔" جانے سے پہلے وہ حارث کو کہنا نہیں بھولے تھے۔

ان کے جاتے ہی گرم آنسوؤں حارث کی آنکھوں سے بہے تھے۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں غرق تھا جب دروازہ ناک کیے ایک وجود اندر داخل ہوا تھا۔

"تم؟" سامنے کھڑے وجود کو دیکھ اس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

"مدیحہ۔۔۔۔ چلو جلدی اٹھو ریڈی ہو جاؤ!" کمرے میں بے دھڑک آئے اس کی وارڈروب کھولے انابیہ تیزی سے بولی تھی۔

"ہاں۔۔۔ ہوں۔۔۔ کیوں؟" مدیحہ نے چونک کر سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیونکہ ہم ہسپتال جارہے ہیں۔۔۔ تمہارے بھائی سے ملنے۔۔۔"ہاتھ میں کتھا رنگ کی شلوار قمیض تھامے وہ مدیحہ کی جانب مڑی تھی۔

"آپ۔۔۔ آپ سچ کہہ رہی ہے؟۔۔۔ ہم سچ میں جارہے ہیں؟"یکدم اس کے پورے جسم میں توانائی دوڑ آئی تھی،خوشی سے اپنی جگہ سے اٹھتی وہ انابیہ کی جانب بڑھی۔

"بالکل!"انابیہ نے مسکرا کر جواب دیا۔

"مگر دراب!"چہرہ فوراً مرجھا گیا تھا۔

"ڈونٹ وری اسی نے اجازت دی ہے۔۔۔"انابیہ نے اسے پر سکون کیا۔

"پکا؟"مدیحہ کی آواز میں ڈر اور خوف تھا۔

"پکا!"

"تھینک یو۔۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔۔"خوشی سے نم آنکھیں لیے وہ انابیہ کو گلے لگا چکی تھی۔

"جاؤ اب جلدی سے تیار ہو جاؤ!"انابیہ نے اس کے ہاتھ میں سوٹ تھمایا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

سر اثبات میں ہلائے مدیحہ واشروم کی جانب بھاگی تھی۔

انابیہ نے گہری سانس خارج کیے پر سوچ نگاہوں سے مدیحہ کی تیزیوں کو دیکھا۔

لبوں پر مسکراہٹ، نم آنکھوں میں موجود چمک، آخر کون سی لڑکی ہو گی اس دنیا میں جو اتنے ظالم بھائی کی خاطر آنسوؤں بہائے۔۔۔ انابیہ کو اب زوروں سے ان دونوں کا رشتہ کھٹکنے لگ گیا تھا۔

"رجب! آخر چل کیا رہا ہے؟" اویس نے اس کے کیبن میں داخل ہوئے سوال کیا تھا۔

"کیا چل رہا ہے؟" سٹوری پیڈ پر جھکے رجب نے چونک کر سر اٹھایا۔

"تم!۔۔۔ تم کیا کرتے پھیر رہے ہو؟۔۔۔ کہاں غائب رہتے ہو آج کل؟۔۔۔ نہ اپنے شو پر دھیان دے رہے ہو۔۔۔ نہ کسی سٹوری میں انٹرسٹ لے رہے ہو۔۔۔ ماجرہ کیا ہے؟" اویس نے تپ کر سوال کیا تھا۔

"کوئی ماجرہ نہیں ہے۔۔۔ بس اپنی لائف کی سب سے بڑی سٹوری پر کام کر رہا ہوں۔۔۔" رجب نے کندھے اچکائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اویس نے غور سے سٹوری پیڈ کو دیکھا "دراب خانزادہ "نام پڑھے اس نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"تم ابھی تک وہی اڑے ہوئے ہو؟" اویس نے حیرانگی سے سوال کیا۔

"کہاں تھا نہ جب تک پروف نہ کر دوں کہ مدیحہ خانزادہ وِکٹم ہے تب تک سکون سے نہیں بیٹھوں گا۔۔۔"رجب نے مسکرا کر جواب دیا اور دوبارہ نوٹ پیڈ پر جھک گیا۔

"یا میرے خدایا۔۔۔رجب، رجب، رجب۔۔۔۔میں کیسے تمہیں سمجھاؤں کہ اس سب کا کوئی فائدہ نہیں اب۔۔۔یہ کہانی اب پرانی ہو گئی ہے۔۔۔"اویس اکتا چکا تھا اس کی وہی پرانی رٹ سے۔

"کہانی نئی ہو یا پرانی۔۔۔انصاف انصاف ہی ہوتا ہے۔۔۔"اس کو تیز نگاہوں سے گھورتا وہ اپنا موبائل اور چابی اٹھائے کیبین سے نکلا تھا۔

"اب کہاں چلے؟" اویس نے پیچھے سے آواز لگائی۔

"مدیحہ خانزادہ کو انصاف دلوانے۔۔۔"رجب کی مسکراتی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی جس پر اویس نے سر جھٹکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

گاڑی ڈرائیو کرتی انابیہ گاہے بگاہے نگاہ مدیحہ پر بھی ڈال لیتی جس کے چہرے پر آج الگ قسم کی چمک تھی۔ اتنا خوش تو انابیہ نے اسے تب بھی نہیں دیکھا تھا جس دن وہ شاپنگ پر گئے تھے۔

"آخر ایسا کیا ہے جو تم مجھ سے چھپا رہے ہو دراب خانزادہ!" انابیہ نے خیالات میں گم خود سے بات کی تھی۔

جلد ہی گاڑی ہسپتال کے پارکنگ لاٹ میں آرکی تھی، گاڑی سے نکلے مدیحہ تیزی سے اندر کو بھاگی تھی۔

"حارث کرامت؟" اس نے ریسیپشن پر روم نمبر پوچھا تھا۔

روم نمبر معلوم ہوتے ہی وہ تیزی سے پرائیویٹ وارڈ کی جانب بھاگی تھی۔

"بھائی۔۔۔" روم میں داخل ہوتے ہی وہ خوشی سے روتے ہوئے حارث کے گلے لگ چکی تھی۔

حارث جو اپنی سوچوں میں گم تھا وہ اچانک مدیحہ کو وہاں دیکھ کر چونک گیا تھا۔

"تم، تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" حارث نے غصے اور نفرت سے اسے خود سے دور دھکیلا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھائی؟" مدیحہ کو یقین نہیں آیا تھا حارث کی اس حرکت پر۔

اندر آتی انابیہ نے سر جھٹکا تھا حارث کی اس حرکت پر، دراب پر شک ایک جانب مگر حارث ظالم ہے اس پر اسے پورا یقین ہو چکا تھا۔

"جان سکتا ہوں کہ آپ یہاں کیا کرنے آئی ہے مسز دراب خانزادہ؟" ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا تھا حارث نے۔

"اوہ ضرور میری حالت پر ہنسنے آئی ہو گی۔۔۔ ہے نا؟" حارث کے طنز پر مدیحہ نے آنسوؤں پر قابو پائے سر تیزی سے نفی میں ہلایا تھا۔

"بھائی نہیں۔۔۔ میری بات سن لے بس ایک بار۔۔۔" مدیحہ آگے بڑھی تھی۔

"یہاں سے چلی جاؤں مدیحہ مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔۔" حارث منہ موڑ چکا تھا۔

"چلو مدیحہ۔۔۔" انابیہ کو اس کی اس قدر بے حسی پر غصہ آیا تھا۔

"نہیں۔۔۔ میں نہیں جاؤں گی۔۔۔" کہہ کر وہ حارث کو زور سے گلے لگا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

حارث نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام ٹھہرا۔

آخر کو کتنی کوشش کرلیتا، تھی تو بہن ہی، خون کا رشتہ۔۔۔

مدیحہ کے گرد بازو پھیلائے وہ بھی رونے لگ گیا تھا۔

دونوں بہن بھائی کو اکیلا ٹائم دینے کی غرض سے انابیہ دروازے پر آ کھڑی ہوئی تھی۔

مگر باہر جانے کی غلطی نہیں کی تھی، دراب سے وعدہ کیا تھا کہ ایک لمحے کو بھی مدیحہ کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ اکیلے نہیں چھوڑے گی۔

"معاف کر دے بھائی۔۔۔ معاف کر دے۔۔۔" مدیحہ کی زبان پر بس یہی گردان جاری تھی۔

"شش بس میری جان۔۔۔ اب مزید نہیں روؤں گی تم۔۔۔" حارث نے اس کے آنسوؤں صاف کیے تھے۔

مدیحہ ایک بار پھر سے حارث کو گلے لگا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں بولو، کیا خبر ہے؟" موبائل کان سے لگائے دراب نے سوال کیا تھا۔

"جی سر مدیحہ میڈم اندر رہے، اور انابیہ میڈم دروازے پر ہی کھڑی ہے۔۔۔" دراب کے آدمی نے جواب دیا تھا۔

ان دونوں کے گھر سے نکلنے سے لے کر حارث کے کمرے تک اس آدمی نے ان کا پیچھا کیا تھا۔

وہ دراب کے گارڈز میں سے نہیں تھا۔۔۔ دراب نے علیحدہ سے ایک آدمی کو ان پر نظر رکھنے کے لیے معمور کیا تھا۔

"ہمم۔۔۔ دونوں بہن بھائی کو موقع تو نہیں ملا اکیلے میں بات کرنے کا؟" دراب نے پوچھا۔

"نہیں سر۔۔۔ انابیہ میڈم مدیحہ میڈم کے ساتھ ساتھ ہی ہے۔۔۔" جواب سن کر دراب نے سر ہلائے کال کاٹ دی تھی۔

کال کاٹتے ہی وہی ازلی کمینی مسکان نے لبوں کو چھوا تھا۔

انابیہ کے ذہن اور دل میں مدیحہ کے گھر والوں کو لے کر وہ بے تحاشہ شک اور زہر بھر چکا تھا، ساتھ ہی ساتھ اپنی جھوٹی محبت کی کہانی کے جال میں بھی بہت اچھے سے لپیٹ لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

انابیہ کسی صورت مدیحہ کو اس کے بھائی کے ساتھ اکیلی نہ چھوڑتی۔۔۔

"مدیحہ چلے؟" انابیہ کی پکار پر حارث سے الگ ہوئے وہ وہاں سے جاچکی تھی۔

"اپنا خیال رکھیے گا بھائی۔۔۔" اس کا ہاتھ دبائے مدیحہ انابیہ کے ساتھ وہاں سے نکلی تھی۔

ایک ایک بات کی خبر دراب کا آدمی اسے دیے جارہا تھا۔

دن بھر کی مغزماری کے بعد وہ تھکن سے چور گھر میں داخل ہوا تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی دراب چونکا تھا، کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، ہاتھ بڑھا کر اس نے لائٹ جلائی تھی۔۔۔ لائٹ کے جلتے ہی دراب کی آنکھیں پھیلی تھیں، پورے کمرے کو گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

"دراب!" اس سے پہلے کہ وہ سمجھنے کی کوشش کرتا، مدھم آواز میں اسے پکارا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دراب پکار پر مڑا تو آنکھوں پر یقین نہیں آیا، سامنے ہی وہ بلیک گولڈن میکسی پہنے، میک اپ کیے اس کے سامنے تیار کھڑی تھی۔

دراب نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا، یہ پہلی بار ہوا تھا کہ مدیحہ خانزادہ نے خود اس کے لیے اپنی مرضی سے بناؤ سنگھار کیا ہو۔

"یہ سب کیا ڈرامہ ہے؟" دراب نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا تھا۔

"ڈرامہ نہیں وعدہ ہے۔۔۔ وعدہ کیا تھا آپ سے کہ ایک بار بھائی سے ملوا دے، تاعمر آپ کی غلام بن کر رہوں گی۔۔۔" مدیحہ قدم اٹھاتی اس کے قریب آکھڑی ہوئی تھی۔

ہونٹوں کو گول شیپ دیے دراب خانزادہ نے داد بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"غلام؟۔۔۔ تمہارا انداز غلاموں والا تو نہیں ہے۔۔۔" سر سے پیر تک گہری نگاہوں سے اسے دیکھے دراب خانزادہ نے اس انداز میں بات کہی کہ اس کا مطلب سمجھے مدیحہ کا سر شرم کے مارے جھک گیا تھا۔

پرسکون سا وہ اب صوفہ پر جا بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ بھی اس کی قدموں میں آبیٹھی تھی۔

"میں۔۔۔میں آپ کے ساتھ ایک نئی شروعات کرنا چاہتی ہوں دراب۔۔۔جانتی ہوں آپ کو مجھ پر یقین نہیں اور شائد کرے بھی نہ۔۔۔لیکن مجھے میرے بھائی سے ملوا کر جو احسان آپ نے مجھ پر میری ذات پر کیا ہے، پوری زندگی آپ کو یقین دلانے میں بھی گزر جائے تو خوشی خوشی گزار لوں گی۔۔۔"مدیحہ ایک جذب سے بولی تھی۔

"ہمم!۔۔۔امپریسیوو۔۔۔مگر میں تمہاری چال بازیوں میں آنے والوں میں سے نہیں۔۔۔"اس کا گال تھپتھپائے وہ اپنی جگہ سے اٹھتا واشروم میں فریش ہونے جا چکا تھا۔

وہ دونوں ڈنر کے لیے ساتھ ہی ڈائنگ ٹیبل پر آئے تھے جہاں انابیہ پہلے سے ہی موجود تھی، مگر آج دراب کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے مدیحہ تیزی سے کچن میں داخل ہوتی نوکروں کے ساتھ کھانے کی ڈشز ٹیبل پر سجانا شروع ہو گئی تھی۔

دراب نے نہایت فرصت سے اس کی کاروائی دیکھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

نہ صرف وہ کھانا ٹیبل پر سجا چکی تھی بلکہ دراب کی پلیٹ میں اپنے ہاتھ سے نکالنے بھی لگی تھی جس پر اس نے ہاتھ اٹھائے اسے روکا تھا۔

"جانتے ہو دراب آج اسپیشلی تمہارے لیے مدیحہ نے سارا کھانا خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔اور تو اور تمام نوکروں کی بھی چھٹی کروادی، سب کچھ خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا ہے۔۔۔" انابیہ نے چھیڑنے والے انداز میں کہا تو مدیحہ مسکراتی سر جھکا گئی۔

سالن پلیٹ میں نکالے دراب کا ہاتھ رکا تھا، نا چاہتے ہوئے بھی اس کا دل دھڑکا تھا، یہ سوچ کے مدیحہ نے خود اپنے ہاتھوں سے اس کے لیے کھانا بنایا ہے، دراب خانزادہ کے اندر خوشی کی لہر دوڑی تھی مگر چہرے کو سپاٹ رکھا تھا اس نے۔

"ایسی بات ہے تو پہلا نوالا بھی اسی کا بنتا ہے۔۔۔" دراب نے روٹی توڑ کر سالن لگائے نوالا اس کے ہونٹوں کی جانب بڑھایا تھا۔

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مدیحہ وہ نوالا کھا چکی تھی۔

اچانک اسے کھانسی کا شدید دورہ پڑا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مدیحہ آر یو آلرائٹ؟" انابیہ نے فکرمندی سے سوال کیا۔

پانی پیے مدیحہ نے سالن کی پلیٹ دراب کے اگے سے اٹھائی تھی۔

"یہ مت کھائے مرچیں بہت تیز ہیں۔۔۔ آپ اتنا سپائسی کھانا نہیں کھاتے۔۔۔" مدیحہ کی فکرمندی پر دراب نے چونک کر اسے دیکھا۔

ان دونوں کے درمیان ایسا تعلق نہیں تھا کہ مدیحہ کو اس کی پسند ناپسند کا علم ہوتا۔۔۔ تو کیا اسے نوکروں سے معلوم ہوا تھا؟۔۔۔ لیکن انابیہ کے مطابق تو کھانا اکیلے اس نے خود بنایا تھا کسی کی بھی مدد کے بنا۔۔۔ تو کیا وہ دراب خانزادہ کو ابزرو کرتی رہی ہے؟۔۔۔

نجانے کیوں مگر اب مدیحہ کی موجودگی میں دراب کا دم گھٹنے لگ گیا تھا۔

"آپ یہ کوفتے لے لے ان میں مرچ مناسب ہے۔۔۔" مدیحہ نے کوفتوں کے سالن کا باؤل آگے کیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دراب نے نگاہیں چھوٹی کیے اس گھورا، سالن پلیٹ میں نکالے اس نے روٹی کا نوالہ توڑا مگر وہ کھایا نہیں، ترچھی نگاہوں سے دونوں عورتوں کو دیکھا جو خود مزے سے کوفتے کھا رہی تھی، اب پر سکون ہوئے وہ کھانا کھانے لگ گیا تھا۔

"ڈیم مدیحہ۔۔۔ بہت ٹیسٹ ہے تمہارے ہاتھوں میں یار۔۔۔ تمہیں تو شیف ہونا چاہیے۔۔۔" انابیہ نے اس کی تعریف کی تھی۔

کھانا واقعی لاجواب تھا، دراب جسے دنیا کے کسی ہاتھ کا ذائقہ آج تک نہ بھایا تھا مدیحہ نے واقعی اس کے معدے سے ہوتے ہوئے دل پر قبضہ جمالیا تھا۔

"آپ کو کیسا لگا؟" مدیحہ نے دھیمی آواز میں دراب سے سوال کیا تھا، دراب نے چونک کر اسے دیکھا جواب اسی کو دیکھتی جواب کی منتظر تھی۔

"ہمم!" انابیہ کو بھی اپنی طرف تکتا دیکھ مسکراہٹ لبوں پر سجائے دراب نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

کھانے کے بعد چائے پینے بیٹھے ان تینوں کو باتیں کرتے بہت دیر ہو گئی تھی، آج تو مدیحہ نے بھی بھرپور حصہ لیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اب سونے کا وقت ہوا تو دونوں کمرے میں آ چکے تھے، مدیحہ چینج کرنے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھی جب دراب نے بازو سے پکڑے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔ مدیحہ کی پیٹھ دراب کے سینے سے آ لگی تھی۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہے؟" مدیحہ نے گھبراہٹ کے مارے سوال کیا تھا۔

"تمھی نے تو کہاں تھا کہ ایک نئی شروعات کرنی ہے، تا عمر اب بس میری بن کر رہو گی اور پھر کھانا کیسا لگا؟ اس کی تعریف بھی تو بنتی ہے نا؟۔۔۔ تو بس سمجھ لو آج سے ہمارے نئی زندگی کی شروعات ہوئی۔۔۔" رخ اپنی جانب کیے وہ دھیمی آواز میں بولا تھا۔

سگریٹ کا گہرہ کش ہوا میں خارج کیے دراب نے پہلو میں سوئی مدیحہ کو پر سوچ نگاہوں سے دیکھا تھا۔

آج نہ تو اس نے کوئی احتجاج کیا تھا، اور نہ ہی لڑائی۔۔۔ وہ باخوشی اپنا آپ دراب خانزادہ کو سونپتی اسے مزید الجھا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

آخر کوئی انسان چند گھنٹوں میں اتنا کیسے بدل سکتا ہے ؟۔۔۔کیا اس کے بدلنے کی وجہ اس کا بھائی تھا حارث ؟۔۔۔کیا واقعی ایک بار اپنے بھائی سے مل لینے کے بعد اب وہ تاعمر بس دراب خانزادہ کی بن کر رہنے والی تھی ؟

دراب جو اس پر اپنی حاکمیت جمانے اس ڈرامے کا ڈراپ سین کرنے والا تھا مدیحہ کی خود سپردگی پر وہ مزید الجھ گیا تھا۔۔۔

مگر الجھن کے ساتھ ساتھ سکون سا بھی تھا، مدیحہ کی خود سپردگی نے ایک عجب سے سکون سے اسے روشناس کروایا تھا جو مدیحہ پر اپنی حاکمیت جتانے کے بعد بھی نہیں ملا تھا، تب کے سکون اور اب کے سکون دونوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ مگر اب کی بار یہ سوچ ہی کہ مدیحہ صرف اور صرف اسکی ہے ،اس سوچ نے اس کے اعصاب کو نہایت پر سکون کر دیا تھا۔

مدیحہ پر نگاہیں ٹکائے دل موہ لینے والی مسکراہٹ نے اپنے آپ لبوں کو چھوا تھا۔ نگاہوں کی تپش تھی کی مدیحہ نے کسمائے اپنی آنکھیں کھولی تھی جو دراب خانزادہ کی آنکھوں سے جا ٹکرائی تھی، ہڑبڑا کر مدیحہ نے نظریں جھکالی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

خوف سے نہیں شرم سے، اس کے گال شرم سے سرخ ہو چکے تھے، دراب خانزادہ کو اس قدر حسین اور خوبصورت لگی کہ دل چاہا تمام دنیا سے چرا کر اسے اپنی پناہوں میں تمام عمر کے لیے وہ چھپا لے۔

"تو کہوں کیا بنا؟" موبائل پر اس کی سنجیدہ آواز ابھری۔

"کھیل شروع ہو چکا ہے۔۔۔ دراب خانزادہ کو برباد ہونے سے اللہ کے علاوہ اب کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔" الفاظ تھے کے امرت، اس کے لبوں کو گہری مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

ہاتھ میں بال پوائنٹ کو گھمائے، چیئر کی پشت سے ٹیک لگائے وہ اپنی دنیا میں گم تھا، میٹنگ روم میں کیا چل رہا ہے اسے کچھ علم نہ تھا۔

"سو ہاؤ از دا آئیڈیا؟۔۔۔ مارکیٹ میں ہماری ویلیو اور شئیرز بڑھانے کا اس سے بیسٹ سلوشن کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔" پریزینٹیشن دیے ورکر نے سوال کیا تھا۔

سب نے اسے بھرپور سراہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ کا کیا خیال ہے دراب صاحب؟" دوسری پارٹی کے رکن نے سوال کیا تھا۔

"ہوں؟" دراب چونک کر سیدھا ہوا۔

انجانی نگاہوں سے وہاں موجود سب لوگوں کو دیکھا جو شائد اسی کے بولنے کے منتظر تھے۔

"اگر آپ اس آئیڈیا سے خوش ہے تم ہمیں کیا ایشو ہو سکتا ہے؟" دراب نے کندھے اچکائے جواب دیا۔

اسے رتی برابر کسی بات کا علم نہ تھا۔ اور اس بے خبری کی وجہ تھی وہ "مدیحہ خانزادہ"، اسی کی آتی جاتی سانسوں کی امین بن رہی تھی وہ لڑکی، اس کی زندگی کی وجہ، بے سکون دل کے قرار کی وجہ۔۔۔

اسے سوچتے ہی دراب کا دل ایک الگ انداز سے دھڑک اٹھا تھا۔

سر جھٹکے اس نے اپنے آپ کو میٹنگ میں موجود لوگوں کی طرف وجہ کرنے کی کوشش کی مگر بری طرح سے ناکام رہا۔ اسے اب اپنی بے اختیاری پر غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔ آخر ایسا بھی کیا تھا اس بے ضرر سے وجود میں جو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسی کی جانب کھینچا چلا جاتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

وہ تو بس دل بہلانے کا سامان تھی، وہ تو اسے ایک رات کے بعد ہی اپنی زندگی سے باہر نکال کر پھینک دینے والا تھا تو پھر کیوں؟۔۔۔کیوں اب تک وہ اس گھر میں، اس کے کمرے میں موجود تھی، سب سے بڑھ کر اس کی بیوی کے مقام پر تھی؟

تھا کیا ایسا اس میں جو دل ہمک ہمک کر اسی کی تمنا کرتا رہتا تھا۔

میٹنگ سے فراغت پاتے ہی وہ اپنی گاڑی نکالے گھر کی جانب رواں دواں تھا، بے اختیار دل نے اسے دیکھنے کی خواہش کی تھی اور نا چاہتے ہوئے بھی دراب خانزادہ نے دل کی اس خواہش پر آمین کہا تھا۔

گھر داخل ہوتے ہی نوکروں کی حیران کن نگاہوں کو نظر انداز کیے (جو اسے اس وقت گھر میں موجود پا کر حیران ہوئے تھے) وہ سیدھا اپنے کمرے میں داخل ہوا، نگاہیں آئینے کے سامنے کھڑی مدیحہ پر جا ٹھہری جو ابھی شاور لے کر آئی تھی۔

بالوں سے نکلتی پانی کی بوندیں اور اس کی کھلی رنگت۔۔۔اس کی جانب بڑے قدم اٹھائے بازو کو سختی سے تھامے دراب نے رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"دراب۔۔۔" مدیحہ اس اچانک افتاد پر بھوکلا گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیوں کررہی ہو ایسا؟" دراب نے دانت پیسے بے بسی سے سوال کیا تھا۔

"مگر میں نے کیا کیا ہے؟" مدیحہ نے آنکھیں پھیلائے معصومیت سے سوال کیا تھا۔

"میرے ساتھ گیمز کھیلنا بند کردو مدیحہ خانزادہ ورنہ بہت بھاری پڑے گا تمہیں۔۔۔" دراب نے سختی سے اسے کے بالوں کو جکڑا تھا۔

مدیحہ سسکی تھی۔

"دراب کیا ہو گیا ہے آپ کو؟" نم آنکھوں سے اس نے حیرانگی سے دراب سے سوال کیا تھا۔

"ابھی بھی وقت ہے اپنا یہ گندا کھیل ختم کردو مدیحہ۔۔۔ وعدہ کرتا ہوں کوئی سزا دیے بنا تمہیں اپنا لوں گا، وگرنہ یہ کھیل بہت بھاری پڑے گا تم پر۔۔۔" دراب کی گرفت اس کے بالوں پر سخت ہوئے جارہی تھی۔

"دراب مجھے تکلیف ہورہی ہے۔۔۔" مدیحہ سسکی بھرتے بولی۔

"یہ تکلیف تمہاری خود کی منتخب زدہ ہے۔۔۔" دراب دھیمی آواز میں غرایا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب! میں سچ میں کوئی کھیل نہیں کھیل رہی۔۔۔میرا بھروسہ کیجیئے۔۔۔"اس کے گال پر اپنا ہاتھ رکھے مدیحہ نم لہجے میں گویا ہوئی۔

اپنے چہرے پر اس کی انگلیوں کا لمس محسوس کیے دراب خانزادہ نے پل بھر کو آنکھیں موندلی تھیں۔

بے قرار دل کو سکون آیا تھا، غصہ کہیں دور جا سویا تھا، اپنی باہوں میں اسے بھرے دراب نے بالوں سے اٹھتی محصور کن خوشبو کو اندر کھینچے خود کو پر سکون محسوس کیا تھا۔

"تمہیں شائد اس بات کا علم نہیں کہ تم میرے لیے کتنی اہم ہو چکی ہو مدیحہ۔۔۔مگر میرے ساتھ کسی بھی قسم کا گندا کھیل کھیلنے کی کوشش مت کرنا، قسم کھاتا ہوں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ عبرت کا نشان بن کر رہ جاؤ گی تم۔۔۔"اپنی پناہوں میں اسے جکڑے دراب سرگوشی کرتا مدیحہ کے پورے بدن پر کپکپی طاری کرنے میں کامیاب ٹھہرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

میک اپ کو آخری ٹچ دیے مدیحہ نے آئینے میں ابھرے اپنے عکس کو دیکھا، ویسٹرن سٹائل فل ڈیپ ریڈ کلر کی میکسی کے ساتھ اونچا جوڑا اور نیوڈ میک اپ کیے وہ دراب کے سنگ پارٹی میں جانے کو تیار تھی۔

گہری سانس خارج کیے وہ اپنی جگہ سے اٹھتی اپنی ہیلز لینے وارڈروب کی جانب چلی گئی تھی اتنے میں واشروم سے ڈریس اپ ہوئے دراب خانزادہ باہر آیا تھا، آئینے کے سامنے کھڑا بال سنوارے وہ خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا جب گلا کھنکھارے مدیحہ نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں؟" جھجھکتے اس نے سوال کیا۔

دراب خانزادہ نے مڑ کر اسے دیکھا تو جیسے اپنی جگہ پر جم کر رہ گیا، آنکھوں میں جذبوں کا ٹھاٹھے مارتا سمندر نمودار ہوا۔

"قریب آؤ تاکہ تمہیں بتا سکوں۔۔۔" انگلی کے اشارے سے اسے قریب آنے کو کہاں۔

گلا تر کیے مدیحہ چھوٹے قدم اٹھاتی اس سے چند قدم کی دوری پر آ کھڑی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ٹیڑھی مسکراہٹ لبوں پر سجائے دونوں ہاتھوں سے اس کی کمر کو تھامے دراب اسے قریب تر کر چکا تھا۔

"اب اپنا سوال دوہراؤں!" اسقدر نزدیکی پر مدیحہ حواس باختہ ہونے لگی تھی۔

دراب کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی، مدیحہ کے چہرے کا رنگ سرخ اناری ہو چکا تھا۔

"وہ میں کیسی۔۔۔ کیسی لگ رہی ہوں؟" مدیحہ نے نظریں ملائے بنا سوال کیا۔

"جواب ابھی چاہیے یاں واپسی پر فرصت میں دوں؟" اس کی ٹھوڑی تلے انگلی رکھے، نگاہیں اس کی نگاہوں سے ملائیں دراب نے سوال کیا تھا۔

مدیحہ کے گال اس کی بات کا مطلب سمجھے تپ اٹھے تھے۔

"وہ۔۔۔"

"مدیحہ ریڈی ہو گئی؟" انابیہ بے دھڑک کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"اوپس! سوری گائز کنٹینو!" انابیہ دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھے شرمندہ سی باہر کو بھاگی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"انابیہ آپی رکے میں آئی۔۔۔" دراب کی گرفت سے خود کو آزاد کروائے مدیحہ تیزی سے باہر کو بھاگی۔

مسکراہٹ دبائے دراب نے ہلکا سا قہقہ لگائے سر جھٹکا تھا۔

"چلے؟" کف لنکس بند کرتا وہ کمرے سے باہر آیا اور وہاں موجود دونوں لڑکیوں سے سوال کیا۔

دونوں سر ہلائے باہر کو بڑھی جب دراب نے انابیہ کا بازو تھامے اسے روکا۔

"آئندہ سے میرے کمرے میں۔۔۔"

"ہاں ہاں ناک کرکے آؤں گی۔۔۔ویسے بھی ساری غلطی میری نہیں تھی، اتنا ہی رومینس سوجھ رہا تھا تو دروازہ لاکڈ رکھتے۔۔۔ بھئی اس گھر میں مجھ جیسے شد سنگل بھی رہتے ہیں جن کی فیلنگز ہرٹ ہو سکتی ہیں۔۔۔" اپنے دل پر ہاتھ رکھے انابیہ نے چہرے پر مصنوئی تکلیف سجائے جواب دیا تھا۔

"بعض آجاؤ اپنی حرکتوں سے۔۔۔" اس کے سر پر چت رسید کیے دراب باہر کو بڑھا تھا، انابیہ بھی ہنس کر اس کے ہم قدم ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کہاں رہ گئے تھے آپ۔۔۔دونوں؟"ان کے باہر آتے ہی مدیحہ نے دراب کی جانب بڑھتے سوال کیا اور پھر ایک سوالیہ نگاہ انابیہ پر ڈالی۔

دراب نے آنکھیں چھوٹی کیے اس کے چہرے کو تکا جہاں جیلسی صاف نمایاں تھی۔

"کیوں تمہیں جلن ہو رہی ہے؟"دراب نے جھک کر کان میں سوال کیا۔

"مجھ۔۔۔مجھے کیوں ہونے لگی جلن میں تو یونہی۔۔۔"مدیحہ بھوکلا گئی تھی اس کے سوال پر۔

"اب آ بھی جاؤ دونوں!"انابیہ نے گاڑی میں بیٹھے انہیں آواز دی۔

مدیحہ سرپٹ گاڑی کی جانب بھاگی،اس کی حرکتوں سے محظوظ ہوتا دراب بھی پیچھے آیا۔

گاڑی کے فرنٹ پر آتے مدیحہ کے قدم رکے،انابیہ آگے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی،گاڑی دراب ڈرائیو کرنے والا تھا،یہ سوچ کر ہی کہ انابیہ اس کے ساتھ آگے بیٹھے گی مدیحہ کا چہرہ مرجھا گیا۔

اس کے تاثرات جانچے دراب انابیہ سے مخاطب ہوا۔

"انابیہ پیچھے بیٹھو!"دراب کا لہجہ سپاٹ تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"لیکن کیوں؟" انابیہ نے منہ بنایا۔

"کیونکہ مجھے اپنی بیوی اپنے پہلو میں چاہیے۔۔۔" دراب کی بات پر جہاں مدیحہ نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا، وہی انابیہ "اولالا" کہتی ہنستی ہوئی پیچھے جا بیٹھی تھی۔

"مادام!" کھلا دروازہ تھامے دراب نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

نگاہیں اس پر ٹکائے مدیحہ بیٹھ چکی تھی۔۔۔ پورا راستہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ سجی رہی، آنکھوں میں الوہی چمک لیے وہ چہکتی انابیہ کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی، گاڑی ڈرائیو کرتا دراب گاہے بگاہے اسے دیکھتا رہا، اسے ابھی بھی شک۔۔۔ نہیں شک نہیں بلکہ پورا یقین تھا کہ اس کے برابر میں بیٹھی اس کی ہمسفر، یہ لڑکی اس کے ساتھ کھیل کھیل رہی تھی، وہ دراب خانزادہ کی نفرت کو محبت سے مات دینا چاہتی تھی۔۔۔ وہ پر یقین تھا مگر اب نجانے کیوں یہ یقین ڈگمگا گیا تھا، دل نے خواہش کی تھی کہ یہ کھیل کھیل نہیں حقیقت ہو۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب وینیو پہنچ چکے تھے۔۔۔ کارڈ دکھائے دراب ان کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا جہاں سب کو ماسک دیے جا رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

وہ تینوں بھی اپنا اپنا ماسک پہنے ہال میں داخل ہو چکے تھے جہاں رنگ و بو کا ایک سیلاب امڈ آیا تھا۔

وہ دونوں دراب کی تقلید میں چلتی اسکے حلقہ احباب سے مل رہی تھیں جب مدیحہ کو کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا، وہ بار بار پریشانی سے ادھر ادھر دیکھے جا رہی تھی، دراب اس کی پریشانی بھانپتا مسکرا کر اسے اپنے ساتھ سائڈ پر لے آیا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے مدیحہ اتنا عجیب بی ہیو کیوں کر رہی ہو؟" دراب نے سخت لہجے میں سوال کیا۔

"دراب وہ مجھے۔۔۔مجھے ایسا فیل ہو رہا ہے جیسے کوئی ہمیں دیکھ رہا ہو۔۔۔" مدیحہ گھبرا کر بولی۔

دراب نے چونک کر پورے ہال پر نگاہ دوڑائی مگر سب کو اپنے آپ میں مگن پایا۔

"مدیحہ تم کافی عرصہ بعد یوں باہر نکلی ہو تو بس یونہی فیل ہو رہا ہو گا۔۔۔اپنے آس پاس نگاہ دوڑاؤ دیکھو تو زرا کوئی نہیں ہے یہاں، سب خود میں گم ہے۔۔۔ناؤ کالم یور سیلف۔۔۔" دراب نے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھے اسے سمجھایا۔

مدیحہ نے سر اثبات میں ہلایا جب اسٹیج پر ڈانس کی اناؤنسمنٹ ہوئی، دراب اس کا دھیان بھٹکانے کو ہاتھ تھامے اسٹیج پر لا یا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب مجھے ڈانس نہیں آتا۔۔۔ آپ کو خوامخواہ شرمندہ ہونا پڑے گا۔۔۔" مدیحہ جواب دیتی جانے لگی جب دراب نے بازو سے کھینچے اسے اپنے قریب کیا۔

"میں کس لیے ہوں؟۔۔۔ میں سیکھادوں گا۔۔۔" کمر پر ہاتھ رکھے وہ اپنے قریب کرتا مدھم میوزیک پر اس کے ساتھ ڈانس کرتا اسے پر سکون کر چکا تھا۔

مدیحہ ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اب اس کے ساتھ ڈانس میں مگن تھی جب بے وجہ نگاہ اینٹریس کی جانب اٹھی جہاں موجود وہ آدمی سر تا پیر کالے رنگ کے کپڑوں میں خود کو ڈھانپے پستول اٹھائے کھڑا تھا جس کا نشانہ دراب خانزادہ تھا۔

مدیحہ کی آنکھیں پھیلی۔

"دراب!" یہاں سے اس آدمی نے فائر کیا وہاں سے مدیحہ چلاتی دراب کو دھکا دیتی خود گولی کا شکار ہوگئی تھی۔

پورے ہال میں بھگڈر مچ گئی تھی۔۔۔ دراب آنکھیں پھیلائے اپنے سینے سے لگی مدیحہ کو دیکھ رہا تھا جو بے حس و حرکت اس کی پناہوں میں آگری تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب تم ٹھیک ہو؟۔۔۔اومائی گاڈ مدیحہ ؟۔۔۔مدیحہ آنکھیں کھولو۔۔۔دراب جلدی کرو اسے ہسپتال لے کر جاؤ نہیں تو مر جائے گی وہ۔۔۔" انابیہ تیزی سے مدیحہ کا جائزہ لیے چلائی تھی۔

ہوش میں آتے ہی دراب اسے اپنی باہوں میں لیے دیوانہ وار باہر کو بھاگا تھا۔۔۔

رش ڈرائیونگ کیے وہ قریبی ہسپتال پہنچ چکے تھے، پورا راستہ انابیہ نے مدیحہ کو اٹھانے کی کوشش کی جس کی سانسیں مدھم پڑ چکی تھی۔

اسٹریچر پر لٹائے مدیحہ کو آپریشن تھیٹر کی جانب لے جایا گیا تھا، دراب کی سفید شرٹ مدیحہ کے خون سے سرخ ہو گئی تھی۔

"دراب۔۔" انابیہ نے دلاسہ دینے کو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"اسے کچھ ہونا نہیں چاہیے انابیہ۔۔۔اگر اسے کچھ ہوا تو میں پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔۔۔اسے کچھ بھی ہونا نہیں چاہیے۔۔۔" آپریشن روم پر نگاہیں گاڑھے وہ خود پر ضبط کیے بولا تھا۔

آنکھیں نا چاہتے ہوئے بھی نم ہو گئی تھیں۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

انابیہ اس کے پاس بیٹھی اسے دلاسہ دیے جا رہی تھی مگر دراب خانزادہ کو دلاسے نہیں چاہیے تھے اسے اس کی مدیحہ چاہیے تھی۔۔۔

جس کی محبت میں وہ نجانے کب مبتلا ہوا اسے علم ہی نہ ہو سکا۔

"محبت" یہ ادراک ہوتے ہی دراب کی آنکھیں پھیلی تھیں، اسے محبت ہو گئی تھی، مدیحہ خانزادہ سے، اس لڑکی سے جو صرف وقتی اٹریکشن تھی، اس کے بچھڑ جانے کا سوچ کر دراب کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا۔

تازہ ہوا لینے وہ باہر آ گیا تھا، مگر دل و دماغ پوری طرح سے اس کی جانب متوجہ تھے۔

اچانک مدیحہ کے کہے الفاظ ذہن میں گونجے" دراب وہ مجھے۔۔۔مجھے ایسا فیل ہو رہا ہے جیسے کوئی ہمیں دیکھ رہا ہو۔۔۔" ۔۔۔۔" دراب" ساتھ ہی اس کے چیخنے کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔

موبائل نکالے دراب نے ایک نمبر ملایا تھا۔اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔

چند ایک ہدایات دینے کے بعد وہ کال کاٹ چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اگر اس سب کے پیچھے تم ہوئے نہ حارث کرامت تو تمہیں تمہارے ماں باپ سمیت ایسی جگہ پہنچاؤ گا کہ کوئی بھی ڈھونڈ نہیں پائے گا" دانت پیسے وہ خود سے بولا تھا، اسے سو فیصد یقین تھا کہ ان سب کے پیچھے حارث خازادہ ہی تھا۔

"دراب وہ مدیحہ۔۔۔" انابیہ تیزی سے اس کی جانب بڑھی۔

"مدیحہ!۔۔۔کیا ہوا اسے؟" دراب کی دھڑکن سست پڑی۔

"وہ مدیحہ وہ بالکل ٹھیک ہے دراب۔۔۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔۔۔" انابیہ نے خوشی سے بتایا تو دراب نے آنکھیں موندے شائد زندگی میں پہلی بار اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔

"کیا ہم اس سے مل سکتے ہیں؟" دراب نے ڈاکٹر کی جانب بڑھتے ان سے سوال کیا۔

"جی تھوڑی دیر میں آپ کی وائف کو ہوش آجائے گا آپ مل سکے گے ان سے۔۔۔" مسکرا کر اس کا کندھا تھپتھپائے ڈاکٹر وہاں سے جا چکے تھے۔

تقریباً دو تین گھنٹوں بعد مدیحہ نے ہوش کی دنیا میں قدم رکھا تھا۔

"مدیحہ تم ٹھیک ہو؟" انابیہ تیزی سے اس کی جانب بڑھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کک۔۔ کیا ہوا تھا؟" مدیحہ نے ذہن پر زور ڈالے سوچنے کی کوشش کی۔

"ماشاءاللہ کیا کہنے محترمہ کے ہم یہاں آپ کی فکر میں ہلکان ہوگئے اور آپ پوچھ رہی ہے کیا ہوا تھا۔۔۔ اگر آپ کو یاد نہ ہو تو بتاتی چلو کہ گولی کھائی تھی آپ نے اور پچھلے چار پانچ گھنٹوں سے ہم دونوں کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔۔۔ کیوں دراب ٹھیک کہاں نا؟" مدیحہ پر میٹھا ساطنز کیے انابیہ نے دروازے پر کھڑے دراب سے سوال کیا تھا جو دونوں بازو سینے پر باندھے مدیحہ کو تکے جا رہا تھا۔

"گولی؟۔۔۔ دراب!" لمحہ بھر کو سوچتے مدیحہ کی آنکھیں پھیلی تھی بے قرار نگاہوں سے اس نے دراب کی جانب دیکھا جو اسے تکے جا رہا تھا۔

"دراب!" اسے ٹھیک دیکھ کر مدیحہ نے پرسکون سانس خارج کی۔

"انابیہ باہر جاؤ!" دراب سیدھا ہوئے سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

"امم دراب یہ کوئی وقت اور جگہ نہیں رومانس کے لیے۔۔۔" انابیہ گلا کھنکھارے بولی تھی۔

"انابیہ!" دراب کی سخت تنبیہ پر وہ سرپٹ وہاں سے بھاگی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ایک سوال بس ایک سوال کروں گا۔۔۔ اس کا سچ سچ جواب دیا۔۔۔ ایسا کیوں کیا!" دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھے وہ اسے قید کیے بولا تھا۔

"دراب۔۔۔ آپ ٹھیک ہے!" مدیحہ کی آنکھیں نم، جبکہ لب مسکرائے تھے، اس نے دراب کے چہرے کو چھوا تھا۔

"میں نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب دو۔۔۔" اس کا ہاتھ سختی سے تھامے دراب غصے سے بولا تھا۔

مدیحہ نگاہیں جھکا گئی تھی۔

"اگر یہ بھی تمہارے کھیل کا حصہ ہوا نا مدیحہ خانزادہ تو دیکھنا میں کرتا کیا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔" دراب غصے سے پھنکارتا دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

"محبت کرنے لگ گئی ہوں میں آپ سے۔۔۔ کب، کیوں، کیسے۔۔۔ میں نہیں جانتی مگر اتنا معلوم ہے کہ اس دل کی خالی سلطنت پر بڑی شان سے براجمان ہو چکے ہیں آپ۔۔۔ یہ سوچ ہی کہ وہ گولی آپ کو لگ جاتی، آپ کو کچھ ہو جاتا میرا دل بند کرنے کو کافی ہے دراب۔۔۔ مجھے معلوم ہے آپ کو مجھ پر یقین نہیں اور ہو بھی کیوں۔۔۔ آخر کو آپ کے حریف کی بیٹی ہوں میں مگر سچ یہی ہے۔۔۔ محبت

All Rights Reserved by Novels Lounge

ہو گئی ہے آپ سے بے حد، بے انتہا۔۔۔اب آپ اسے کوئی کھیل سمجھنا چاہتے ہیں تو سمجھ لے۔۔۔ مگر اب میں پیچھے نہیں ہٹنے والی، محبت کی جس راہ پر میں نکل پڑی ہوں وہاں سے واپسی ناممکن ہے۔۔۔ آپ چاہے تو تمام عمر میری محبت کو دھتکارے، نہ یقین کرے مجھ پر، مگر میرا وعدہ ہے کہ میں بھی تمام عمر گزار دوں گی مگر اپنی محبت پر یقین دلا کر رہوں گی۔۔۔" نگاہیں جھکائے وہ آنسوؤں کی پرواہ کیے بنا اپنے دل کا حال اس پر عیاں کر چکی تھی۔

دراب نے مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔ کیا کہتا اب؟۔۔۔اور کیسے کہتا کہ محبت کی اس راہ کی مسافر وہ اکیلی ہی نہیں تھی، بلکہ دراب خانزادہ بھی اس راہ پر نکل چکا تھا۔۔۔ مگر ڈرتا تھا اپنے حالِ دل سے۔۔۔ مدیحہ کے اظہارِ محبت نے اس کے قدم جکڑ لیے تھے، وہ عورت ہو کر محبت کا اظہار کھلے عام کر چکی تھی اور دراب خانزادہ مرد ہو کر کچھ بول نہیں پایا تھا۔۔۔

اچانک وہ مڑتا مدیحہ پر جھکا تھا، جو سانس روکے اسے دیکھنے لگ گئی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آئندہ اگر خود کو نقصان پہنچانے کی غلطی غلطی سے بھی کی تو بہت برا حشر کروں گا، تم میری ہو دراب خانزادہ کی یہ بات اپنے دماغ میں اچھے سے بٹھالو" وہ ایک الگ انداز میں ہی سہی مگر اظہارِ محبت کرچکا تھا۔

"وعدہ۔۔۔ آئندہ ایسا نہیں کروں گی، لیکن آپ پر آنے والی کسی بھی تکلیف کو پہلے مدیحہ خانزادہ کا مقابلہ کرنا ہوگا۔۔۔ اور ایسا کرنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا آپ بھی نہیں۔۔۔" اس کے گال پر ہاتھ رکھے، آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک جذب سے بولتی دراب خانزادہ کے پورے دل پر اپنا قبضہ جماچکی تھی مدیحہ خانزادہ۔

"تم وہاں دراب خانزادہ کو مارنے گئے تھے نا؟۔۔۔ تو میری بہن درمیان میں کیسے آگئی؟" اس کا کالر جکڑے حارث کرامت غرایا تھا۔

http:/www.NovelsLounge.com/
All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں وہاں دراب کو ہی مارنے گیا تھا اور رہی بات بیچ میں آنے کی تو یہ سوال اپنی بہن سے کرو گے تو بہتر رہے گا۔۔۔وہ خود درمیان میں آئی تھی۔۔۔اگر وہ نہ آتی تو اب تک دراب خانزادہ کا قصہ تمام ہو چکا ہوتا۔۔۔" حارث کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے وہ غصے سے بولا۔

"آآآآآ!" حارث نے اپنے بال کھینچے۔

"اب میں کیا کروں؟۔۔۔بتاؤ مجھے میں کیا کروں؟۔۔۔وہ (گالی) مرنا چاہیے تھا ہر صورت۔۔۔پھر کیسے بچ گیا۔۔۔" حارث بے بسی سے بولا۔

"فلحال تو خود کو بچاؤ۔۔۔دراب کو پکا یقین ہے کہ اس کے پیچھے تم ہو۔۔۔وہ تمہارے پیچھے اپنے آدمی بھی لگوا چکا ہے۔۔۔" اپنا کالر ٹھیک کرتا وہ حارث سے بولا جس نے بے بسی سے گہری سانس خارج کی تھی۔

"تم نے ایسا کیوں کیا مدیحہ۔۔۔آخر کیوں!" حارث خود سے بڑبڑایا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کھانا کیوں نہیں کھا رہی تم؟" کمرے میں داخل ہوئے دراب خانزادہ نے غصے سے اس سے سوال کیا تھا۔

دراب کی بات کو نظر انداز کیے دونوں بازو سینے پر باندھے وہ غصے سے رخ موڑ گئی تھی، اس کی اس حرکت پر دراب کا پارہ مزید ہائی ہوا تھا۔

"مجھے نظر انداز کرنا بند کرو۔۔۔ اور یہ ڈرامے بھی بند کرو مجھ پر کچھ اثر نہیں ہو گا ان کا!" کرسی کی دونوں سائڈز پر ہاتھ رکھے وہ مدیحہ پر جھکا تھا۔

"جی بالکل تبھی بھاگے بھاگے آئے ہیں آفس سے۔۔۔" لطیف سا طنز کیا گیا تھا۔ اپنے غصے کو قابو کیے دراب نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"کیا مسئلہ ہے کیوں تنگ کر رہی ہو مجھے اور باقی سب کو بھی؟" اشارہ نوکروں کی جانب تھا۔

"مسئلہ میرے ساتھ نہیں آپ کے ساتھ ہے۔۔۔ میری تو بس ایک چھوٹی سی خواہش ہے جو آپ پوری نہیں کر پا رہے۔۔۔"

مدیحہ نے کندھے اچکائے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیا چاہتی ہو تم؟۔۔۔دن بھر بس تمہاری چاکری کرتا رہوں؟۔۔۔آفس چھوڑ کر تمہارے قدموں میں ڈھیر ہو جاؤں؟۔۔۔یہ چاہتی ہو مجھ سے؟" وہ چلایا۔

"میں بس آپ کا زرا سا وقت چاہتی ہوں۔۔۔ایک خواہش ہے جس کو پورا کرنا چاہتی ہوں بس۔۔۔" وہ بھی اتنی شدت سے چلائی۔

"میرے آگے زبان چلانے سے پرہیز ہی کرو تو بہتر رہے گا مدیحہ بی بی۔۔۔" اس کا منہ دبوچے دراب غرایا تھا۔

مدیحہ کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

کچھ کہے بنا سر جھکا لیا تھا اس نے۔۔۔دراب نے گہری سانس خارج کیے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی تھی۔انٹر کام دبائے اس نے میڈ سے کھانا منگوایا تھا۔

کرسی کھینچے، مدیحہ کے مدمقابل بیٹھے اس نے روٹی کا لقمہ مدیحہ کے لبوں کے آگے کیا، مگر مدیحہ کا سر ہنوز جھکا رہا۔

"کھانا کھاؤ مدیحہ۔۔۔" وہ نرم دھیمی آواز میں بولا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مجھے نہیں کھانا۔۔۔" بنا سر اٹھائے مدیحہ نے جواب دیا۔

"اب کھلا تو رہا ہوں اپنے ہاتھوں سے، یہی چاہتی تھی نا تم؟۔۔۔اسی لیے اتنا ڈرامہ کیا۔۔۔اب کیوں نہیں کھا رہی۔۔۔" نوالہ پلیٹ میں پٹخے وہ دھاڑا۔

"ہاں غلطی ہو گئی مجھ سے جو اپنی چاہت کا اظہار کر دیا۔۔۔ دیوار سے سر پھوڑ رہی تھی میں۔۔۔کاش اس دن گولی کھا کر مر جاتی، کم از کم یوں نظر انداز کیے جانے کی اذیت جھیلنے سے تو بہتر ہے موت۔۔۔" مدیحہ کے الفاظ پر دراب کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی۔

"کیا چاہتی ہو مدیحہ۔۔۔" تھک ہار کر پوچھ گیا۔

"آپ کی محبت۔۔۔" برجستہ جواب دیا گیا۔

"ناممکن! دراب خانزادہ اور محبت کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔۔۔" اس نے سر نفی میں ہلایا۔

"اگر آپ دراب خانزادہ ہے تو میں بھی مدیحہ خانزادہ ہوں۔۔۔ محبت جیسے جذبے سے اپ کو روشناس نہ کروایا نہ تو میں بھی آپ کی بیوی نہیں۔۔۔" وہ ایک عزم سے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دراب نے گہری سانس بھری، اب کیا بتاتا اسے؟ وہ تو بہت دیر سے اسے اس جذبے سے روشناس کروا چکی تھی۔۔۔ مگر وہی کم ظرف انسان ماننے سے انکاری تھا۔

"کھانا کھالو۔۔۔" لقمہ منہ کی جانب بڑھایا جو بنا چوں چراں کیے وہ کھا گئی تھی۔

"آئیندہ سے کوئی ڈرامہ نہیں چاہیے مجھے۔۔۔" اسے کھانا کھلاتے تنبیہ کی۔

"اگر یونہی اپنے ہاتھوں سے کھلائے گے تو پکا تنگ نہیں کروں گی۔۔۔" آنکھیں میچے وہ بولی، اس کی اس ادا پر دراب خانزادہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

آخر کیوں بے بس ہو رہا تھا وہ اس کے سامنے؟۔۔۔ جتنا اس سے دور جانے کی کوشش کرتا اتنا ہی اس کی جانب کھینچا چلا آتا۔۔۔

رات کا تیسرا پہر شروع ہو چکا تھا مگر وہ ابھی تک جاگ رہی تھی، ایک بھرپور نگاہ اپنے پہلو میں سوئے دراب خانزادہ پر ڈالی تھی، جو اسے اپنی وحشت کا نشانہ بنائے اب پر سکون سو چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ چاہے کچھ بھی کر لے دراب مگر میرے دل میں موجود اپنی محبت کو ختم نہیں کر پائے گے آپ۔۔۔ جتنی تکالیف دینی ہیں دے دے۔۔۔ خوشی سے جھیل لوں گی۔۔۔ مگر آپ سے محبت کرنا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ مجھے مدیحہ خانزادہ کو یہ اعتراف کرنے میں کوئی شرم نہیں کہ میں دل و جان سے ،دیوانگی کی حد تک آپ سے محبت کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی۔۔۔"اس کے ماتھے پر لب رکھے وہ کروٹ لیے سو چکی تھی۔

اس کے کروٹ لیتے ہی دراب خانزادہ نے آنکھیں کھلی تھی۔۔۔

دل چاہا تھا کہ چیخ کر کہے "مدیحہ خانزادہ میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور جسے تم میری وحشت سمجھ رہی ہو وہ میری بے پناہ محبت ہے" مگر انا ایک بار پھر آڑے آچکی تھی۔

"ہاں؟۔۔۔ ہوں؟۔۔۔ ٹھیک ہے میں آرہا ہوں!"موبائل پر آتی کال سن کر وہ گاڑی گھماتا گھر جانے کی بجائے فیکٹری ایریا کے راستے پر گامزن تھا۔

ایک ہفتے سے وہ حارث کرامت کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا جو اب جا کر اسے ملا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کھولو مجھے۔۔۔ آخر کیا چاہتے ہو تم لوگ۔۔۔ کیوں لائے ہو مجھے یہاں ؟۔۔۔ کھولو مجھے!" وہ کرسی سے بندھا شدت سے چلایا تھا۔

چلا چلا کر آواز اب بیٹھ چکی تھی۔

سر جھکائے وہ بے بسی سے لب کچلے جا رہا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز پر تیزی سے سر اٹھایا۔۔۔ سامنے کھڑے دراب خانزادہ کو دیکھ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ یہاں کیوں تھا۔

"کیسے ہو حارث کرامت؟" لبوں پر مسکان، آنکھوں میں وحشت لیے دراب خانزادہ نے سوال کیا تھا، حارث خاموش رہا۔

"مجھے یہاں لانے کا مقصد؟" حارث نے دانت پیسے سوال کیا۔

"میں نے تمہیں سمجھایا بھی تھا کہ مجھ سے دور رہنا، مگر تم نہیں سمجھے الٹا مجھ پر گولی چلوائی۔۔۔" چلتا چلتا وہ اب اس کے عین سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"پھر بھی تو (گالی) بچ گیا!" حارث دانت چبائے بولا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تیری اس طوائف بیوی نے بنا بنایا پلان خراب کر دیا!" حارث کو اس پل مدیحہ سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔

مدیحہ کے لیے ایسے الفاظ سن دراب خانزادہ کی آنکھیں پل میں انگارہ ہوئی تھیں۔

"ایک لفظ اور میری بیوی کے لیے اور تجھے جہنم سے بھی بری جگہ پہنچادوں گا میں!" اس کا گریبان پکڑ دراب غرایا تھا۔

حارث سر پیچھے کو جھکائے ہنسا، کھل کر ہنسا۔

"جس شخص نے اس کی نسوانیت کو داغدار کر دیا۔۔۔ اسی شخص کے لیے اپنی جان کی پرواہ نہ کرنا۔۔۔ ایسی عورت میرے نزدیک کسی طوائف سے کم نہیں، جو چند پلوں کی نفسی خواہش کے پیچھے اپنا آپ بھلا دے۔۔۔ ارے میں تھوکتا ہوں ایسی بے غیرت عورت پر۔۔۔" ساتھ ہی زمین پر تھوکا تھا حارث۔

دراب کے زور دار مکے پر اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"جانتا ہے کیا۔۔۔ تم دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہو۔۔۔ تجھ جیسے وحشی درندے سے محبت کرنے والی عورت کبھی اچھے کردار کی ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔" حارث ایک بار پھر لفظ چبائے بولا تھا۔

حارث کے منہ سے لفظ "محبت" سنے دراب چونکا تھا، تو کیا حارث کو بھی یقین تھا کہ مدیحہ دراب خانزادہ سے محبت کرتی ہے؟

دراب کا دماغ تیزی سے کام کرنا شروع ہو چکا تھا۔

"کیا کھیل کھیل رہے ہو تم دونوں بہن بھائی میرے ساتھ، اب مجھے سب سمجھ آچکی ہے۔۔۔ مجھے بیوقوف بنانے کا پلان بہت اچھا ہے، مگر اس میں کامیاب نہیں ہو پاؤ گے۔۔۔" دراب خانزادہ مسکرایا تھا۔

"کامیاب تو تو نہیں ہو پائے گا خانزادہ۔۔۔ پچھلی بار تو تیری بیوی غلطی سے گولی کی نظر ہوئی تھی، مگر اگلی بار وہ بچ نہیں پائے گی۔۔۔ کیا معلوم اب کی بار کوئی گاڑی غلطی سے اسے ٹھوک دے؟ کوئی ٹرک کچل کر چلا جائے؟۔۔۔ گھر میں گیس کے پھیلنے سے غلطی سے آگ لگ جائے اور وہ جل کر مر

All Rights Reserved by Novels Lounge

جائے؟" حارث کی مسکراہٹ اور اس کی آنکھیں!۔۔۔ دراب خانزادہ کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا، ان آنکھوں میں مدیحہ کے لیے بے پناہ نفرت تھی۔

دراب نے پھر سے اپنا ماتھا مسلا، تو کیا وہ واقعی مدیحہ کی محبت کو غلط سمجھ رہا تھا؟ کیا واقعی حارث اپنی بہن کے ساتھ ایسا کر سکتا تھا، دراب نے ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں دیکھا جن میں مدیحہ کے لیے صرف نفرت تھی، بے پناہ، بے حد۔۔۔

ہاں وہ ایسا کر سکتا تھا۔ مگر کیا دراب مدیحہ کے ساتھ ایسا کچھ ہونے دے سکتا تھا؟

نہیں ہرگز نہیں، وہ لڑکی اس کی آتی جاتی سانسوں کی امین بن چکی تھی، وہ کیسے اسے کھو سکتا تھا؟

"اس کے بعد بھی کوئی قدم اٹھانے کی سکت ہے تم میں؟" موبائل پر چلتی ویڈیو دراب نے حارث کو دکھائی جہاں کرامت صاحب کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا جا رہا تھا۔

"ڈیڈ؟۔۔۔ کیا کیا ہے تم نے میرے ڈیڈ کے ساتھ!" کرسیوں میں بندھا وہ وجود دھاڑا تھا۔

اسے یوں تڑپتے دیکھ دراب کو ڈھیروں سکون آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اگر تو نے کوشش بھی کی نا میری مدیحہ کو تکلیف دینے کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، میری بیوی اپنے بھائی کو بے پناہ چاہتی ہے اسی لیے بخش رہا ہوں تجھے۔۔۔ یاد رکھنا حارث کرامت کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے سوچ لینا کہ بدلے میں میں تیرے ماں باپ کے ساتھ کیا کر سکتا ہوں!۔۔۔ سمجھے؟"

دراب کی بات پر بے بسی سے لب بھینچے اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"ایک آخری بار بس اپنی بیوی کی وجہ سے بخش رہا ہوں تجھے۔۔۔" اس کا گال تھپتھپائے دراب بولا۔

"جانے دو اسے۔۔۔" اپنے آدمیوں کو حکم دیتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

وہاں سے آزاد ہوتے ہی حارث کچھ دور سڑک کنارے آ کر بیٹھ چکا تھا، سر جھکائے وہ ہنسا، خوب ہنسا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔

"اب تمہیں برباد ہونے سے کوئی نہیں بچا پائے گا دراب خانزادہ!" اس کی مسکراہٹ جاندار تھی۔

پورا راستہ گاڑی ڈرائیو کیے دراب کے کانوں میں حارث کے الفاظ گونج رہے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

سر درد سے پھٹا جارہا تھا۔۔۔اس نے حارث کو دھمکی بھی دی تھی، اسے آزاد بھی کر دیا تھا مگر پھر بھی اسے حارث کرامت پر یقین نہ تھا، اگر وہ واقعی مدیحہ کو کوئی نقصان پہنچادے؟۔۔۔ہوا میں آکیسجن کی کمی محسوس کیے اس نے شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے گہری سانس بھری، گاڑی فل سپیڈ پر چلائے اسے بس گھر جانے کی جلدی تھی، مدیحہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے سہی سلامت دیکھنے کی جلدی تھی۔وہ گاڑی پارک کرتا تیزی سے گھر میں داخل ہوا۔

"مدیحہ کہاں ہے؟"اس کی سانس پھولی ہوئی تھی۔

"کچن میں؟"انابیہ نے حیرانگی سے اسکی حالت دیکھے سوالیہ انداز میں جواب دیا۔

"مدیحہ!"وہ کچن میں داخل ہوئے، اسے زور سے گلے لگا چکا تھا۔

اس کی پکار کر آئل کے گرم چھینٹے ہاتھ پر گرے تھے، مدیحہ کو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہورہی تھی۔

"دراب!۔۔۔سانس نہیں آرہی۔۔۔"وہ دھیمی آواز میں بولی۔

"تم ٹھیک ہو؟"اسے چیک کیے دماغ میں حارث کے الفاظ گونجے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں میں ٹھیک ہوں، مگر ہوا کیا ہے دراب؟" مدیحہ نے پریشانی سے سوال کیا، انابیہ بھی کچن میں چلی آئی۔ دراب نے شکر کی سانس خارج کی۔

"تم کچن میں کیا کر رہی تھی؟" یکدم اس نے سوال کیا۔

"وہ آپ کے لیے لنچ بنا رہی تھی۔۔۔" مدیحہ نے چولہے کی جانب اشارہ کیا، جسے دراب نے آگے بڑھ کر بند کیا۔

"کیوں تم کیوں بنا رہی تھی؟۔۔۔ اگر تمہیں ہی کھانا بنانا ہے تو یہ شیف کیوں رکھے ہیں میں نے اس گھر میں؟۔۔۔ مفت کی روٹی توڑنے کے لیے؟" وہ شدید برہم ہوا۔

"کیا ہو گیا ہے دراب؟۔۔۔ میرا بس دل چاہ رہا تھا آپ کے لیے کک کرنے کو۔۔" مدیحہ جھنجھلائی۔

"تم آئندہ سے کچن میں قدم بھی نہیں رکھو گی!" دراب سختی سے اس کے کندھوں پر ہاتھ جمائے بولا۔

"اتنا برا کھانا بھی نہیں بناتی میں۔۔۔" مدیحہ نے اس کی بات کا برا منا لیا تھا۔

"بات برے کھانے کی نہیں، اگر تم کچھ ہو جائے تو؟" دراب کی فکر پر انابیہ مسکرا دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھلا مجھے کچھ کیوں ہو گا دراب، میں کون سا پہلی بار کھانا بنا رہی ہوں!" اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"یہ۔۔۔یہ کیا ہوا ہے؟" اس کے ہاتھ پر نشان دیکھ دراب نے سوال کیا۔

"وہ ابھی آپ نے پکارا تو ڈر کے مارے ہاتھ میں موجود کرچھی سے گرم چھینٹے ہاتھ پر گر گئے۔۔۔" مدیحہ نے سر جھکائے جواب دیا۔

"اور ابھی میڈم کہہ رہی تھی 'بھلا مجھے کیا ہوا، کون سا پہلی بار پکار رہی ہوں؟'۔۔۔" دراب نے جیسے اس کی نقل اتاری۔

"ہاں تو ٹھیک کہہ رہی ہوں، وہ تو آپ نے آکر اتنی زور سے نام لیا کہ میں بھوکلا گئی، ورنہ آپ کو کیا معلوم کہ آپ کی بیوی بھی کسی ماسٹر شیف سے کم نہیں۔۔۔" اترا کر بولی تھی وہ۔

"درد ہو رہا ہے؟" ہاتھ پر نشان دیکھے دراب نے فکر مندی سے سوال کیا۔

"ہو تو رہا ہے۔۔۔" مدیحہ نے بچوں کی طرح سر ہلائے جواب دیا۔

"انابیہ آئنٹمنٹ لا کر دو مجھے۔۔۔" دراب کے حکم پر سر ہلائے انابیہ آئنٹمنٹ لینے چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم بیٹھو ادھر، دیکھنے دو مجھے کتنا جلا ہے۔۔۔" اسے کرسی پر بٹھائے دراب نے زخم کا معائنہ کیا تھا۔

"اتنا بھی نہیں جلا دراب۔۔۔"

"بس!۔۔۔ آئندہ سے تم کچن میں قدم نہیں رکھو گی، میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا۔۔۔"

"یہ زیادتی ہے۔۔۔" مدیحہ نے احتجاج کیا تھا۔

دراب نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔

"میں پورا دن فری رہتی ہوں، کرنے کو کچھ نہیں ہوتا میرے پاس، اگر ایسے میں اپنے شوہر کے لیے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے کھانا بنا دوں گی تو اس میں قباحت ہی کیا ہے؟۔۔۔ اور پھر اتنا اچھا کھانا کھا کر شوہر جب تعریف کرے گا تو بیوی بھی خوش اور شوہر بھی خوش!۔۔۔ اور ویسے بھی شادی کے بعد سب بیویاں اپنے شوہروں کے لیے کھانا بناتی ہیں، میں کون سا نیا اور انوکھا کام کر رہی ہوں؟"

آنکھیں پٹپٹائے اس نے دراب کو مسکا لگانے کی ناکام سی کوشش کی۔

"شادی کے بعد تو بیوی سج سنور کر دروازے پر شوہر کا استقبال بھی کرتی ہے۔۔۔ کھانا بنانے کی بجائے اگر سج سنور کر شوہر کے آنے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ سے اس کا استقبال کرو گی تو یقین جانو شوہر

All Rights Reserved by Novels Lounge

کو زیادہ خوشی ہو گی۔۔۔ پھر شوہر زبانی تعریف کی بجائے عملی تعریف کرے گا جس پر بیوی کو زیادہ خوشی ہو گی۔۔۔" دراب کے الفاظ پر مدیحہ نے ہنکارا بھرا۔

"شادی کے بعد تو ہنی مون پر بھی جاتے ہیں۔۔۔" گویا جتایا گیا۔

"تو میری بیوی کو ہنی مون پر جانا ہے؟۔۔۔" اسے قریب کھینچے دراب نے آنچ دیتے لہجے میں سوال کیا، مدیحہ کا چہرہ گلنار ہوا۔

"اہم اہم!۔۔۔ گائز سوری اگر میں نے تم دونوں کو ڈسٹرب کیا ہو مگر یہ۔۔۔" گلا کھنکھارے انابیہ نے آئنٹمنٹ ٹیبل پر رکھ دی۔

"ہمیشہ غلط وقت پر اینٹری مارنا ضروری ہے تمہارا؟" دانت پیسے دراب نے سوال کیا۔

"آں!۔۔۔ اور کچھ تو نہیں چاہیے تم لوگوں کو؟" آکورڈ انداز میں انابیہ نے سوال کیا۔

"اس وقت مجھے بس میری بیوی چاہیے تو تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔" مدیحہ کے گال پر انگوٹھا پھیرے دراب بنا انابیہ کی جانب دیکھے بولا۔

"میرے خیال سے تمہیں بیوی کے ساتھ ساتھ کمرہ بھی چاہیے کیونکہ یوں اوپن میں۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"انابیہ۔۔۔" دراب کے غصے سے نام لینے پر وہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی تھی۔

دراب نے سر جھٹکے مدیحہ کی جانب دیکھا جس کا پورا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"میرے خیال سے انابیہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی ہمیں واقعی کمرے کی ضرورت ہے۔۔" مسکراہٹ دبائے وہ بولا، مدیحہ کی آنکھیں پل بھر میں پھیل گئیں۔

"کک۔۔۔کیوں؟" اس کے چہرے کے بدلتے رنگ، آنکھوں کی ہیر پھیر۔

دراب کے دل کی دھڑکن تیز ہوئے جا رہی تھی۔

"کیوں؟" قریب ہوئے سوال دوہرایا۔

"ہاں کیوں؟" مدیحہ ہکلائی۔

"ہنی مون نہیں پلان کرنا؟" دراب کے سوال پر ہونقوں کی طرح شکل بنائے اس نے دراب کو دیکھا۔

دراب کا بے ساختہ قہقہ گونجا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بہت برے ہیں آپ۔۔۔"نروٹھے پن سے اس نے اپنا ہاتھ دراب کے ہاتھ سے نکالا۔

"کتنا برا؟"مسکراہٹ دبائے سوال کیے۔

"بہت زیادہ برے۔۔۔"وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تو دراب نے ہاتھ تھامے اسے واپس اس کی جگہ پر بٹھایا۔

اس کا ہاتھ تھامے وہ اب نہایت توجہ سے اس کے ہاتھ پر آئنٹمنٹ لگانا شروع ہو چکا تھا۔

مدیحہ خاموشی سے اس پر نگاہیں ٹکائے اسے بے خبر تکے جا رہی تھی۔

دراب کے لبوں پر دھیمی مسکان تھی۔

"ہم۔۔۔ہم کہاں جا رہے ہیں؟"آنکھیں پھیلائے مدیحہ نے حیرانگی سے دراب کو دیکھا۔

اس کی ہونق شکل دیکھ دراب نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میری بیوی کو ہنی مون پر جانا تھا نا؟۔۔۔تو بس وہی جا رہے ہیں۔۔۔" اس کے گرد باہوں کا حصار قائم کیے وہ شریر لہجے میں بولا، مدیحہ کے گال تپ اٹھے۔

"دراب!۔۔۔مجھے تنگ نہ کرے۔۔۔" اس کی شرٹ کے بٹنوں کو چھیڑے مدیحہ نے معصوم سا شکوہ کیا۔

"تنگ تو تم کر رہی ہو مجھے۔۔۔سچ کہاں تھا میں نے تم واقعی سحر ہو، ایک جادو۔۔۔جس کی قید سے میں کبھی آزاد ہونا نہیں چاہتا۔۔۔" خمار آلود لہجے میں جواب دیے، دراب نے اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا تھا۔

"میں آپ کو آزاد کروں گی بھی نہیں۔۔۔" مدیحہ کے لہجے پر دراب ٹھٹھکا، اس کے چہرے کو غور سے دیکھا جہاں معصومیت حد درجہ تھی، سر جھٹکتا وہ مدیحہ کے گرد حصار مزید سخت کر چکا تھا۔

"آپ نے بتایا نہیں؟" اس کی اس درجہ قربت پر مدیحہ نروس ہوئے جا رہی تھی۔

"کیا؟" دراب نے دھیمی آواز میں سوال کیا۔

"یہی کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟" آنکھیں اٹھائے ایک معصوم بچے کی مانند سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دراب نے اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھے تھے۔

“It’s for me to know and for you to find out”

"یہ غلط ہے۔۔۔" مدیحہ نے چڑ کر احتجاج کیا۔

"غلط تو تم کر رہی ہو بیوی۔۔۔" دراب نے جواب دیا۔

"ہیں؟۔۔۔میں نے کیا کیا؟" اس کے بازوؤں کا حصار توڑے دونوں بازو اپنی کمر پر ٹکائے مدیحہ نے آنکھیں چھوٹی کیے سوال کیا تھا۔

اس کی اس ادا پر دراب سر پیچھے کو گرائے ہنسا تھا۔

"ہنسے مت جواب دے۔۔۔" مدیحہ تھوڑا غصے سے بولی۔

"مجھ معصوم پر جادو کر دیا۔۔۔اور پوچھ رہی ہو کیا کیا؟" دراب نے مسکراہٹ دبائے جواب دیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ایساویساکچھ نہیں کیامیں نے۔۔۔جو کیاہے آپ کے دل نے کیاہے۔۔۔ایویں مجھ معصوم پر الزام نہ لگائے۔۔۔اور کیا کہاں معصوم؟۔۔۔اگر آپ معصوم ہے تو میں تو ابھی دودھ پیتی بچی ہوں۔۔۔" ناک سکیڑے مدیحہ نے فر فر جواب دیا۔

دراب پر شوقیہ نگاہوں سے اسے تکے جارہاتھا، جس کے الفاظ کے ساتھ ساتھ چہرے کے تاثرات بھی بدل رہے تھے۔

"شش!۔۔۔کتنابولتی ہو تم؟"اس کے لبوں پر انگلی رکھے دراب نے اسے خاموش کروایا۔

"ویسے ایک بات ٹھیک کی تم نے۔۔۔"

"کیا؟"مدیحہ نے آنکھیں پھیلائے جواب مانگا۔

"یہی دودھ پیتی بچی والی۔۔۔بے بی تو واقعی ہو تم۔۔۔میرا بے بی۔۔۔"اس کے گال پر اپنے لب رکھے دراب نے اسے خود میں سمویا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ ہو کیا رہا ہے آخر؟۔۔۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟۔۔۔وہ دراب ابھی تک زندہ کیوں ہے؟۔۔۔کون سی گیم کھیل رہے ہو تم میرے ساتھ؟" حارث سامنے بیٹھے وجود پر غصے سے برسا تھا۔

"اپنے غصے پر قابو رکھو حارث۔۔۔وعدہ کیا ہے تم سے دراب کو سزا ملے گی ضرور ملے گی۔۔۔لیکن اس کے لیے صبر لازم شرط ہے۔۔۔" سامنے بیٹھے وجود نے اسے رام کرنے کی کوشش کی۔

"اور کتنا صبر؟۔۔۔کتنا صبر کرنا ہو گا مجھے؟۔۔۔میرا خون کھولتا ہے اسے یوں آزاد گھومتے دیکھ، خوشحال زندگی گزارتے دیکھ۔۔۔میری بہن اس کی قید میں ہے، آٹھ ماہ ہو چکے ہیں اسے اس زلیل انسان کے ساتھ رہتے ہوئے۔۔۔جب جب اپنی بہن کا خیال آتا ہے میرا دل کرلاتا ہے اور تم چاہتے ہو کہ میں صبر کروں؟۔۔۔نہیں ہے مجھ میں اب صبر۔۔۔ایک مہینہ، بس ایک مہینہ دے رہا ہوں تمہیں۔۔۔جو کرنا ہے کرو، ورنہ میں کچھ کر دوں گا۔۔۔جو شاید ہم میں سے کسی کے لیے بھی اچھا نہیں ہو گا۔۔۔" ایک سخت نگاہ اس پر ڈالے وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

اس کے جاتے ہی رجب نے گہری سانس اندر کھینچی تھی۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے کسی کا نمبر ملایا تھا۔

http:/www.NovelsLounge.com/
All Rights Reserved by Novels Lounge

اپنی جگہ سے اٹھتے وہ کھڑکی کے پاس آ کھڑا ہوا، نگاہیں حارث پر ٹکی ہوئی تھی جو غصے سے اپنی بائیک پر سوار ہوئے وہاں سے جا چکا تھا۔

"ہیلو۔۔۔"کال اٹھائے وہ بولا۔

"ویلکم ٹو انڈونیشیا!"

انڈونیشیا ائیر پورٹ پر کھڑے دراب نے کال ملائے ڈرائیور کو بلوایا تھا۔

"چلے؟"اس نے مدیحہ کو اشارہ کیا جس کا موڈ جہاز کے اڑان بھرنے سے خراب تھا۔

"اوکے مدیحہ، اٹس انف۔۔۔بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟۔۔۔کیوں منہ پھلار کھا ہے؟"گاڑی میں بیٹھتے ہی دراب نے سوال کیا۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے کیا ہونا ہے؟"مدیحہ نے کندھے اچکائے۔

"تو موڈ کیوں آف ہے تمہارا؟"دراب نے اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کہاں آف ہے؟۔۔۔بس تھک گئی ہوں میں۔۔۔" دراب کی گرفت سے بازو نکالے وہ رخ موڑ گئی، دراب نے لب بھینچے۔

"موڈ کیوں آف ہے؟۔۔۔ہونہہ۔۔۔دوسرے شوہر اپنی بیویوں کو ہنی مون پر ترکی، پیرس، مالدیوز لے کر جاتے ہیں، ایک میرا شوہر ہے انڈونیشیا لے آیا۔۔۔یہاں گھومنے کو ہیں کیا؟۔۔۔نہ کوئی رومینٹک جگہ۔۔۔" دراب کی نقل اتارے مدیحہ سر جھٹکے دھیمی آواز میں بڑبڑائی۔

دراب جو مدیحہ کی طبیعت صاف کرنے کو موڈ میں تھا، اس کی بڑبڑاہٹ باخوبی سنے مسکرا دیا۔

"اوہ۔۔۔تو اسلیے موڈ بنا ہوا ہے محترمہ کا!" سر جھٹکتا وہ دھیما سا ہنسا۔

"ڈونٹ وری ڈئیر وائف۔۔۔یہ ہنی مون اسپیشل نہ بنا دیا تمہارے لیے تو میرا نام بھی دراب خانزادہ نہیں۔۔۔" ایک بھرپور نگاہ غنودگی میں جاتی مدیحہ پر ڈالے اس نے خود سے عہد کیا تھا۔

ڈھلتے سورج کے ساتھ وہ نیند کی دنیا سے بیدار ہوئی تھی، ایک بھرپور انگڑائی لیے مدیحہ نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا، نرم گرم بستر محسوس کیے اس کے لبوں پر دھیمی مسکراہٹ در آئی تھی۔

آنکھیں کھولے اس نے آس پاس دیکھا، انجان جگہ دیکھ وہ تیزی سے بستر سے اتری تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب؟" حواس باختہ اس نے پورے کمرے کو دیکھا جب نگاہیں ایک منظر پر ٹک گئی تھی، کمرے کی ایک دیوار کی جگہ گلاس وال نصب تھی، جس کے آگے ریت اور سمندر تھا، خراماں چلتی وہ گلاس وال کے پاس آ کھڑی ہوئی جہاں سے ڈھلتے سورج کے منظر کو وہ محسور کن نگاہوں سے دیکھتی کھو سی گئی تھی۔

مدیحہ کی آنکھوں میں یہ حسین منظر دیکھ ایک چمک ابھری تھی جب اسے ریت پر کسی وجود کے کھڑے ہونے کا گمان ہوا!

"دراب!" وہ یکدم ہوش میں آئی۔۔۔ کمرے کا بیرونی دروازہ کھولے وہ اب لاؤنج میں آ چکی تھی، فلحال اس کے پاس اس خوبصورت ہٹ کو سراہنے کا وقت نہیں تھا، خارجی دروازہ کھولتی وہ ننگے پیروں ریت پر دوڑتی دراب کے پیچھے آن کھڑی ہوئی جس کی پیٹھ اس کی جانب تھی۔

"دراب" نام کی پکار پر وہ پلٹا جب مدیحہ بھاگتی اس کی آغوش میں جا سمائی۔

"مدیحہ؟ کیا ہوا؟" دراب یکدم بھوکلا گیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ۔۔۔یہ کیا حرکت تھی بھلا؟۔۔۔مجھے اکیلے ہٹ میں چھوڑ آئے، جانتے ہیں میں ڈر گئی تھی کتنا؟۔۔۔"غصے سے اس کے سینے پر مکے مارے وہ بولی۔

دراب نے اس کی مٹھیاں اپنے ہاتھوں میں لیے اسے گلے لگایا تھا۔

"سوری بیوی، تم سوگئی تھی۔۔۔اٹھانے کا من نہیں تھا۔۔۔"دراب نے معافی مانگی۔

مدیحہ کی آنکھیں اور منہ کھل گیا۔

"کیا؟ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟"دراب حیران ہوا۔

"کیا میرے کان صحیح سے کام کر رہے ہیں؟۔۔۔آپ نے۔۔۔میرا مطلب دراب خانزادہ نے معافی مانگی ابھی ابھی وہ بھی مجھ سے؟"مدیحہ کے حیرت سے پوچھنے پر دراب نے سر نفی میں ہلایا۔

"شریف انسان تو اس دنیا کو راس ہی نہیں۔۔۔"دراب نے سر جھٹکا تو مدیحہ ہنس دی تھی۔

"بہت ہنسی آرہی ہے تمہیں؟"قدم اٹھاتا وہ مدیحہ کی جانب بڑھا جو گھبراتی ہوئی سی پیچھے کو چل دی۔

"دد۔۔دراب کک۔۔۔کیا ہوا؟"اس کی آنکھوں کی سختی کو دیکھ کر مدیحہ خوفزدہ ہوگئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب۔۔۔" مدیحہ نے ہمت کر کے اسے پکارا مگر وہ مدیحہ کو خوفزدہ کیے جارہا تھا، کچھ ناسو جھی تو رخ موڑے وہ ہٹ کی جانب دوڑی مگر اس سے پہلے ہی دراب اسے اپنی باہوں میں اٹھائے سمندر کی جانب چل دیا۔

"دراب۔۔۔ دراب چھوڑے مجھے نیچے اتارے۔۔۔" چیختی، چلاتی خوف سے وہ اس کی گرفت میں مچلی تھی۔

اس کی چیخوں کو نظر انداز کیے مدیحہ کو یونہی باہوں میں لیے ہوا میں اچھالا تھا اس نے، مدیحہ کی چیخیں مزید بلند ہوئی اور ساتھ ہی وہ پانی میں جا گری۔۔۔ دراب کی ہنسی گونجی، وہ دل کھولے ہنسا تھا، مدیحہ کی آنکھیں نم ہوئی، تیزی سے آنکھوں میں آنسوؤں بھرے وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رو دی تھی۔

اسے یوں بے دردی سے روتے دیکھ کر دراب گڑبڑا گیا تھا۔

"ہے۔۔۔ بیوی کیا ہوا؟ مدیحہ؟ بے بی؟ سوری یار میں تو مذاق کر رہا تھا" دراب گڑبڑا گیا تھا اسے یوں روتے دیکھ کر وہ تیزی سے پانی میں اس کے پاس چلا آیا۔

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا اچانک مدیحہ نے اسے زور سے دھکا دیا جس کی بنا پر وہ پانی میں جا گرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مدیحہ یہ۔۔۔" دراب اپنی بات مکمل کر تا وہ دوبارہ اسے پانی میں ڈوبا چکی تھی، اب کہ دراب نے مدیحہ کو گھورا جو اس کی حالت پر کھلکھلا رہی تھی۔

"آپ کو کیا لگا صرف آپ کو ہی ایکٹنگ کرنی آتی ہے؟" ابرو اچکائے، مسکراہٹ دبائے اس نے سوال کیا۔

"اب ذرا بچو تم مجھ سے۔۔۔" دراب ہاتھ سے لہروں کو پیچھے کیے مدیحہ کی جانب بڑھا، جو ہنستی چیخ مارتی پانی سے نکلتی ہٹ کی جانب بڑھی تھی مگر اس سے پہلے ہی دراب اس تک پہنچے اسے باہوں میں اٹھائے گول گھما چکا تھا جس پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی، اس کی ہنسی کے ساتھ ہی دراب کی ہنسی بھی شامل ہو چکی تھی۔

"اب تک ہم نے جیسا سوچا سب بالکل ویسا ہی ہوا ہے، اب وقت آ گیا ہے اپنا آخری کھیل کھیلنے کا، ایک آخری داؤ اور دراب خانزادہ کی شکست پکی ہے۔۔۔"

"کیا تمہیں یقین ہے یہ پلان کام کرے گا؟" اس نے اچنبھے سے سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مجھے سو فیصد یقین ہے، دراب خانزادہ بدل رہا ہے، وہ اس لڑکی کی محبت میں بدل رہا ہے، اس کا دل نرم اور موم ہو رہا ہے۔۔۔ یہ صحیح وقت ہے۔۔۔ ہم اس کی اسی بے خبری اور نرمی کا فائدہ اٹھائے گے۔۔۔ اٹس ناؤ اور نیور (اب نہیں تو کبھی نہیں)"

"جیسے تمہیں ٹھیک لگے۔۔۔" رجب نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"کچھ کہنا چاہتے ہو؟" اس نے رجب کو خاموش پایا تو سوال کیا۔

"کیا تمہیں۔۔۔ تمہیں یقین ہے کہ۔۔۔" کہتا وہ لب بھینچ چکا تھا۔

سامنے کھڑا وجود اس کی ان کہی بات سمجھ چکا تھا۔

"فکر مت کرو، دھوکا نہیں ہو گا ہمارے ساتھ، جیت اس بار ہمارا مقدر بنے گی۔۔۔"

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

انڈونیشا کے اس خوبصورت جزیرے "بالی" پر آئے انہیں ایک ہفتہ ہو چکا تھا، یہ ایک ہفتہ دراب خانزادہ کی زندگی کا سب سے خوبصورت وقت تھا، ڈھلتے سورج کے سنگ ہاتھ میں وسکی کی بوتل پکڑے بیچ پر بیٹھا وہ اپنی دنیا میں کھویا ہوا تھا، آنکھیں ہلکی نم تھیں۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ چلتی ہوئی اس کے پہلو میں آ ٹکی تھی۔

"دراب؟"

"ہوں؟"

مدیحہ کے بلانے پر وہ چونکا، نم آنکھیں فوراً صاف کیں۔

"آپ رو رہے ہے؟" مدیحہ نے حیرانگی سے سوال کیا۔

"نہیں تو۔۔۔وہ آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔۔" دراب کا لہجہ لڑکھڑایا۔

"میں نہیں جانتی کس بات نے آپ کو اتنی تکلیف دی کہ آپ کی آنکھوں میں آنسوؤں آ گئے۔۔۔بس اتنا کہوں گی کہ روئے مت۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگا۔۔۔" اس کے کندھے پر سر ٹکائے وہ غروب ہوتے سورج کو دیکھ کر بولی۔

"ایک وعدہ کرو مجھ سے مدیحہ، جسے ہر حال میں وفا کرنا ہے تمہیں۔۔۔وعدہ کرو کے زندگی بھر یونہی میرے ساتھ رہو گی، میرا ساتھ دو گی، کچھ بھی ہو جائے مجھے چھوڑو گی نہیں۔۔۔" دراب نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں وعدہ کرتی ہوں دراب مرتے دم تک آپ کا ساتھ نبھاؤں گی۔۔۔"اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ دراب کے پھیلائے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔۔ان دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی، اطمینان بھری مسکان۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

پیروں کو چھوتی،ہاف سلیوز رائل بلو گاؤن کے ساتھ نو میک اپ لک اپنائے،بالوں کا جوڑا بنائے وہ اپنی پہلی ڈیٹ کے لیے تیار تھی،یہ ڈیٹ اسپیشلی دراب نے اس کے لیے ارینج کی تھی۔

آنے والے خوبصورت لمحات کو سوچے اس کے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ در آئی تھی،اس کی آنکھیں بہت روشن تھی،لبوں پر مچلتی مسکراہٹ بھی پھیلتی جارہی تھی جیسے کچھ پالیا ہو اس نے۔

اپنی تیاری کو آخری ٹچ دیے اس نے گھڑی کی جانب دیکھا جہاں آٹھ بج چکے تھے،ہٹ کا دروازہ بند کیے وہ بیچ پر آچکی تھی جہاں چار سو اندھیرا تھا۔ایک پل کو وہ گھبرا گئی تھی۔

"دراب؟"اس نے دراب کو پکارا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مزاق تو نہیں کر رہے کہی میرے ساتھ ؟" خود سے بولتی وہ ہٹ میں جانے کو مڑی جب یکدم وہاں روشنیاں جل اٹھی۔

مدیحہ کا منہ اور آنکھیں دونوں کھل گئے، ہٹ سے تھوڑا آگے گلاب کی پتیوں سے راستہ بنایا گیا تھا جس کے دونوں جانب فیری لائٹس سے روشنی کی گئی تھی، مدیحہ پھولوں کی پتیوں پر چلتی سمندر کی لہروں کے قریب پہنچ چکی تھی، ایک جانب دو لوگوں کے حساب سے ٹیبل موجود تھی جس پر گلاب کے پھولوں کا ایک گلدستہ موجود تھا، وہی دوسری جانب زمین پر میٹریس بچھائے اس کے اوپر پانچ چھ تکیے رکھے اسے ٹینٹ کی طرح ڈھانپا ہوا تھا، مدیحہ پھولوں کا راستہ ختم ہوتے ہی وہی رک چکی تھی، سمجھ نہ آئی دائیں جائے یا بائیں۔

اچانک سامنے موجود پروجیکٹر جس کا علم مدیحہ کو نہ ہوا وہ چلنا شروع ہوا، جہاں ان دونوں کی بہت سی تصاویر تھیں، کچھ انابیہ کی کھینچی گئی اور کچھ مدیحہ کی لاعلمی میں لی گئی۔

"میں نے زندگی میں بہت سی غلطیاں کی ہیں، بہت خطائیں۔۔۔ مگر تم میری زندگی کی سب سے خوبصورت غلطی، سب سے خوبصورت خطا ہو مدیحہ کرامت، میں نہیں جانتا کب، کیسے، کس لمحے،

All Rights Reserved by Novels Lounge

کس پل دراب خانزادہ کو تم سے محبت ہو گئی، بے پناہ محبت، بے پناہ عشق۔۔۔ اتنی محبت، اتنا عشق کہ تمہارے نہ ہونے کا تصور ہی میری سانسیں بند کر دے۔۔۔ میں ہمیشہ اپنی فیلنگز سے چھپتا رہا، انکار کرتا رہا، مگر نہ تم نے ہمت ہاری اور نہ محبت نے۔۔۔ تم دونوں نے مل کر مجھے دراب خانزادہ کو زیر کر دیا، آج مجھے یہ سچ ماننے میں کوئی شرم، کوئی جھجھک نہیں کہ میں دراب خانزادہ تم سے (مدیحہ کرامت) محبت کرتا ہوں، بے تحاشہ، بے انتہا۔۔۔ اتنی کہ نہ صرف اِس دنیا بلکہ اُس دنیا میں صرف تم ہی چاہیے ہو، تمہارا ساتھ، تمہاری محبت۔۔۔ ان ستر حوروں کو ٹھکرا کر تم چاہیے ہو۔۔۔ کیا تمہیں میری محبت قبول ہے؟"

تصاویر چلنا بند ہوئی اور مدیحہ کے کانوں میں اس کی آواز پڑی جو چلتا ہوا اسی کی جانب آرہا تھا، ایک گھٹنے پر بیٹھے اس نے اپنا ہاتھ مدیحہ کی جانب بڑھایا، پروجیکٹر پر بڑے بڑے حروف میں "آئی لو یو مدیحہ" لکھا نظر آرہا تھا۔

گہری سانس اندر کھینچے، نم آنکھوں سے مسکرائے، مدیحہ کا سر تیزی سے اثبات میں ہلا۔

"قق۔۔۔ قبول ہے۔۔۔" وہ نم آواز میں بولتی ہنس دی، ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیا تھا مدیحہ نے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

محبت سے اس کا ہاتھ تھامے تیسری انگلی میں حد درجہ مہنگی ڈائمنڈ رنگ پہنائی تھی دراب خانزادہ نے۔

آج صرف وہی دونوں خوش نہیں تھے، کوئی اور بھی تھا جو بے تحاشہ، بے انتہا خوش تھا۔۔۔ دراب خانزادہ کو برباد کرنے کا خواب پورا ہو رہا تھا، دراب خانزادہ کی بربادی کی جانب پیش قدمی مضبوطی پکڑ چکی تھی۔

"آئی لو ویو مدیحہ۔۔۔"

"آلو یو مور دراب۔۔۔"

وہ دونوں ایک جذب سے بولے تھے۔

اپنی جگہ سے اٹھے دراب خانزادہ نے مدیحہ کو اپنی باہوں میں لیے ٹیبل کی جانب رخ کیا تھا، شراب کی بوتل کھولے اس نے اپنا گلاس بھرا تھا جبکہ مدیحہ کے لیے ایپل جوس تھا۔

"کاش ہم اس وقت اس بیچ پر ہونے کی جگہ پہاڑوں میں ہوتے۔۔۔" مدیحہ حسرت سے بولی۔

"وہ کیوں؟" دراب نے سوال کیا، جانتا تھا جواب دلچسپ ہونے والا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"جب میں 'آئی لو یو دراب' بولتی تو وہ آواز پلٹ کر میرے کانوں میں پہنچتی، میں بار بار اپنی محبت کا اظہار کرتی کہ دور پہاڑوں پر رہنے والے لوگ بھی اس اظہار کو سن پاتے، جان پاتے کہ میں کتنی محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔" وہ ایک جذب سے بولی، دراب اسے دیکھتا رہ گیا، کہاں عادت تھی اس قدر محبت کی اسے۔

اس سے پہلے وہ اس خوبصورت رات کو مزید حسین بناتے دراب کا موبائل چنگھاڑا تھا۔

ماتھے پر بل ڈالے، مدیحہ سے ایکسکیوز کیے اس نے کال رسیو کی جو اس کے خاص آدمی کی تھی، کال کا مطلب تھا کہ بات نہایت اہم تھی۔

نجانے دوسری جانب سے کیا کہاں گیا تھا کہ جن لبوں پر تھوڑی دیر پہلے مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک تھی، اب وہی آنکھیں پتھرا چکی تھیں، جبکہ چہرے پر غصہ در آیا۔

"دراب؟۔۔۔کیا ہوا؟۔۔۔سب ٹھیک ہے نا؟" مدیحہ نے گھبرا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

دراب نے غصہ قابو کیے اس کی جانب رخ کیا۔

"ہمیں واپس جانا ہو گا مدیحہ۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیاہوادراب سب ٹھیک تو ہے نا؟" مدیحہ پریشان ہوئی تھی۔

"کچھ بزنس ایشو ہو گیا ہے، میرا آفس میں ہونا بہت ضروری ہے، امید ہے تم میری بات سمجھو گی۔۔۔" دراب نے اس کے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔

مدیحہ نے سر ہلائے اسے مان بخشا تھا۔

دراب خانزادہ اس وقت پاکستان اپنے آفس میں موجود پچھلے دو ہفتوں میں ہوئی ورکرز کی کارگردگی کا باریک بنی سے جائزہ لے رہا تھا، مدیحہ کو وہ دوسری گاڑی میں گھر بھجوا چکا تھا جبکہ خود ائیرپورٹ سے ہی آفس آگیا تھا۔

کہی کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی، زرہ برابر غلطی بھی نہیں ہوئی مگر پھر بھی اس کے ہاتھ سے ٹینڈر واپس لے لیا گیا تھا، یہ ٹینڈر، یہ پروجیکٹ دراب خانزادہ کا خواب تھا، یقیناً اب اس کا ہاتھ سے چلے جانا وہ بھی جب آدھے کے قریب کام ہو چکا تھا دراب خانزادہ کو بھاری نقصان سے دوچار کر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

سر ہاتھوں میں گرائے، بالوں کو بھینچے اس نے خود پر قابو پانے کی ناکام کوشش کی تھی، مگر جب ناکام ہو گیا تو چلاتے ہوئے وہ اپنا پورا آفس تہس نہس کر چکا تھا، یہ کوئی چھوٹا موٹا نقصان نہیں تھا، دراب کو ہلا کر رکھ دیا تھا اس نقصان نے، مگر وہ سوال جواب کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا کیونکہ دوسری جانب موجود پارٹی دراب کی سوچ سے زیادہ مضبوط اور امیر تھی۔

وہ ابھی اپنی بے بسی پر ماتم کناں تھا ہی کہ انابیہ کی کال اس کے موبائل پر آنا شروع ہو گئی۔

اس نے موبائل کان سے لگایا اور دوسری جانب سنائی دی جانے والی خبر نے اسے جھٹکا دے دیا، گھر جاتی مدیحہ کی گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا۔

دراب سب کام پس پشت ڈالے گاڑی نکالے ہسپتال پہنچا تھا۔ ریسیپشن سے روم نمبر پوچھے وہ تیزی سے اندر داخل ہوا سامنے ہی اسے انابیہ اور بیڈ پر بیٹھی مدیحہ نظر آئی، جس کے ماتھے اور بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"دراب!" مدیحہ کی پکار پر وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھتا اسے گلے لگا چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب۔۔۔میں ٹھیک ہوں!"اس کی فکر کو سمجھے مدیحہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا مگر وہ شاید یقین نہیں کر پارہا تھا۔

"دراب۔۔۔بازو میں درد ہو رہا ہے۔۔۔"اب کی بار وہ مدیحہ سے تھوڑا دور ہوا۔

"تم ٹھیک ہو؟"مدیحہ نے سوال پر سر تیزی سے ہلایا۔

"یہ سب کیسے ہوا؟"اب اگلا سوال تیار تھا۔

"دوسری گاڑی رانگ وے سے آرہی تھی،اوور سپیڈ پر تھی،ڈرائیور نے کوشش کی مگر پھر بھی ایکسیڈینٹ ہو گیا۔۔۔"مدیحہ نے جواب دیا۔

منہ پر ہاتھ پھیرے دراب نے خود کو پر سکون کرنا چاہا۔

"ڈونٹ وری دراب وہ ٹھیک ہے،ڈسچارج پیپرز بنوا لیے ہیں میں نے،ہم گھر ہی جا رہے تھے۔۔۔" انابیہ کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"ٹھیک ہے،تم دونوں گھر جاؤ میں رات میں آؤں گا۔۔۔دھیان سے جانا۔۔۔"دراب کی نصیحت پر دونوں نے سر اثبات میں ہلایا۔

http:/www.NovelsLounge.com/
All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب۔۔۔ آفس میں سب ٹھیک ہے نا؟" جاتی مدیحہ نے سوال کیا تو وہ دھیما سا مسکرا دیا۔

"فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا!" اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے دراب نے جواب دیا۔

مدیحہ بھی مسکرا کر سر ہلاتی انابیہ کے سنگ جا چکی تھی۔

اپنے کیبین میں بیٹھا وہ گہری سوچ میں مبتلا تھا، ٹینڈر کا یوں اچانک ہاتھ سے نکل جانا، مدیحہ کا ایکسیڈینٹ ۔۔۔ کیا یہ صرف ایک اتفاق تھا؟۔۔۔ نجانے کیوں مگر دل ماننے کو تیار نہ تھا۔

دماغ کے گھوڑے دوڑائے وہ حارث کرامت پر جا پہنچا، آنکھیں پھیلی، وہ حارث کی دی گئ دھمکی کو بھلا کیسے بھول گیا تھا؟

اب اسے سو فیصد یقین ہو چکا تھا کہ ان سب کے پیچھے پکا حارث کرامت تھا۔

"اگر واقعی اس سب کے پیچھے تم ہوئے نا حارث کرامت تو دیکھنا کیا حشر کرتا ہوں میں تمہارا!!"

http:/www.NovelsLounge.com/
All Rights Reserved by Novels Lounge

خود سے بولے اس نے ایک نمبر ملایا، حارث کرامت کو دھمکی دے کر آزاد کرنے کے دوسرے روز ہی دراب اس کے پیچھے اپنے کچھ آدمی بھیج چکا تھا، جنہیں اس نے پل پل حارث پر نظر رکھنے پر معمور کیا تھا۔

"کیا تمہیں پکا یقین ہے کہ وہ ان سب میں ملوث نہیں؟" دراب نے بے یقینی سے دوبارہ پوچھا۔

"اچھا ٹھیک!" کال کاٹے موبائل غصے سے ٹیبل پر پٹخا اس نے۔

اگر حارث کرامت ان سب کے پیچھے نہیں تھا تو کون تھا؟۔۔۔دراب کے آدمیوں کے مطابق حارث کرامت پر چوبیس گھنٹے ان کی نظر تھی، اسے کسی بھی مشکوک انسان سے ملتے نہیں دیکھا تھا، وہ کارخانے سے گھر اور گھر سے کارخانے ہی جاتا تھا۔

"اگر تم نہیں تو کون؟۔۔۔اور کون اتنی ہمت کر سکتا ہے کہ وہ دراب خانزادہ سے بھیڑے، تم جو کوئی بھی ہو دراب خانزادہ تمہیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔" دراب نے خود سے عہد کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ایک ہفتہ مزید گزر چکا تھا، مدیحہ کی چوٹیں بھر رہی تھی، دراب کے اوپر کام کا لوڈ ضرورت سے زیادہ آ گیا تھا۔۔۔مارکیٹ سے بھاری قرضہ لیا گیا تھا ٹینڈر کے لیے جسے اب دراب کو اتارنا بھی تھا، ان دونوں اسے کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔۔۔ یہاں مدیحہ نے ایک اچھی بیوی ہونے کا ثبوت دیے دراب کا بھرپور ساتھ دیا تھا، وہ چاہے رات کو جتنی دیر سے آتا یا صبح جتنی جلدی اٹھتا مدیحہ کی روٹین اس کے ساتھ ویسی ہو گئی تھی، اس کا کھانا پینا، کپڑے جوتے، ہر چیز کی زمے داری مدیحہ لے چکی تھی۔۔۔ دراب نے اس مشکل گھڑی میں اسے ہر قدم اپنے ساتھ پایا تو دل میں اس کی محبت کی جڑیں مزید مضبوط ہو گئی تھی۔

آج بھی وہ تھکن سے چور گھر داخل ہوا جب وہ اسے کھانے کی ٹیبل پر انتظار کرتے ملی۔

"آپ جلدی سے فریش ہو جائے میں کھانا گرم کرتی ہوں۔۔۔" اس کے ہاتھ سے بیگ اور کوٹ تھامے مدیحہ بولی تھی، دراب سر ہلائے کمرے کی جانب چل دیا تھا، بیس منٹ بعد فریش ہو تا وہ ڈائنگ ٹیبل پر آیا جہاں مدیحہ اب گرم کھانا رکھ رہی تھی، دراب کے بیٹھتے ہی وہ بھی اپنی کرسی کی جانب بڑھی، جب اسے اپنی جانب کھینچے دراب اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب۔۔۔" مدیحہ نے اٹھنے کے ناکام کوشش کی مگر دراب کی گرفت سخت ہوگئی۔

"پلیز مدیحہ میں بہت تھکا ہوا ہوں، سکون چاہیے۔۔۔" وہ تھکن سے چور لہجے میں بولتا اس کے کندھے پر سر ٹکا گیا۔

پلیٹ میں بریانی نکالے مدیحہ نے اسے چمچ کی مدد سے کھانا کھلانا شروع کیا جو دراب چپ چاپ خاموشی سے کسی بچے کی مانند کھا رہا تھا، اسی چمچ سے مدیحہ خود بھی کھا رہی تھی۔

"جھوٹا کھانے سے محبت بڑھتی ہے۔۔۔" دراب کے دیکھنے پر وہ اسے وضاحت دیتی پھر سے کھلانا شروع ہوگئی تھی۔

"اور کتنی محبت میں مبتلا کرنا ہے مجھے؟" دراب نے مسکرا کر سوال کیا۔

"محبت کے مرض میں مبتلا کرنا ہے، اتنا کہ آپ چاہ کر بھی مجھے بھول نہ پائے، جان تو جسم سے چلی جائے مگر میرا خیال مر کر بھی دل و دماغ سے نہ جائے۔۔۔" مدیحہ ایک جذب سے بولی تھی۔

"صحیح کہتا ہوں میں۔۔۔ تم واقعی سحر ہو، جادوگرنی۔۔۔" دراب مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

کھانے سے فارغ ہوتے ہی دراب باقی بچے کام کو ختم کرنے کی غرض سے فائلز لیے سٹڈی روم میں چلا گیا تھا جب اس کے پیچھے ہی ٹرے میں ایک گلاس، برف اور مہنگی شراب رکھے مدیحہ اندر داخل ہوئی۔

دراب کی ڈرنک بنائے اس نے دراب کو تھمائی جس کو گھونٹ گھونٹ وہ اپنے اندر اتار رہا تھا، مدیحہ ہر روز رات کو اسے یہ ڈرنک بنا کر دیتی، جانتی تھی اس کے بنا دراب کام نہیں کر پائے گا۔

ڈرنک دیے وہ وہی صوفہ پر ٹکے، ہاتھ میں ناول تھامے بیٹھ چکی تھی، خود کو مصروف رکھے وہ دراب کے ساتھ بھی تھی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا کہ آپ ہمارے ساتھ مزید کام نہیں کر سکتے؟۔۔۔" دراب غصے سے دھاڑا۔

ابھی وہ ایک نقصان کی بھرپائی نہیں کر پایا تھا کہ دوسرا بڑا اہم نقصان ہو چکا تھا، اب کی بار مخالف پارٹی نہ صرف طاقتور اور پیسے والی تھی بلکہ وہ ایک انٹرنیشنل پارٹی تھی، ان کے ساتھ کام کرنے کے لیے دراب نے کتنے پاپڑ بیلے تھے یہ صرف وہی جانتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اچھا ہو گا مسٹر دراب کہ ہم پر چلانے کی بجائے آپ اپنی پروڈکٹ کوالٹی پر کام کرے۔۔۔ ہم نے آپ کو آپ کی کام سے ایمانداری کی بنا پر چنا تھا مگر ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ ہم سے ڈبل ٹرپل پیسہ لے کر ہمیں چائنہ مال بیچنے کی کوشش کرے گے ؟۔۔۔ ہمارا ساتھ بس یہی تک کا تھا۔۔۔" ان کا مینیجر دراب کو کرارا جواب دیے جا چکا تھا۔

"دراب!" اس کے جاتے ہی ہانپتی کانپتی انابیہ اندر داخل ہوئی۔

"کوئی ہمیں برباد کرنے کی کوشش کر رہا ہے دراب، ہر جگہ۔۔۔ نیوز، سوشل میڈیا پر یہ غلط افواہ پھیلا دی گئی ہے کہ ہم دو نمبر مال بیچتے ہیں۔۔۔ ہمیں جلد از جلد کچھ کرنا ہو گا دراب!" انابیہ فکرمندی سے بولتی رونے کے در پر تھی۔

دراب نے غصے سے چلائے اپنے بالوں کو کھینچا تھا۔

"سر باہر میڈیا اکٹھی ہو گئی ہے۔۔۔" اس کا مینیجر ہانپتا کانپتا اندر داخل ہوا تھا۔

"آپ دونوں کو یہاں سے جلد از جلد جانا ہو گا!" اس کی بات پر وہ دونوں پچھلی سائڈ سے بنا کسی کو نظروں میں آئے چلے گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب۔۔۔"وہ دونوں جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے مدیحہ تڑپ کر اس کی جانب بھاگتی اس کی باہوں میں سما گئی۔

دراب کو گویا ڈھیروں سکون اپنے اندر اترتا محسوس ہوا۔

"میں ٹھیک ہوں بیوی۔۔۔"وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرے پیار سے بولا۔

"میڈیا پر سب لوگ آپ کے بارے نجانے کیا کیا بول رہے ہیں۔۔۔انہیں بتائے یہ سب سچ نہیں جھوٹ ہیں۔۔۔آپ ایسے نہیں ہیں میں جانتی ہوں۔۔۔یہ سب کسی نے جان بوجھ کر کیا ہو گیا۔۔۔ آپ کچھ کرے نا!"

"مدیحہ۔۔۔میری طرف دیکھو، سنو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں سب ٹھیک کر دوں گا تم فکر مت کرو۔۔۔"اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے دراب نے اسے سمجھایا جس پر مدیحہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

آدھی رات کا وقت ہو چکا تھا، ٹینشن کی وجہ سے نیند دراب خانزادہ کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی، وہ مدیحہ کو تو کچھ نہ ہونے کا یقین دلا چکا تھا مگر اب خود اندر ہی اندر ختم ہوتا جارہا تھا، سب کچھ ہاتھوں سے ریت کی مانند پھسلتا چلا جارہا تھا۔

دراب کو گھٹن سی محسوس ہورہی تھی۔۔۔اپنی پسندیدہ شراب کی دو تین بوتلیں نکالے وہ درپہ در پینا شروع ہو گیا تھا، دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب تھی، آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھی، وہ تین بوتلیں ختم کیے چوتھی کی چاہ میں کاؤچ سے اٹھا جب یکدم، ایک لمحہ، ایک پل میں اس کا پورا وجود سن ہو گیا وہ اپنے پورے وزن سمیت فرش پر گرا۔

"مدیحہ!" دراب چلایا تھا۔

جھکے سر سمیت وہ بینچ پر بیٹھی فرش کو سرخ انگارہ نگاہوں سے گھور رہی تھی، ایک نگاہ آئی-سی-یو کے بند دروازے پر ڈالتی وہ دوبارہ نگاہیں جھکا چکی تھی۔

انابیہ نے آنسوؤں پر قابو پائے آئی-سی-یو کی جانب دیکھا اور پھر مدیحہ کے برابر آبیٹھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"وہ ٹھیک ہو جائے گا مدیحہ۔۔۔" انابیہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

مدیحہ نے لب بھینچ لیے، آنکھوں میں موجود وحشت بڑھتی چلی گئی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے رونما ہونے والا واقعہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنا۔

وہ اپنے پورے وزن سمیت زمین پر گرتا چلا اٹھا تھا۔

مدیحہ اپنے نام کی پکار سنتی ہڑبڑا کر اٹھی، دراب کو زمین پر گرے دیکھ اس کی جان نکلی تھی۔

وہ تیزی سے بنا چپل پہنے اس کی جانب بھاگی، دراب کا چہرہ تھپتھپایا، مگر اس کا وجود بے جان ہو چکا تھا۔

مدیحہ کا دل ڈر کے مارے تیزی سے دھڑکا تھا، چیختی چلاتی وہ انابیہ اور انیکسی میں موجود نوکروں تک کو اٹھا چکی تھی۔

گارڈ کی مدد سے وہ دونوں اسے ہسپتال لے آئی تھیں، ڈاکٹرز فوراً اسے لیے آئی۔سی۔یو کی جانب بھاگے تھے۔

انہیں کافی دیر ہو گئی تھی، وہ باہر نہیں نکلے اور نہ ہی کوئی تسلی بخش جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

فجر کی اذانیں شروع ہو گئی تھیں، انابیہ کو وہی بیٹھے رہنے کی ہدایت کرتی وہ ہسپتال میں موجود "فی میل پرئیر روم" میں وضو کیے داخل ہوئی، نماز پڑھ کر وہ دعا میں یوں مشغول ہوئی کہ وقت گزرنے کا علم ہی نہ ہوا۔

"مدیحہ!" انابیہ کی پکار پر اس نے جھٹ آنکھیں کھولی، دعا مکمل کیے انابیہ کی جانب دیکھا جو نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"دراب بچ گیا مدیحہ۔۔۔" وہ کہتی خاموش ہوئی، آنکھوں سے آنسوؤں بہے۔

مدیحہ جلدی سے اٹھتی ڈاکٹر کے روم کی جانب بڑھی، دل کو ایک دھڑکا سا لگا ہوا تھا۔

"مسز دراب پلیز کم۔۔۔" مدیحہ اور انابیہ کو دروازے میں کھڑا دیکھ انہوں نے اجازت دی۔

"ڈاکٹر وہ دراب۔۔۔ مائی ہزبینڈ۔۔۔" وہ جملہ مکمل نہ کر پائی۔

ڈاکٹر نے گہری سانس خارج اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ دونوں آگے بڑھتی سیٹ سنبھال چکی تھیں۔

"دیکھیے مسز دراب ہم آپ کے شوہر کو بچانے میں تو کامیاب رہے لیکن۔۔۔" وہ خاموش ہوئے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"لیکن؟"اس نے بے چینی سے سوال کیا۔

"لیکن انہیں فالج کا اٹیک ہوا ہے۔۔۔"ڈاکٹر کے الفاظ کسی بمب سے کم نہیں تھے۔

"کک۔۔۔کیسے؟"اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

"عموماً اٹیک کی وجہ سٹریس ہوتا ہے۔۔۔آج کل جیسے ان کا چرچہ ہر نیوز میں، سوشل میڈیا پر ہے۔۔۔ان کو گہرہ صدمہ پہنچا، شائد انہوں نے ٹینشن میں غلط ادویات کا استعمال شروع کر دیا جس کی بنا پر آج وہ اس حال میں پہنچ گئے۔۔۔"ڈاکٹر خاموش ہوئے۔

مدیحہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے بے آواز رودی، انابیہ نے اسے سنبھالنا چاہا مگر مدیحہ کی سسکیاں بڑھتی گئی، اب وہ ہچکیوں سمیت رونا شروع ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر نے افسوس سے اسے دیکھا، مدیحہ خانزادہ کو کون نہیں جانتا تھا، ان کے ماں باپ کے ظلم اور دراب سے شادی کی چٹ پٹی خبر پورے پاکستان نے دیکھی تھی، انہیں حقیقتاً اس پر ترس آیا، اپنے شوہر کے لیے روتی، تڑپتی وہ ان کا دل دکھا گئی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دیکھیے مسز دراب ابھی بھی کچھ بگڑا نہیں ہے۔۔۔"ڈاکٹر کی بات پر اس نے حیران کن نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

مدیحہ کی نظروں کا مفہوم پڑھتے وہ مسکرا کر سر اثبات میں ہلا گئے۔

"فالج کا جو اٹیک مسٹر خانزادہ کو ہوا ہے وہ ٹیمپوریری (عارضی) ہے، اگر انہیں ٹینشن زدہ ماحول سے دور اچھا ماحول میسر ہو تو وہ بہت جلد دوبارہ صحت یاب ہو جائے گے، انشاءاللہ!"ڈاکٹر نے بات مکمل کی۔

"کیا سچ میں؟"مدیحہ کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری، وہ جیسے خوشی سے چہکی ہو۔

"جی بالکل!"ڈاکٹر نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

مدیحہ نے گہری سانس خارج کی، لبوں پر دھیمی مسکان آ ٹھہری، انابیہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے مسکرا کر اسے دیکھا جو مسکراتی انابیہ کا ہاتھ تھام گئی۔

وہ دونوں ڈاکٹر سے اجازت لیے باہر کو نکلی۔

"مسز دراب ویٹ آ سیکنڈ۔۔۔"وہ دونوں رکی، پلٹی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مجھے کچھ کہنا ہے آپ سے۔۔۔" اس نے انابیہ کو نگاہیں چھوٹی کیے گھورا۔

انابیہ اس کا ہاتھ دباتی وہاں سے جا چکی تھی۔

"جی؟" مدیحہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

ڈاکٹر نے گہری سانس خارج کیے کمرے کا دروازہ بند کیا، مدیحہ نے حیرانگی و پریشانی سے اسے دیکھا۔

"یہ بات بہت اہم ہے مسز خانزادہ۔۔۔ مجھے لگتا ہے۔۔۔" وہ خاموش ہوئے۔

"دیکھیے ڈاکٹر صاحب آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں کھل کر کہیے آپ ڈرا رہے ہیں مجھے۔۔۔" مدیحہ پریشان ہوئی۔

"دیکھیے مسز دراب مجھے لگتا ہے کہ آپ کے شوہر کو جان بوجھ کر ایسی دوائی دی گئی تھی جس کی بنا پر انہیں فالج کا اٹیک ہوا، میں نے اپنی جانب سے کچھ ٹیسٹ کروائے ہیں۔۔۔ جیسے ہی رزلٹ آئے گا تو شک پر یقین کی مہر لگ جائے گی۔۔۔" ڈاکٹر نے گہری سانس خارج کی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"لل۔۔۔لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ضرور آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی،دراب تو میڈیسن کا استعمال ہی نہیں کرتے،وہ تو سر درد کے لیے بھی پیناڈول یا کسی بھی دوائی کا استعمال نہیں کرتے تو کیسے؟"مدیحہ پریشانی سے بولی۔

"شائد ان کے کھانے میں؟"ڈاکٹر نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔

"مگر دراب بھی وہی کھانا کھاتے ہیں جو باقی سب اور میں تو ان کے ساتھ کھانا کھاتی تھی،ہاں کبھی کبھار مصروفیات کی بنا پر دوپہر کا لنچ ان کے آفس بھجوا دیتی مگر جب بھی موقع ملتا تو ان کے ساتھ کھاتی۔۔۔تو کیسے؟"مدیحہ پریشان ہوئی۔

ڈاکٹر نے سر نفی میں ہلائے لاعلمی کا اظہار کیا۔

"کچھ ایسا جو صرف دراب خانزادہ کھاتے یا پیتے ہو؟"ڈاکٹر کی بات پر پریشانی سے سر نفی میں ہلاتی وہ یکدم ٹھٹھکی۔

"وہ۔۔۔وہ دراب۔۔۔"وہ جھجھکی۔

"دراب ڈرنک کرتے ہیں۔۔۔اور صرف وہی پیتے ہے۔۔۔"وہ دھیمی آواز میں بڑبڑائی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ڈاکٹر نے گہری سانس خارج کی۔

"ہمیں آپ کا بھی ٹیسٹ کروانا ہو گا مسز خانزادہ۔۔۔ اگر وہ میڈیسن انہیں کھانے میں دی جاتی گئی ہے تو اس کا مطلب آپ کی باڈی میں بھی موجود ہو گی، اس سے پہلے آپ کو کوئی نقصان پہنچے اچھا ہو گا کہ آپ اپنا ٹیسٹ کروا لے۔۔۔" ڈاکٹر کی ہدایت پر سر ہلائے وہ روم سے باہر آئی۔

انابیہ کو نہ پا کر اس وہاں موجود نرس سے پوچھا جس نے اسے دراب خانزادہ کے ہوش میں آجانے کی خبر سنائی تھی۔

وہ تیزی سے کمرے کی جانب بھاگی جہاں اسے شفٹ کیا گیا تھا۔

کمرے میں داخل ہوئے اس کی نگاہیں دراب خانزادہ کی نگاہوں سے ٹکرائی جو خالی تھی، منہ پر ہاتھ رکھتی سسکیاں دباتی وہ بھاگتی اس کے سینے جا لگی۔

دراب خانزادہ ابھی انگلی تک نہ ہلا سکا، بے بسی سے اس کی آنکھوں میں آنسوؤں در آئے، مگر اس نے ایک آنسوؤں تک نہ بہایا۔۔۔ وہ سپاٹ نگاہوں سے اپنے سینے پر سر رکھے روتی مدیحہ کو محسوس کر رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

وہ دونوں قسمت کی اس ستم ظرفی پر جی بھر کر اپنے انداز میں روئے تھے۔

انابیہ کی آنکھیں بھی چھلک گئی تھیں۔

\-----------

اس واقعہ کو گزرے دو ہفتے ہو چکے تھے، مدیحہ اور دراب دونوں کے ٹیسٹ آ چکے تھے، مدیحہ کی باڈی سے کچھ نہیں ملا جبکہ دراب کی باڈی سے بھاری مقدار میں دوائی کے ذرات پائے گئے تھے۔

گھر میں موجود کھانے کی ہر شے کی جانچ پڑتال کی گئی تھی سب کچھ بالکل پاک تھا، مدیحہ کا سر درد کے مارے پھٹنے کو آیا تھا۔

دراب کی عزت بہت بری طرح سے اچھالی جا رہی تھی، ابھی تک نیوز چینلز اور سوشل میڈیا پر اس کی دو نمبری کی خبریں گرم تھیں۔

"میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں دراب جس کسی کی وجہ سے بھی آپ اس حال میں پہنچے ہیں وہ بہت جلد آپ کے سامنے ہو گا!" اس کا ہاتھ وہ ایک جذب سے بولی جو نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دو ہفتے ہو گئے تھے اسے دوسروں کے رحم و کرم پر رہتے ہوئے، حالانکہ مدیحہ نے اس کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی مگر پھر بھی اپنی حالت کو دیکھ دراب خانزادہ کی طبیعت سنبھالے نہیں سنبھل پا رہی تھی۔

مدیحہ نے کچھ سوچتے ہوئے شراب کی بوتلوں کا بھی ٹیسٹ کروایا تھا، اور اس کے شک پر یقین کی مہر لگ چکی تھی، شراب میں وہ دوائی موجود تھی جس کی بنا پر دراب خانزادہ اس حال میں پہنچا تھا۔

"مگر کوئی ان کی ڈرنک تک کیسے پہنچ سکتا ہے؟۔۔۔انہیں ڈرنک میں دیتی تھی۔۔۔نوکروں تک کو اجازت نہیں تھی۔۔۔یا اللہ! یہ کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔"وہ بے بسی سے رو دی تھی۔

"آپ کے علاوہ کوئی اور جس کو رسائی حاصل ہو؟۔۔۔"انسپیکٹر نے سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"گھر میں صرف ہم تین افراد اور باقی سب نوکر چاکر ہیں۔۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا، انابیہ آپی بھی نہیں کر سکتی وہ تو دراب کے ساتھ آفس ہوتی تھی۔۔۔پھر کون۔۔۔مجھے لگتا ہے میرا دماغ پھٹ جائے گا!" مدیحہ نے بے بسی سے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچا۔

"آپ کے مطابق آپ زیادہ تر دوپہر کا کھانا بھی مسٹر خانزادہ کے ساتھ ان کے آفس میں کھاتی تھی۔۔۔رائٹ؟" انسپیکٹر کے سوال پر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"تو اس کا مطلب اس وقت گھر پر صرف نوکر چاکر ہی ہوتے تھے جب آپ آفس جاتی تھی۔۔۔آئی تھنک سو مسز خانزادہ وہ جو کوئی بھی ہے گھر کا بھیدی ہے۔۔۔میں اپنی جانب سے ایڑھی چوٹی کا زور لگا دوں گا مگر آپ کو بھی احتیاط کرنی ہو گی۔۔۔یہ سب جس نے بھی کروایا ہے اس شخص کو ابھی بھی اس گھر تک رسائی حاصل ہو گی۔۔۔امید ہے آپ میری بات سمجھ چکی ہے۔۔۔" انسپیکٹر کی بات پر اس نے لب بھینچے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں نے ایک فیصلہ لیا ہے دراب۔۔۔امید ہے آپ اس سے اکتفا کرے گے۔۔۔" اپنے ہاتھوں سے اسے سوپ پلائے مدیحہ دھیمی آواز میں بولی۔

دراب نے ہلکے سے انگلی ہلائے اسے بولنے کی اجازت دی۔

اس کی انگلیاں کام کر شروع ہو چکی تھیں۔

"میں آپ کا بزنس جوائن کرنے والی ہوں، اب اس بزنس کو میں سنبھالوں گی۔۔۔" مدیحہ کی بات سن دراب کی آنکھوں میں غصے کی چنگاریاں جل اٹھی۔

مدیحہ اس کی آنکھوں میں موجود 'انکار' واضع طور پر پڑھ چکی تھی۔

"سمجھنے کی کوشش کرے دراب یہ اس وقت بہت ضروری ہے۔۔۔" وہ بے بسی سے لب بھینچے بولی۔

دراب کی آنکھوں میں ابھی تک 'انکار' موجود تھا۔

"آپ میری بات کیوں نہیں سمجھ رہے دراب؟۔۔۔فار گاڈ سیک سمجھے مجھے، کسی نے آپ کے بزنس کو نقصان پہنچایا، آپ کو ذہنی اذیت دی، جان سے مارنے کی کوشش کی۔۔۔وہ کوئی بھی ہو سکتا ہے، آپ

All Rights Reserved by Novels Lounge

کے آفس میں کام کرتا کوئی امپلائی، آپ کا مینیجر، آپ کا کوئی کاروباری دوست یا حریف۔۔۔یا پھر آپ کی کزن انابیہ بھی" انابیہ کا نام لیے اس کی آواز دھیمی تھی جبکہ لب بھینچ لیے تھے اس نے۔

دراب کی آنکھیں اب ویران ہو گئی، وہ ساکت نگاہوں سے مدیحہ کو دیکھ رہا تھا۔

"پلیز دراب میری بات مان جائے، مجھے اجازت دے دے، میں یوں کسی اور کو آپ کو برباد کرتے نہیں دیکھ سکتی، میرا دل۔۔۔مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل غم کے مارے پھٹ جائے گا دراب۔۔۔خدارا میری التجا کو سن لے دراب، اجازت دے دے، اگر ہم نے ابھی کوئی قدم نہیں اٹھایا تو یہ مطلبی دنیا ہمیں جینے نہیں دے گی۔۔۔میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی پلیز دراب۔۔۔" وہ بری طرح رو دی۔

اس کے آنسوؤں نے دراب خانزادہ کے دل وروح کو بری طرح زخمی کیا تھا۔

دراب خانزادہ اسے آگے بڑھ کر گلے لگانا چاہتا تھا، دلاسہ دینا چاہتا تھا مگر وہ بے بس اور مجبور تھا۔

مدیحہ کی باتیں وہ سمجھ رہا تھا، وہ مدیحہ کو اس کھیل کا حصہ نہیں بننے دینا چاہتا تھا مگر اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔پولیس آفیسر آج اس سے ملنے آیا تھا، ڈاکٹر سے بھی اس کی اپائنٹمنٹ تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ان سب کے مطابق اس وقت وہ صرف اپنی بیوی پر ہی بھروسہ کر سکتا تھا، ہسپتال کا عملہ، پولیس آفیسر کی ٹیم، جن کے منہ سے بھی اپنے حوالے سے کچھ سنا تو مدیحہ کی تعریفیں سنی، اس کی وفا کا قصہ سنا۔۔۔ مگر سب سے بڑھ کر اس کا دل جو مدیحہ پر اندھا اعتبار کرتا تھا، دل کی سنے دراب نے اسے اجازت دے دی تھی۔

مدیحہ کی انتھک محنت رنگ لے آئی، ایک مہینہ پر لگا کر اڑ چکا تھا۔

دراب خانزادہ کا نام بزنس کی دنیا میں صاف شفاف ہو گیا تھا، خبر کے مطابق بیرونی ملک کمپنی میں اس کا ایک حریف تھا جس نے دراب خانزادہ کو جانی ومالی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ بزنس اور دراب دونوں کو اس نے مکمل توجہ سے سنبھالا تھا، دراب کے ہاتھ کام کرنا شروع ہو گئے تھے، وہ کانپتے ہاتھوں سے خود کچھ کھا پی نہ سکتا مگر اب اپنی انگلیوں کی حرکت محسوس کیے ہی وہ خوش تھا۔۔۔ چند لمحوں کو کوئی چیز تھام لیتا ایک چھوٹے بچے کی طرح اور پھر انگلیاں تھک جاتی، ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں وہ چھوٹے چھوٹے جملے بولنا شروع ہو گیا تھا مگر زیادہ زور نہ لگاتا، کیونکہ تکلیف ہوتی جو دراب خانزادہ سہہ نہ پاتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

موسم آج خاصہ خوشگوار تھا، مدیحہ لنچ اس کے ساتھ کرتی مگر آج وہ لیٹ ہو گئی تھی چار بج چکے تھے، اس کے انتظار میں دراب نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔

مدیحہ کو سوچتے دراب کے لبوں پر آسودہ سی مسکان در آئی، کہاں سوچا تھا کہ اتنا چاہنے والی، محبت کرنے والی ہمسفر ملے گی اسے۔

یونہی مسکرائے وہ الیکٹریک ویل چئیر کا بٹن دبائے بیڈ کی جانب بڑھا تا کہ فون پر موجود ایک نمبر پریس کیے مدیحہ سے بات کر سکے۔

دراب کو مدیحہ نے ایک کال ڈیوائس کمرے اور پورے گھر میں لگوادی تھی جس پر نمبر '1' دبائے وہ جب چاہے مدیحہ کو کال کر سکتا تھا، چاہے وہ کچھ نہ کہے مگر کال تب ہی کرتا جب اسے مدیحہ کی موجودگی چاہیے ہوتی، وہ گھر میں اپنی نظروں کے سامنے چاہیے ہوتی، ابھی مسکرا کر اس نے نمبر دبانے کو انگلی اٹھائی جب اسے وائبریشن کی آواز سنائی دی، وہ چونک اٹھا۔

\-------------

All Rights Reserved by Novels Lounge

ایک ہاتھ سے ڈرائیو کیے دوسرے ہاتھ سے موبائل تھامے اسے آٹھویں بار دراب کو کال کی تھی جس نے اٹھائی نہیں، تیز ڈرائیو کیے وہ رش کو چیرتی گھر پہنچی تھی، کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے دراب خانزادہ کی پشت نظر آئی جو باہر کھڑکی سے گارڈن ایریا کو دیکھ رہا تھا۔

"دراب خانزادہ کیا میں جان سکتی ہوں کہ یہ کیا حرکت تھی؟" دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے، مصنوئی غصہ زبان پر لیے وہ بولی۔

میڈ نے بتایا تھا کہ اس کے انتظار میں دراب خانزادہ نے دوپہر کا کھانا نہیں کھایا تھا۔

"فریش ہو کر آرہی ہوں پھر اکٹھے کھانا کھائے گے اینڈ مائنڈ اٹ آئندہ سے اگر میری وجہ سے خود کو بھوکا رکھا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔" وہ ویل چیئر سے اسے تھامتی ٹیبل کے پاس لے آئی۔

تھوڑی ہی دیر میں فریش ہوتی کھانا ٹیبل پر لگوائے وہ خود بھی دراب کے پاس صوفہ پر ٹک چکی تھی۔

بریانی چیچ میں لیے اس نے دراب کے ہونٹوں کے آگے کی جس نے منہ نہ کھولا بس سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔

"دراب؟۔۔۔ کھانا!" دراب نے کچھ نہ کہا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یا اللہ!۔۔۔اب اتنی بھی کیا ناراضگی کہ کھانے سے منہ موڑ لیا جائے۔۔۔اچھا ٹھیک یہ پہلی اور آخری بار تھا معاف کر دے آئندہ سے لیٹ نہیں ہو گی میں۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔

"تت۔۔۔مم۔۔۔نے۔۔۔اا۔۔۔یسا۔۔۔کک۔۔۔کیوں۔۔۔ککیا۔۔۔مد۔۔۔دیحہ۔۔۔"وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو بامشکل جوڑے بولا۔

"دراب؟۔۔کیا ہوا آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"اس نے پریشانی سے دراب خانزادہ کو دیکھا جس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنی سائڈ پر موجود چھوٹا سا نوکیا کا بٹن والا موبائل اس کے سامنے لہرایا۔

"اوہ!"مدیحہ نے بھنویں اچکائی،تو سچ سامنے آ ہی گیا تھا۔

"مم۔۔یں۔۔۔نے۔۔۔مم۔۔محبت کی۔۔۔تت۔۔۔م۔۔۔سے۔۔۔اور۔۔۔تم نے۔۔۔دھو۔۔۔کہ۔۔۔دیا۔۔۔"اس کے لفظوں میں تکلیف،درد،مان ٹوٹنے کی کرچیاں سب شامل تھا۔

"کیوں؟"اس نے چلانا چاہا مگر چلا نہ پایا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ خاموشی سے سپاٹ چہرہ لیے اسے دیکھنے لگ گئی، جس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوؤں بہنا شروع ہو گئے تھے، کچھ لمحوں میں وہ دھیمی ہچکیوں میں رونا شروع ہو گیا تھا۔

"دراب آپ رو رہے ہیں؟" مدیحہ نے حیرت سے اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھا۔

"دراب خانزادہ رو رہا ہے؟(وہ حیران کن انداز میں گویا ہوئی)۔۔۔دراب خانزادہ رو رہا ہے؟۔۔۔دوسروں کو رلانے والا آج خود رو رہا ہے؟" مدیحہ کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔

کتنا سکون پہنچا تھا مدیحہ کی روح کو اسے یوں تڑپتے دیکھ۔

"اوہ مائی گاڈ۔۔۔آئی کانٹ بلیوات۔۔۔تم رو رہے ہو، دراب خانزادہ رو رہا ہے۔۔۔" مدیحہ کا خوشی سے بھرپور قہقہ گونجا، ہنستے ہنستے وہ سر صوفہ کی پشت سے ٹکا گئی۔

"دراب خانزادہ رو رہا ہے۔۔۔" اب کی بار اس کی آواز دھیمی ہوئی اور آنکھوں سے آنسوؤں بہے۔۔۔

"کیا تم جانتے ہو کتنا انتظار کیا تھا اس پل کا میں نے؟۔۔۔تمہیں یوں روتے، تڑپتے دیکھنے کی کتنی چاہ تھی مجھے۔۔۔اور دیکھو آج مجھے میرے صبر کا پھل مل گیا۔۔۔تم رو رہے ہو دراب خانزادہ، مجھے رلانے والا، میری بربادی کا جشن منانے والا شخص رو رہا ہے۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

وہ دونوں رو رہے تھے، بری طرح سے رو رہے تھے۔۔۔ آنکھیں تھی کہ برس کر خالی ہی نہ ہو رہی تھی۔

"کیوں؟" دراب خانزادہ کے لفظوں میں بے تحاشہ بے بسی تھی۔

"کیوں؟۔۔۔ کیوں؟۔۔۔ اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود بھی تم میں یہ سوال کرنے کی ہمت ہے؟۔۔۔ کہ میں نے کیوں کیا یہ سب؟۔۔۔ کیوں دھوکہ دیا تم جیسے انسان کو؟" ویل چیئر کی دونوں سائڈز پر ہاتھ رکھے وہ غصے سے بولی۔

"کیونکہ تم یہی سب ڈیزروو کرتے تھے دراب خانزادہ۔۔۔ تمہارا یہی انجام طے تھا۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

اس کی نگاہوں میں نگاہیں گاڑھے، دراب نے پرامید ہو کر اس کی آنکھوں کو دیکھا کہ شاید محبت کی ہلکی سی رمق نظر آجائے مگر وہ آنکھیں نفرت، انتقام اور بدلے سے لبریز تھی۔۔۔ وہ سرد نگاہیں دراب خانزادہ کی دنیا دہلا چکی تھی۔

"مم۔۔۔ میں نے۔۔۔ تت۔۔ م۔۔۔ سے۔۔۔ مم۔۔۔ محبت۔۔۔ کی۔۔۔" وہ اٹک اٹک کر بولا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ویل چیئر چھوڑے، پیچھے کو ہوتی وہ سر نفی میں ہلا گئی۔

"دراب خانزادہ تم ایک خود غرض انسان ہو۔۔۔اپنے علاوہ کسی سے محبت نہیں کر سکتے تم۔۔۔ایک خود غرض، گھٹیا انسان۔۔۔" ایک ایک حرف پر زور دیے وہ دراب خانزادہ کا دل ہزار ٹکڑوں میں توڑ چکی تھی۔

نوکیا موبائل پر اچانک کال آنا شروع ہو گئی تھی، مدیحہ نے موبائل اٹھائے دیکھا حارث کا نمبر جگمگا رہا تھا۔کال کاٹے اس دراب خانزادہ کے سامنے اپنے نئے موبائل سے اسے کال ملائے، سپیکر اون کر دیا تھا۔

"مدیحہ؟۔۔۔" حارث کی پریشان آواز دراب کے کانوں میں پڑی۔

"بھائی۔۔۔" لبوں پر دھیمی سی مسکان، نگاہیں دراب خانزادہ کے چہرے پر ٹکائے اس نے جواب دیا۔

"مدیحہ۔۔۔تم ٹھیک تو ہو نا؟۔۔۔میں بہت پریشان ہو گیا تھا تم کال نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔" حارث کی بے چینی وہ محسوس کر رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں بالکل ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔بلکہ یوں کہنا ٹھیک رہے گا کہ آج تو ضرورت سے زیادہ خوش ہوں میں۔۔۔"وہ آگے ہوتی دراب خانزادہ پر جھکی لبوں کی مسکراہٹ مزید پھیل گئی۔

"اپنا خیال رکھنا مدیحہ۔۔۔اور اس انسان سے بچ کر رہو۔۔۔"حارث کی فکرمندی پر اس کی آنکھیں ہلکی نم ہوئی۔

"اب تو اسے مجھ سے بچنے کی ضرورت ہے بھائی۔۔۔سب سود سمیت واپس لینے کا وقت آگیا ہے۔۔۔"وہ مسکرا کر گویا ہوئی۔

دوسری جانب سے جیسے حارث سے گہری پرسکون سانس خارج کی ہو۔

"اپنا خیال رکھنا مدیحہ۔۔۔"اسے ہدایت دیے وہ کال کاٹ چکا تھا۔

موبائل سائڈ پر رکھتی وہ دونوں بازو سینے پر باندھے پرسکون سی اسے دیکھے جا رہی تھی جو پتھرائی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا،یوں جیسے یقین نہ آیا ہو کہ وہ واقعی ایسا کر سکتی ہے۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟۔۔۔کیا ہوا یقین نہیں آرہا؟"تمسخرانہ لہجہ اپنائے اس نے سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دراب خاموش رہا، کچھ نہ بولا۔۔۔واقعی وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی۔

"مدیحہ۔۔۔" کتنی اذیت تھی اس کے لہجے میں، اس کی آنکھوں میں ایک امید تھی کہ وہ انکار کر دے، کہہ دے کہ مزاق کر رہی تھی، جھوٹ بول رہی تھی، وہ بھی دراب خانزادہ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں تھا، وہ مسکراہٹ، وہ معصومیت، وہ محبت کا اظہار سب دھوکا تھا۔۔۔دراب خانزادہ کو برباد کر دینے والا ایک خوبصورت دھوکا۔

"جج۔۔۔ھوٹ۔۔۔بول۔۔۔رہی ہو۔۔۔نا؟۔۔۔مح۔۔بت کرتی۔۔۔ہو نا۔۔۔مم۔۔۔مجھ سے؟" ایک آس تھی اس کے لہجے میں، لہجہ رونے کی وجہ سے کپکپا رہا تھا۔

مدیحہ مسکرا کر سر نفی میں ہلایا۔

"میری طرف دیکھو۔۔۔میری آنکھوں میں اور بتاؤ مجھے کیا واقعی لگتا ہے تمہیں کہ میں تم سے محبت کر سکتی ہوں؟" مدیحہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم نے۔۔۔مم۔۔میری۔۔۔س۔۔سلامتی۔۔۔کے لیے۔۔۔نن۔۔۔ماز۔۔۔پڑھی۔۔۔دعائیں مانگی۔۔۔"وہ رو دیا۔

"بالکل سچ کہاں پڑھی نمازیں مانگی دعائیں مگر تمہاری سلامتی کے لیے؟اونہوں!تماری بربادی کے لیے دراب خانزادہ۔۔۔تمہیں برباد ہوتے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔مگر مرتے نہیں۔۔۔تمام عمر تمہیں یوں تڑپتے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔آخر کو عمر بھر ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا ہے تم سے۔۔۔"

دراب کا سر درد سے پھٹنے کو آ گیا تھا،وہ جیسے اس بات کو قبول نہیں کر پایا تھا۔۔۔جسم جھٹکے کھاتا ڈھیلا پڑ چکا تھا۔

مدیحہ نے چونک کر اس کی حالت دیکھی۔

آگے ہوئے اس نے دراب خانزادہ کا چہرہ تھپتھپایا،اس کے وجود کو جھٹکا دیا جس میں کوئی ہلچل نہیں ہوئی۔۔۔مدیحہ کی آنکھیں یکدم لال ہوئی،ان میں غصہ چھلکنے لگا۔

"آنکھیں کھولو دراب خانزادہ تمہیں مرنے نہیں دوں گی میں۔۔۔"وہ غصے سے بڑبڑائی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس کی کلائی تھامے نبض ٹٹولی جو بہت دھیمی چل رہی تھی، گہری پر سکون سانس خارج کیے اس نے استہزا ایہ انداز میں دراب خانزادہ کے وجود دیکھا، اگلے لمحے ہی اس کی (مصنوئی) چیخے اور رونا پورے گھر میں گونجا، گھنٹے میں وہ ہسپتال موجود تھے جہاں دراب خانزادہ کو وی۔ آئی۔ پی روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

ڈاکٹرز کے سامنے وہ بری طرح سے رودی تھی، اتناروئی کہ اس کی اپنی حالت بگڑ گئی تھی۔

اسے فوراً دراب کے ساتھ والے روم میں ایڈمیٹ کیا گیا تھا۔

وہاں موجود تمام ڈاکٹرز اور نرسز اس سے ہمدردی کر رہے تھے، ہر کوئی دراب خانزادہ پر رشک کر رہا تھا جسے اسقدر محبت کرنے والی بیوی ملی تھی۔

دراب خانزادہ کو خاموشی لگ گئی تھی، مدیحہ کو پریشانی تھی کہ وہ کہی کچھ بول نہ دے، مگر جب معلوم ہوا کہ اسے لقوا ہوا ہے تو گویا ڈھیروں سکون مدیحہ کو محسوس ہوا۔

دراب ہسپتال سے واپس گھر آچکا تھا مدیحہ ہر طرح سے اس کا خیال رکھتی دنیا کی نظر میں ایک اعلیٰ مثال بیوی بن چکی تھی، اس وقت وہ کمرے میں موجود دراب خانزادہ کو سوپ پلا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کتنی تکلیف ہوتی ہے مجھے آپ کو یوں دیکھ کر، بے بس، لاچار۔۔۔ٹوٹا بکھرا دیکھ کر۔۔۔جانتے ہیں آپ کو یوں دیکھ کر مجھے اپنا وقت یاد آجاتا ہے۔۔۔بے بس، لاچار، تکلیف دہ۔۔۔کتنا مشکل تھا وہ مرحلہ۔۔۔آج بھی میں ان لمحوں کی وحشت سے کانپ اٹھتی ہوں جب ان ہاتھوں نے مجھے چھوا (اس نے دراب خانزادہ کے دونوں ہاتھ تھامے)، اس وجود نے میرے وجود کو کبھی نہ ختم ہونے والی اذیت سے دوچار کیا۔۔۔" دراب کے چہرے پر ہاتھ رکھے وہ دھیمے، میٹھے لہجے میں بولی۔

"مع۔۔۔عاف۔۔۔کر۔۔۔دو۔۔۔" دراب خانزادہ کا لہجہ بہت دھیما تھا، کان لبوں کے پاس لگائے مدیحہ نے اس کے الفاظ بامشکل سنے۔

"معافی؟۔۔۔دراب خانزادہ معافی مانگ رہا ہے؟۔۔۔اسے معافی چاہیے؟" وہ حیران ہوئی۔

"کیا واقعی میں معافی چاہیے تمہیں؟" مدیحہ کی بات پر اس نے دھیمے سے سر اثبات میں ہلایا۔

"کیا تم اپنے کیے پر شرمندہ ہو؟" دراب خانزادہ نے ایک بار پھر سر اثبات میں ہلایا۔

مدیحہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اس کی آنکھوں میں دیکھا، یوں جیسے وہ اندر تک جھانک رہی ہو۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اونہوں!۔۔۔تم رتی برابر بھی اپنے کیے پر شرمندہ نہیں ہو دراب خانزادہ۔۔۔تمہیں آج بھی مجھے تباہ و برباد، میری نسوانیت کی دھجیاں اڑا دینے پر کوئی افسوس، کوئی پچھتاوا نہیں۔۔۔" مدیحہ کی آنکھوں میں نفرت اور نمی در آئی۔

"بالی کے ساحلِ سمندر پر جب تم مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کر رہے تھے نا تو قسم سے ایک لمحے کو دل چاہا کہ سب بھلا کر تمہیں صدقِ دل سے معاف کر کے اپنا لوں، مگر انتظار تھا تو اس پل کا جب تم مجھ سے اپنے کیے کی معافی مانگتے، مگر تم نے نہ مانگی، الٹا تم تو غرور و تکبر سے لدے انسان مجھے اپنی زندگی کی سب سے خوبصورت غلطی قرار دے گئے۔۔۔تمہاری اسی خوبصورت غلطی کو تمہاری سزا بنانے کا ارادہ مزید مضبوط ہو گیا میرا۔۔۔تم سے اپنی ہر تکلیف، ہر اذیت لینے کا بدلہ سود سمیت لینا تھا مجھے، ہر وہ درد جو میں نے میرے گھر والوں نے سہا، وہ تکلیف دہ غمزدہ مہینے جو تمہاری وجہ سے گزارے سب کا بدلہ لینا تھا تم سے مجھے۔۔۔"

اس کا موبائل بجا، کال اٹھائے اس نے سنا، لبوں پر گہری مسکان در آئی۔۔۔کال رکھتی وہ کھل کر ہنس دی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تمہارے آفس سے کال تھی، تمام بورڈ کے ممبرز نے مل کر ایک فیصلہ کیا ہے، جو یقیناً تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔۔" وہ ہنسی۔

"انہوں مجھے، مدیحہ خانزادہ یعنی کے تمہاری بیوی کو پاور آف آٹرنی کی رسپونسبیلٹی دے دی ہے۔۔۔ جب تک تم ٹھیک نہ ہو جائے، اور میں اس بات کا پورا خیال رکھوں گی کہ تم کبھی ٹھیک نہ ہو۔۔۔" اس کے لبوں پر مسکان، دراب خانزادہ کو نئے سرے سے اذیت ملی تھی۔

"مت کرو مدیحہ۔۔۔ مجھے تکلیف مت دو۔۔۔" وہ رویا۔

مدیحہ ہنسی، اس کی ہنسی میں ایک درد تھا۔۔۔

"نوماہ پہلے کی بات ہے، یوں لگتا ہے جیسے کل ہی کی بات ہو۔۔۔ جس جگہ آج تم ہو تب میں تھی۔۔۔ کتنا روئی تھی، تڑپی، گڑگڑائی تھی۔۔۔ مگر تم شیطان بنے کچھ سن نہ سکے۔۔۔ مجھے تکلیف پر تکلیف دیتے رہے، ہر رات ایک نئی اذیت، ہر صبح کا آغاز کچھ نئے زخموں سے۔۔۔ تم نے میرے جسم وروح کو زخمی کیا تو میں نے بھی قسم ٹھان لی کہ تمہاری روح تک کو مار ڈالوں گی۔۔۔ اور دیکھو وہی ہوا جو میں نے چاہا۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تکلیف کی بات تم تو مت ہی کرو دراب خانزادہ۔۔۔ میری تکلیف کے مقابلے میں تمہاری تکلیف تو کچھ بھی نہیں۔۔۔ سوچوں زرا کتنا مشکل ہوا ہو گا میرے لیے اس انسان سے محبت کا اظہار کرنا جس نے میرے جسم، میری روح کو داغدار کیا، کتنا مشکل ہو گا اس انسان کے لمس کو مسکرا کر سہنا جس لمس نے مجھ پر راتوں کی نیند حرام کر دی، کتنا مشکل ہو گا اس انسان کے لیے مسکرانا جس نے میرے چہرے کی ہنسی نوچ ڈالی۔۔۔ اس کے دامن کو خوشیوں سے بھرنا جس نے میرے دامن کو کانٹوں، پتھر اور کنکریوں سے بھر دیا ہو۔۔۔ میری اذیت کا اندازہ تم چاہ کر بھی نہیں لگا سکتے دراب خانزادہ۔۔۔" اس وقت وہ دراب خانزادہ کو کسی ہارے ہوئے جواری سے کم نہیں لگی تھی۔۔۔ اس کا لہجہ کتنا ٹوٹا بکھرا تھا۔

"اب بولو جواب دو دراب خانزادہ کیا تمہاری تکلیف میری تکلیف سے بڑھ کر ہے؟"

دراب خانزادہ کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا، تو یوں بدلہ لیا تھا اپنی ذات کے روندے جانے کا مدیحہ کرامت نے دراب خانزادہ سے۔۔۔ اسے محبت کی مار ماری تھی مدیحہ نے، سچ کہہ رہی تھی مدیحہ کرامت وہ واقعی دراب خانزادہ کو مار چکی تھی، تو کیا وہ دراب خانزادہ کو چھوڑ دیتی؟۔۔۔ دراب کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مم۔۔مجھے۔۔۔چھوڑ۔۔۔نا۔۔مت۔۔۔مد۔۔یحہ۔۔۔ب۔۔۔بہت محبت ۔۔۔کرتا۔۔۔ہوں۔۔۔تم۔۔۔سے۔۔۔" وہ تڑپ اٹھا یہ سوچ کر کہ مدیحہ اسے سوچ کر۔

"شش دراب!۔۔۔تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گی۔۔۔آخر کو وعدہ کیا تھا تم سے کہ ایک بار بھائی سے ملوادو ساری زندگی تمہاری رہوں گی۔۔۔بھول گئے؟" لبوں کی مسکراہٹ دبائے اس نے حیرانگی سے سوال کیا۔

دراب خانزادہ کے کانوں میں کئی جملے گونجے، کچھ محبت بھرے بھی۔

("میں۔۔۔میں آپ کے ساتھ ایک نئی شروعات کرنا چاہتی ہوں دراب۔۔۔جانتی ہوں آپ کو مجھ پر یقین نہیں اور شائد کرے بھی نہ۔۔۔لیکن مجھے میرے بھائی سے ملوا کر جو احسان آپ نے مجھ پر میری ذات پر کیا ہے، پوری زندگی آپ کو یقین دلانے میں بھی گزر جائے تو خوشی خوشی گزار لوں گی۔۔۔"

"دراب! میں سچ میں کوئی کھیل نہیں کھیل رہی۔۔۔میرا بھروسہ کیجیے۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"محبت کرنے لگ گئی ہوں میں آپ سے۔۔۔کب، کیوں، کیسے۔۔۔میں نہیں جانتی مگر اتنا معلوم ہے کہ اس دل کی خالی سلطنت پر بڑی شان سے براجمان ہو چکے ہیں آپ۔۔۔یہ سوچ ہی کہ وہ گولی آپ کو لگ جاتی، آپ کو کچھ ہو جاتا میرا دل بند کرنے کو کافی ہے دراب۔۔۔مجھے معلوم ہے آپ کو مجھ پر یقین نہیں اور ہو بھی کیوں۔۔۔آخر کو آپ کے حریف کی بیٹی ہوں میں مگر سچ یہی ہے۔۔۔محبت ہوگئی ہے آپ سے بے حد، بے انتہا۔۔۔اب آپ اسے کوئی کھیل سمجھنا چاہتے ہیں تو سمجھ لے۔۔۔مگر اب میں پیچھے نہیں ہٹنے والی، محبت کی جس راہ پر میں نکل پڑی ہوں وہاں سے واپسی ناممکن ہے۔۔۔آپ چاہے تو تمام عمر میری محبت کو دھتکارے، نہ یقین کرے مجھ پر، مگر میرا وعدہ ہے کہ میں بھی تمام عمر گزار دوں گی مگر اپنی محبت پر یقین دلا کر رہوں گی۔۔۔"

"اگر یونہی اپنے ہاتھوں سے کھلائے گے تو پکا تنگ نہیں کروں گی۔۔۔"

"آپ چاہے کچھ بھی کر لے دراب مگر میرے دل میں موجود اپنی محبت کو ختم نہیں کر پائے گے آپ۔۔۔جتنی تکالیف دینی ہیں دے دے۔۔۔خوشی سے جھیل لوں گی۔۔۔مگر آپ سے محبت کرنا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔مجھے مدیحہ خانزادہ کو یہ اعتراف کرنے میں کوئی شرم نہیں کہ میں دل و جان سے، دیوانگی کی حد تک آپ سے محبت کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دراب!۔۔۔مجھے تنگ نہ کرے۔۔۔"

"میں نہیں جانتی کس بات نے آپ کو اتنی تکلیف دی کہ آپ کی آنکھوں میں آنسوؤں آ گئیے۔۔۔بس اتنا کہوں گی کہ روئے مت۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگا۔۔۔"

"میں وعدہ کرتی ہوں دراب مرتے دم تک آپ کا ساتھ نبھاؤں گی۔۔۔"

"آلویو مور دراب۔۔۔"

"کاش ہم اس وقت اس بیچ پر ہونے کی جگہ پہاڑوں میں ہوتے۔۔۔جب میں 'آئی لو یو دراب' بولتی تو وہ آواز پلٹ کر میرے کانوں میں پہنچتی، میں بار بار اپنی محبت کا اظہار کرتی کہ دور پہاڑوں پر رہنے والے لوگ بھی اس اظہار کو سن پاتے، جان پاتے کہ میں کتنی محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔")

("جھوٹا کھانے سے محبت بڑھتی ہے۔۔" دراب کے دیکھنے پر وہ اسے وضاحت دیتی پھر سے کھلانا شروع ہوگئی تھی۔

"اور کتنی محبت میں مبتلا کرنا ہے مجھے؟" دراب نے مسکرا کر سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"محبت کے مرض میں مبتلا کرنا ہے، اتنا کہ آپ چاہ کر بھی مجھے بھول نہ پائے، جان تو جسم سے چلی جائے مگر میرا خیال مر کر بھی دل و دماغ سے نہ جائے۔۔۔" مدیحہ ایک جذب سے بولی تھی۔)

دراب کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر گرے، وہ محبت بھری سرگوشیاں دل کو جلا گئی تھی، وہ محبت بھری سرگوشیاں نہیں تھیں وہ ایک عہد تھا مدیحہ کرامت کا دراب خانزادہ سے اسے برباد کر دینے کا عہد، ان خوبصورت لفظوں کے پیچھے چھپے معنی آج کھل کر سامنے آئے تھے۔

اب دراب خانزادہ سب سمجھ رہا تھا۔

مدیحہ نے واقعی اسے محبت کے مرض میں مبتلا کر دیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی اس سے نفرت نہیں کر سکتا تھا، واقعی جسم سے جان تو نکل جاتی مگر مدیحہ کی محبت کو نکالنا اب ناممکن تھا۔ مدیحہ کرامت نے بدلہ لیا تھا اور کیا خوب بدلہ لیا تھا۔

"مدیحہ۔۔۔ مت کرو۔۔۔ مت چھوڑو مجھے، مجھے اپنالو مدیحہ، میری محبت کو اپنالو، میں مر جاؤں گا مدیحہ۔۔۔" وہ چلایا مگر لب جامد رہے، آنسوؤں رک ہی نہیں رہے تھے۔

مدیحہ نے افسوس سے اسے دیکھا، کاش وہ سنبھل جاتا وقت پر تو آج اس کی یہ حالت نہ ہوتی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دل چاہتا کہ اسے معاف کر دے، مگر جب احساس ہوتا کہ دراب خانزادہ کو آج بھی اپنے کیے پر افسوس نہیں تو دل پھر سے پتھر ہو جاتا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

فیکٹری ایریا سے تھوڑی دور، گاؤں کی جانب جاتی اس روڈ پر کھڑی مدیحہ بار بار گھڑی کو دیکھے بے صبری سے کسی کی آمد کی منتظر تھی۔

ڈرائیونگ سیٹ سے ٹیک لگائے، آنکھیں موندے اس نے گہری سانس خارج کی تھی، سوچیں آج سے کئی ماہ پیچھے جا چکی تھیں۔

ماضی:

"آپ آرڈر کرے مجھے واشروم جانا ہے۔۔۔" انابیہ سر ہلائے کاؤنٹر کی جانب بڑھ گئی جبکہ مدیحہ نے واشروم کی جانب قدم بڑھائے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

واشروم میں داخل ہوئے ہی ٹھنڈے پانی کے چھینٹے اس نے اپنے منہ پر مارے تھے، دل میں ایک غبار سا تھا۔۔۔وہ یونہی واش بیسن تھامے کھڑی تھی جب اس کے برابر میں عبایا نقاب پہنے، قد میں تھوڑی سی اونچی عورت اس کے پاس آ کھڑی ہوئی۔

مدیحہ نے وہاں سے جانے کو قدم بڑھائے تو وہ اس کا راستہ روک چکی تھی، مدیحہ جھجھکتی سائڈ سے ہوتی نکلنے کو تھی جب وہ پھر سے راستہ روک گئی تھی۔مدیحہ اسے گھوری سے نوازتی باہر کو جانے لگی کہ وہ مدیحہ کا ہاتھ تھام گئی۔

"میرا ہاتھ چھوڑ۔۔۔" مدیحہ اس سے پہلے اپنی بات مکمل کرتی کے وہ عورت نقاب الٹ چکی تھی۔

نقاب کے نیچے سے ایک آدمی کا چہرہ دیکھے، اس نے چلانے کو منہ کھولا تھا کہ وہ شخص جلدی سے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ گیا، مدیحہ اس کی قید میں جھٹپٹائی مگر کوئی فائدہ نہیں۔۔۔

"مدیحہ۔۔۔ہوش میں آؤ میں ہوں رجب۔۔۔" وہ سختی سے اس کے کان میں بولا۔

مدیحہ کا جھٹپٹاتا وجود تھما۔

"رجب؟" وہ حیران ہوئی، آنکھیں پھیلی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تت۔۔ تم یہاں، یہاں کیسے ؟۔۔۔ تم تو شفٹ ہو گئے تھے پنجاب تو یہاں ؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

"ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے مدیحہ۔۔۔ مجھے بس اتنا بتاؤ کہ جو کچھ تم نے انٹرویو میں بولا کیا وہ سچ تھا؟۔۔۔ جھوٹ مت بولنا مدیحہ۔۔۔"

مدیحہ کی آنکھوں میں آنسوؤں در آئیں۔

"یہ پکڑو۔۔۔ اسے سنبھال کر، چھپا کر رکھنا۔۔۔ میں کانٹیکٹ کروں گا تم سے۔۔۔ ابھی گھر جاؤ، حارث تمہارے گھر موجود ہے، مجھے شک ہے کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچے تو فوراً گھر جاؤ۔۔۔" اسے نو کیا کا موبائل تھمائے رجب نے نصیحت کی۔

"رجب یہ سب ؟۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔"

"فلحال سمجھانے کا وقت نہیں ہے مدیحہ، دراب کے آدمی تمہارے پیچھے، تمہاری نگرانی کر رہے ہیں، اگر تم مزید ایک منٹ میں باہر نہیں گئی تو شک میں آجائے گے، بس اتنا جان لو کہ دراب خانزادہ کی

All Rights Reserved by Novels Lounge

بربادی کا وقت قریب ہے، میں تم دونوں کو بچا لوں گا!" رجب کی بات پر مدیحہ نے موبائل بیگ میں رکھے سر ہلایا۔

رجب بھی اس کا سر تھپتھپائے دوبارہ نقاب سیٹ کر چکا تھا۔

اگلے ہی منٹ رجب کے کہنے پر مدیحہ انابیہ کو لیے گھر کے لیے روانہ ہو چکی تھی۔

حارث کا حال دیکھ کر اور رجب سے ہوئی ملاقات، وہ دراب خانزادہ کو برباد کر دینے کے لیے مزید پر عظم ہو گئی تھی، مگر رجب سے ملے کیسے؟، موبائل کیسے نکالے، اگر پکڑی گئی؟۔۔۔وہ سخت پریشان تھی اور حارث سے ملی تو اسے گلے لگائے حارث نے رجب کا پوچھا۔

"رجب سے ملی؟" گلے لگی مدیحہ سے حارث نے دھیمے لہجے میں سوال کیا۔

"ہوں!" مدیحہ نے دھیمے سے سر اثبات میں ہلایا۔

"وہ جیسا کہے ویسے کرنا مدیحہ۔۔۔اللہ نے اسے ہماری مدد کے لیے بھیجا ہے۔۔۔وہ جلد ہی تم سے کانٹیکٹ کرے گا۔۔۔ سمجھی!" حارث کی بات پر وہ جھجھکتے ہی سہی مگر سر ہلا گئی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اور اسی دن دراب کے آفس سے آنے سے پہلے رجب نے اسے کال کی تھی، اسے سمجھایا تھا کہ ویسے ہی چلے جیسے دراب اسے چلانا چاہے۔۔۔ان کا ارادہ دراب خانزادہ کو مار دینے کا تھا مگر جب مدیحہ نے دراب کے نام کی گولی کھائی تو وہ دونوں شاک رہ گئے تھے، آخر مدیحہ کرنا کیا چاہ رہی تھی۔۔۔وہ دونوں سخت جھنجھلائے ہوئے تھے۔

مدیحہ ان کی کالز رسیو نہیں کر رہی تھی، حارث کو ڈر تھا کہ کہی وہ پکڑی نہ گئی ہو، مگر پھر مدیحہ نے انہیں خود کال کی تھی۔۔۔وہ دراب کے ساتھ چھٹیاں منانے جارہی تھی، چاہتی تھی کہ واپسی تک وہ دونوں دراب خانزادہ کے بزنس کو اس کی ساکھ کو بری طرح سے نقصان پہنچائے۔۔۔

"مگر ہم یہ سب کیسے کرسکتے ہیں مدیحہ ؟۔۔۔کیا تم دراب خانزادہ کو نہیں جانتی؟" حارث جھنجھلایا تھا۔

"تم دونوں نہیں کرسکتے مگر مجھے پورا یقین ہے وہ کر سکتا ہے جس کے اشارے پر تم دونوں چل رہے ہو!" جہاں اس کی بات پر وہ دونوں حواس باختہ ہوئے، وہی ان گفتگو سنتا وہ چو تھا وجود کھل کر مسکرایا۔

مدیحہ خانزادہ اتنی بھی معصوم نہیں تھی جتنا اسے سمجھ لیا گیا تھا۔

مدیحہ کے کال کاٹتے ہی اس وجود نے ان دونوں کو اس پلان پر عمل کرنے کو کہاں تھا جو مدیحہ کا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اور ہوا بھی ایسا ہی تھا، نہایت چالاکی اور سمجھداری سے وہ دراب خانزادہ کی ساکھ کو بری طرح سے متاثر کر چکے تھے۔

حال:

"مدیحہ!" شیشے پر ناک ہوا تو وہ ہوش میں آئی۔

گاڑی سے نکلے اس نے حارث کو دیکھا، دونوں بہن بھائی کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔ آگے بڑھ کر ان دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔۔۔۔

وہ دونوں شدت سے رو دیے تھے۔۔۔

ان کی آنکھیں نم تھی مگر ہونٹوں پر ایک آسودہ مسکان تھی۔۔۔ وہ غمگین بھی تھے، اور خوش بھی، سب سے بڑھ کر وہ پر سکون تھے۔۔۔ دل میں ڈھیروں سکون تھا۔

"میں اس سے ملنا چاہتی ہوں بھائی۔۔۔" وہ بولی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"رجب؟" حارث نے اچھنبے سے سوال کیا۔

"اوہوں!۔۔۔رجب نہیں۔۔۔اس سے جس کی وجہ سے آج میں نے اس زندان سے نجات پائی ہے۔۔۔میرے اصل محسن سے۔۔۔" مدیحہ کے بولنے پر حارث نے لب بھینچے۔

رجب کو کال ملائے اس نے مدیحہ کا پیغام پہنچوایا تھا، جواب پر دھیمی مسکان سے اس نے سر اثبات ہلائے مدیحہ کی جانب دیکھا۔

"چلو۔۔۔" وہ اپنی بائیک کی جانب بڑھا۔

"ہم اس پر جائے گے؟" مدیحہ نے ناپسندیدہ نگاہوں سے اس کی بائیک کو گھورا۔

"وہ کیا ہے نا مدیحہ میڈم آپ کی طرح میرا کوئی کڑوڑوں اربوں کا کاروبار نہیں ہے، غریب انسان ہوں بس یہی افورڈ کر سکتا ہوں!۔۔اور پھر آپ کے شوہر نامدار نے اس قابل چھوڑا بھی نہیں کہ مہران ہی خرید سکوں۔۔۔" حارث مسکرا کر طنزیہ انداز میں گویا ہوا۔

مدیحہ کھل کر مسکرائی۔

"میری گاڑی ہے نا۔۔۔تم ڈرائیو کروگے۔۔۔" چابی اس کی جانب اچھالے وہ پیسنجر سیٹ پر جا بیٹھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

حارث ہاتھ میں چابی تھامے بائیک کو اسٹینڈ پر لگائے ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا تھا۔

آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ دونوں اس چھوٹے سے مگر پکے گھر کے باہر موجود تھے، جو شہر سے زرا ہٹ کر تھا۔

مدیحہ کا ہاتھ تھامے حارث اندر داخل ہوا۔

"رجب؟" اس نے رجب کو پکارا۔

"اندر آجاؤ!" رجب کی آواز بیٹھک سے آئی۔

حارث یونہی مدیحہ کو تھامے بیٹھک میں داخل ہوا، سامنے موجود رجب اور اس کے ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھ کر مدیحہ کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔

\------------

دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھولے وہ وجود نیم اندھیرے کمرے میں داخل ہوا۔

بیڈ پر سوئے دراب خانزادہ کے وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مد۔۔مدیحہ؟"وہ دھیمے سے بڑبڑایا۔

داخل ہوئے وجود نے آگے بڑھ کر لائٹ اون کی۔

تیز لائٹ پر دراب نے آنکھیں میچی۔

"کیسے ہو دراب؟"سادہ سا سوال تھا، دراب نے فقط سر ہلایا۔

فلحال وہ بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا، اسے مدیحہ چاہیے تھی، جو نجانے کہاں غائب تھی۔

"مگر مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔"کرسی کھینچ کر وہ وجود اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

دراب خاموش رہا، وہ کوفت میں مبتلا ہو رہا تھا، اس کی اکڑ دیکھ وہ وجود مسکرایا۔

"بہت تکلیف ہوتی ہے تمہیں یوں دیکھ کر۔۔۔ مگر تکلیف سے زیادہ خوشی محسوس ہوتی ہے۔۔۔"

دراب نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"یوں بے بس، بے سہارہ، لاچار، مجبور۔۔۔ افففف!۔۔۔یقین مانو دل کو گہرہ سکون پہنچتا ہے۔۔۔ موڈ خوشگوار ہو جاتا ہے۔۔۔"وہ وجود بولے جا رہا تھا جبکہ دراب بس حیرت سے اسے تکے جا رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیا؟۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ سمجھ نہیں پا رہے میری باتوں کا مطلب؟" دراب نے سر نفی میں ہلایا۔

"اوہ دراب۔۔۔ تم اتنے بے وقوف کب سے ہو گئے؟۔۔۔شائد تب سے جب سے مدیحہ سے محبت کے نام پر دھوکہ ملا؟" وہ وجود ہنسا۔

دراب کی آنکھیں پھیلی۔

"یہی سوچ رہے ہو نا کہ مجھے یہ سب کیسے معلوم؟" اس نے آنکھوں میں حیرت سموئے دراب سے سوال کیا۔

"سوچو، سوچو۔۔۔ غور کرو زرا مدیحہ اور تمہارے اس راز کا مجھے کیسے علم؟۔۔۔ اممم! سوچنے دو۔۔۔ میرے ذہن میں تو بس ایک ہی جواب آرہا ہے اور وہ یہ کہ مدیحہ نے سب کچھ میرے کہنے پر کیا۔۔۔ یہ تمام پلاننگ میری تھی۔۔۔" اس وجود نے زور کا قہقہ لگایا۔

دراب کی زندگی کا یہ دوسرا ابڑا دھچکا تھا۔

"کک۔۔۔کیوں؟" اس نے سوال کیا، آنکھیں نم ہونے لگی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"چچ! کیا وقت آ گیا ہے دوسروں کو لمحہ بالمحہ رلانے والا دراب خانزادہ اب خود ہر لمحہ روتا رہتا ہے۔۔۔" لہجہ افسوس کن تھا۔

"اور کیوں کی بات تو کرو ہی مت دراب خانزادہ۔۔۔ تم بھول سکتے ہو مگر میں نہیں، تم بھول سکتے وہ وانیہ خانزادہ کو مگر میں نہیں۔۔۔" وہ وجود غصے سے بولا، آنکھیں غصے کی زیادتی کی وجہ سے سرخ ہو گئیں۔

اس کا موبائل رنگ کیا، موبائل اٹھائے کان کو لگایا۔۔۔

دوسری جانب دراب کا سانس اٹکا اسے موت اپنے قریب آتی محسوس ہوئی۔۔۔

وانیہ خانزادہ!۔۔۔ وہ کیسے بھول گیا اس نام، اس انسان کو۔۔۔ کیسے یہ سوچنے کی غلطی کر دی کہ وہ بچ جائے گا۔۔۔ جبکہ سامنے موجود وجود کی رگوں میں بھی تو خانزادوں کا خون شامل تھا۔

"کال آئی تھی۔۔۔ تمہاری بیوی ملنا چاہتی ہے مجھ سے، اس انسان سے جس نے اس کا بدلہ لینے میں مدد کی۔۔۔ اپنی محسن سے ملنا چاہتی ہے وہ۔۔۔ چلتی ہوں میں۔۔۔ اور ہاں تم فکر مت کرو تمہارے گناہوں کی سزا ابھی پوری نہیں ہوئی۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"انابیہ۔۔۔" وہ ہکلایا۔

مگر وہ وہاں سے جا چکی تھی، دراب خانزادہ بے بس تھا، وہ کیسے بچا پاتا اب خود کو۔۔۔ نم آنکھوں میں تکلیف ہونا شروع ہو گئی تھی۔

\-----------

"انابیہ آپی؟" مدیحہ کی آنکھیں پھیلی۔

"اپنی محسن سے ملو مدیحہ۔۔۔" حارث پیچھے سے بولا۔

اس نے ان سب کو حیرت سے دیکھا۔

"کک۔۔۔ کیسے۔۔۔ کیوں؟" وہ واقعی میں حیران ہوئی۔

"آؤ بیٹھو۔۔۔" انابیہ نے اسے آفر کی۔

"مدیحہ جھجھکتی ہوئی وہی سنگل صوفہ پر ٹک گئی۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

انابیہ نے اس کی جانب ایک تصویر۔۔۔وہ کوئی چودہ،پندرہ سال کی معصوم بچی تھی،جو نہایت خوبصورت تھی۔

"یہ۔۔۔"

"میری بہن وانیہ خانزادہ۔۔۔میری چھوٹی بہن۔۔۔جو دراب خانزادہ کی درندگی کا شکار ہوئی تھی۔۔۔" انابیہ ضبط سے بولی۔

مدیحہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ایسا بہت کچھ ہے مدیحہ جس سے تم لاعلم ہو۔۔۔شروع سے شروع کرتے ہیں۔۔۔" انابیہ دھیمی مسکان ہونٹوں پر سجائے بولی۔

"ہم خانزادہ دنیا کے سامنے نہایت عظیم،خاندانی،اعلیٰ حیثیت اور نسبت کے لوگ،مگر اس خاندان کی حقیقت کیا تھی اسے بس وہاں کے رہائشی جانتے تھے۔۔۔دوغلے،گھٹیا،بے ضمیر،گندے،بدکردار مردوں سے بھرا پڑا تھا یہ خاندان۔۔۔دوسری عورتیں چھوڑوں وہ تو اپنی ماں بہن،بیوی کے علاوہ خاندان کی کسی عورت کو نہ چھوڑتے۔۔۔گند اور غلاظت سے بھرا پڑا تھا یہ خاندان۔۔۔اور پھر اس

All Rights Reserved by Novels Lounge

خاندان میں دو بیٹوں نے آنکھ کھولی۔۔۔دراب خانزادہ کے ڈیڈ شاہنواز خانزادہ اور وانیہ خانزادہ کے ڈیڈ وہاب خانزادہ نے۔۔۔دونوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔شاہنواز خانزادہ بالکل اپنے خاندان پر گیا ایک گند جبکہ وہاب خانزادہ یوں جیسے کیچڑ میں کھلتا گلاب۔۔۔خانزادہ خاندان کی باگ دوڑ دونوں بھائیوں کے ہاتھ میں آئی تو جہاں وہاب خانزادہ نے رشتوں کو مقدس مانتے ہوئے ہر برائی سے خود کو دور رکھا اور دوسروں کے حق میں بھی آواز اٹھائی وہی شاہنواز خانزادہ یوں جیسے مانوں شیطان کی اولاد۔۔۔وہاب خانزادہ زندگی کے ہر موڑ پر شاہنواز خانزادہ سے آگے رہے بس ایک جگہ وہ ہار گئے۔۔۔جہاں وہاب خانزادہ کے ہاں اولاد بیٹی پیدا ہوئی تو وہی خدا نے شاہنواز خانزادہ کو دراب خانزادہ سے نوازہ اس خاندان کا اکلوتا وارث اور چشم و چراغ۔۔۔مگر وہ اپنے باپ سے بھی دو ہاتھ آگے تھا، ایک مکروہ، غلیظ انسان۔۔۔وانیہ خانزادہ کو اگر تم خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی جانو تو غلط نہیں ہو گا۔۔۔ہمارے نکاح کے بعد میں باہر چلی گئی تھی مزید پڑھائی کے لیے۔۔۔ڈیڈ کی وفات پر واپس آئی تو اپنی بہن کو خاموش پایا۔۔۔وہ چہچہاتی چڑیا بالکل خاموش ہو گئی تھی، اس کی ویران آنکھوں کو میں سمجھ نہیں پائی۔۔۔۔بے وقوف سوچتی رہی کہ ڈیڈ کی موت پر غمزدہ ہے۔۔۔میرے فائنلز شروع ہونے والے تھے۔۔۔پڑھائی کا بر ڈن تھا بہت۔۔۔بنا اسے ملے، وقت گزارے میں واپس چلی گئی،

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس سوچ کے ساتھ کہ وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے۔۔۔ مگر وہ ہاتھ ایک شیطان صفت انسان کے تھے۔۔۔ نہیں بچا پائی اپنی بہن کو (اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا شروع ہوئے)۔۔۔ فائنلز کے ایگزامز ختم ہوئے تو دراب کو کال کی۔۔۔ اسے بتایا کہ وانیہ کو سرپرائز دینے آرہی ہوں، اسے نے بے تحاشہ خوشی کا اظہار کیا مگر جس دن پاکستان میں قدم رکھے وہ میری زندگی کا تاریک دن تھا۔۔۔ گھر کی بجائے مجھے ہسپتال لے جایا گیا۔۔۔ وانیہ نے خودکشی کرلی، وہ آئی۔سی۔یو میں تھی جب میں ہسپتال میں تھی مگر وہ بچ نہیں پائی۔۔۔ دراب نے بتایا کہ اس کا کسی لڑکے کے ساتھ افئیر تھا اور وہ پریگنینٹ تھی، بدنامی کے ڈر سے اس نے خودکشی کرلی۔۔۔ مجھے یقین نہیں آیا کہ میری اتنی اچھی بہن، اتنی معصوم بہن نے ایسا قدم اٹھایا ہے۔۔۔ مگر میں خاموش تھی۔۔۔ انکوائری کروانا چاہی اس نے منع کردیا کہ لڑکا ایک امیر اور طاقتور فیملی سے ہے اور آخر میں وانیہ کا نام خراب ہوگا، میں خاموش ہوگئی۔۔۔ زندگی یونہی ویران گزر رہی تھی جب ایک روز مجھے وانیہ کا سامان پیک کرتے ایک ڈائری ملی۔۔۔ وہ ڈائری اس کی زندگی کی تلخ حقیقت سے بھری ہوئی تھی۔۔۔ وہ انسان، وہ انسان نہیں درندہ تھا۔۔۔ میری معصوم بہن کو اپنی نفسی خواہشات کی بھینٹ چڑھادیا۔۔۔ جب وہاب خانزادہ کو بیٹی پر ہورہے ظلم کا علم ہوا تو بیٹی کی نظروں کے سامنے باپ کو ابدی نیند سلادیا۔۔۔ وہ خاموش رہی، اپنے

All Rights Reserved by Novels Lounge

ساتھ ہوتے ظلم پر خاموش رہی۔۔۔ مگر جب وہ پریگنینٹ ہوئی تو دراب خانزادہ کو پکڑے جانے کا خوف لاحق ہو گیا اور اس نے میری بہن کو مروا کر کیس کو خودکشی کا کیس بنا دیا۔۔۔ کئی لمحے تو میں یقین ہی نہ کر پائی کہ دراب وہ ایسا کر سکتا ہے؟۔۔۔ میرا دوست، میرا بیسٹ فرینڈ، میرا ہمراز۔۔۔ وہ یہ سب کر سکتا ہے؟۔۔۔ میں ٹوٹ گئی، بکھر گئی۔۔۔ دراب سے نفرت ہونے لگی، بدلہ لینے کا منصوبہ بنانے لگی۔۔۔ مگر مجھے تعلیم مکمل کرنے کے لیے واپس جانا پڑا اور واپس آنے کا دل نہیں کیا۔۔۔ میں بے بس تھی، چاہ کر بھی دراب خانزادہ کو تباہ نہیں کر سکتی تھی، مگر پھر مجھے معلوم ہوا تمہارے بارے میں، میں تمہیں دوسری وانیہ بنتے نہیں دیکھنا چاہتی تھی اسی لیے واپس آنے کو پر تولے، مگر دراب تم سے نکاح کر چکا تھا میں بے بس تھی۔۔۔ اسے کے بعد تمہارا میڈیا سے ہوا انٹرویو۔۔۔ رجب تمہیں پہچان چکا تھا۔۔۔ رجب اور میں ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے تھے۔۔۔ میں نے تمہارے حوالے سے اسے بتایا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ جس مدیحہ کی میں بات کر رہی ہوں وہ وہی مدیحہ ہے جو اس کی ہمسائی اور بہت اچھی دوست تھی۔۔۔ جب تمہیں ٹی۔وی پر دیکھا تو وہ چونک گیا، پہلے مجھ سے کانٹیکٹ کیا اور پھر حارث سے۔۔۔ تمہیں شاپنگ مال لے کر جانا، وہاں تمہارا رجب سے ملنا، حارث کا دراب سے ہماری غیر موجودگی میں ملنے آنا۔۔۔ سب کچھ ہم تینوں نے پہلے سے پلان کر رکھا تھا۔۔۔ جب

All Rights Reserved by Novels Lounge

دراب پر گولی چلائی اور تم سامنے آگئی پل بھر کو مجھے بھی تمہارے دل کے پھر جانے کا گمان ہوا۔۔۔ مگر آہستہ آہستہ تمہاری گیم سمجھنے لگی میں۔۔۔ ہمارا مقصد صرف دراب کو مالی طور پر نقصان پہنچانا تھا، مگر تم نے تو اسے جسمانی اور روحانی طور پر بھی نہ بخشا۔۔۔ ہمارا مقصد صرف دراب کو مروانا تھا، مگر تم نے تو اسے جسمانی اور روحانی طور پر بھی نہ بخشا۔۔۔ اگر اسے مروا دیتے تو تم اس اذیت کا بدلہ نہ لے پاتی جو تمہیں ملی۔۔۔ تم اسے اسی تکلیف سے آشنا کروانا چاہتی تھی جو تم نے محسوس کی۔۔۔ میں داد دیتی ہوں تمہارے پلان کو مدیحہ۔۔۔" انابیہ نے آخر میں تالی بجائی۔

"آپ جس تکلیف سے گزری وہ واقعی قابلِ رحم تھی مگر ایک بات ابھی تک سمجھ نہیں آئی۔۔۔ وانیہ خانزادہ کو نہ بخشنے والے دراب خانزادہ نے آپ کو کیسے بخش دیا؟۔۔۔ آپ تو اس کی بیوی تھی نا؟۔۔۔ پھر آپ کیسے بچ گئی؟۔۔۔ آپ بھی تو اسی خاندان کا حصہ تھی نا!" مدیحہ کی بات پر وہ مسکرائی۔

"وہاب خانزادہ کی بیوی مہوش خانزادہ خوبصورتی کی اعلیٰ مثال، ہزاروں دلوں کی دھڑکن تھی وہ۔۔۔ مگر انہوں نے وہاب خانزادہ کو چنا، ایک عزت دار شریف النفس انسان کو اپنے ہمسفر کے طور پر۔۔۔ شاہنواز خانزادہ کی نیت وہاب خانزادہ کی بیوی پر خراب ہوگئی تھی (اس نے گہری سانس خارج کی)۔۔۔ مہوش کی بے پناہ خوبصورتی پر وہ اپنے بھائی سے حسد کرنا شروع ہوگئے۔۔۔ وہ بس کسی بھی

All Rights Reserved by Novels Lounge

طرح مہوش کے جسم کو پانا چاہتے تھے اور پھر انہیں موقع مل بھی گیا۔۔۔ڈیڈ کو بزنس کے سلسلے میں دوسرے ملک جانا پڑ گیا چند دنوں کے لیے۔۔۔اور وہ دن مہوش خانزادہ کی زندگی میں تاریکی بھر گئے۔۔۔شاہواز خانزادہ نے اپنے ہی گھر میں نقب لگائی۔۔۔اور اس کا نتیجہ تھی میں 'انابیہ خانزادہ'۔۔۔شاہنواز خانزادہ اور مہوش خانزادہ کی ناجائز اولاد۔۔۔اس سچ سے میرے اور وہاب خانزاہ کے علاوہ ہر کوئی واقف تھا۔۔۔مہوش خانزادہ کو دھمکایا گیا کہ اگر منہ کھولا تو وہاب خانزادہ کو مار دیا جائے گا۔۔۔مام نے ڈیڈ سے بے تحاشہ محبت کی تھی، وہ خاموش رہی، مگر شاہنواز خانزادہ تو جیسے شیر ہو گیا۔۔۔ایک سال تک میری ماں کی عزت کو پامال کیا اور پھر دل بھر گیا تو چھوڑ دیا۔۔۔۔۔دراب خانزادہ اس سچ سے آشنا تھا۔۔۔اسی لیے ہمارے نکاح کے بعد بھی مجھ سے تعلق بنانے کی کوشش نہیں کی کیونکہ ناجائز ہی سہی، سوتیلی ہی سہی مگر میں اس کی بہن کی تھی۔۔۔"وہ خاموش ہوئی، مدیحہ نے گہری سانس خارج کی۔۔۔دراب خانزاہ کے لیے دل میں پیدا ہونے والا وہ چھوٹا سا نرم گوشہ بھی آج ختم ہو گیا تھا۔

"تو آخر کار دراب خانزادہ نے اپنے کیے کا انجام پا لیا۔۔۔" مدیحہ بڑبڑائی۔

"یہ سب آسان نہیں تھا مگر ہاں۔۔۔اس نے اپنے انجام کو پا لیا۔۔۔"انابیہ دھیما سا مسکرائی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مدیحہ کے موبائل پر کال آئی۔۔۔کال اٹھائے اس نے کان سے موبائل لگایا۔۔۔دوسری جانب سے دی جانے والی خبر پر اس نے گہری سانس خارج کیے سر جھٹکا۔

"کیا ہوا؟" حارث نے پریشانی سے سوال کیا۔

"دراب خانزادہ۔۔۔"

اس لمحے سفید ڈوپٹا سر پر لیے وہ دراب خانزادہ کے کفن کے پاس، نم آنکھیں لیے بیٹھی تھی، افسوس کرنے والوں کا ایک جہاں آیا ہوا تھا۔۔۔ہر کوئی مدیحہ کے لیے افسوس زدہ تھا۔۔۔لوگوں کے نزدیک بہت مشکل سے انہیں محبت ملی تھی مگر وقت نے ساتھ نہ دیا۔۔۔دراب کی موت دل بند ہونے سے ہوئی تھی۔۔۔مدیحہ اوپر سے غمگین، مگر اندر سے سخت غصے میں تھی۔۔۔بھلا یہ شخص اپنی سزا پائے بنا کیسے اتنی آرام موت مر سکتا تھا۔

"فکر مت کرو مدیحہ۔۔۔وہ اللہ کی عدالت میں جا رہا ہے۔۔۔اس کی جزا و سزا کا فیصلہ وہاں ہو گا۔۔۔ہمیں جتنا کرنا تھا کر لیا۔۔۔" انابیہ کی بات پر اس نے سر ہلایا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

گہری سانس خارج کیے اس نے خود کو پر سکون کیا۔۔۔اسے اللہ پر بھروسہ تھا، جس نے دراب خانزادہ جیسے درندے کو دنیا میں تباہ وبرباد کیا یقیناً اگلے جہاں میں بھی اس کے لیے کوئی سزا منتظر تھی، مگر دنیا دکھاوے کو اس نے خوب رونا ڈالا، اپنے بھائی حارث تک پر الزام لگا دیا۔۔۔حارث تو اپنی بہن کی کمال اداکاری پر عش عش کر اٹھا تھا۔۔۔جھوٹی موٹی تفتیش بھی کروانی چاہی۔۔۔مگر ساتھ ہی ساتھ دراب کی جھوٹی وصیت بھی لوگوں کے سامنے لا کر دی، جس کے مطابق وہ کرامت صاحب اور ان کی فیملی کو معاف کیے اپنا چکا تھا اور اپنا بزنس انابیہ اور مدیحہ میں برابر بانٹ چکا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی؟" دراب کے جنازے پر اتنی بڑی تعداد میں عوام کو دیکھ رجب انابیہ کے کان میں پھسپھسایا۔

"اللہ مالک ہے۔۔۔وہ جانتا ہے۔۔۔" انابیہ نے کندھے اچکائے۔

جو بھی تھا دل میں چبھن تھی، درد تھا۔۔۔وہ اس کا بہترین دوست تھا، کیا تھا اگر وہ صحیح راستے پر چلتا، آج ایسا انجام تو نہ ہوتا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ویسے ماننا پڑے گا مدیحہ۔۔۔مجھے یقین نہیں ہوتا کہ تم وہی لڑکی ہو جھلی سی، ڈرپوک سی۔۔۔تم اتنی بڑی گیم کھیل جاؤ گی میں یقین نہیں کر پارہا۔۔۔"رجب ہنس کر بولا تو سب مسکرا دیے۔

دنیا کے سامنے بھلے ہی دراب خانزادہ ایک اچھے انسان کے روپ میں مرا مگر اس کی اصلیت وہ سب جانتے تھے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"مام۔۔۔ڈیڈ۔۔۔"سامنے موجود مسٹر اینڈ مسز کرامت کی جانب وہ نم آنکھوں سے بھاگی۔

ان دونوں نے آگے بڑھ کر اپنی بیٹی کو گلے لگایا۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ سب روتے رہے۔۔۔اپنے ماں باپ کا لمس محسوس کیے وہ بے تحاشہ روئی۔۔۔اتنا کہ سانس بند ہوتی محسوس ہوئی۔

حارث نے بھی آگے بڑھ کر ان سب کو گلے لگایا۔۔۔آخر کار اتنے مہینوں بعد وہ اپنوں کے پاس واپس آگئی تھی۔۔۔وہ نہایت پرسکون تھی۔۔۔اور بے تحاشہ خوش بھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels Lounge

تین سال بعد:

انابیہ اور رجب کی شادی ہوچکی تھی، حارث بھی شادی کر چکا تھا، اس کی دو سال کی بیٹی تھی جس کا سارا وقت مدیحہ کے ساتھ گزرتا۔۔۔

مسز کرامت نے بہت بار اسے شادی کر مشورہ دیا، زور بھی ڈالا مگر وہ چاہ کر بھی شادی کے لیے خود کو تیار نہیں کر پائی۔۔۔وہ حادثہ ابھی تک اس کی ذات کو تکلیف دیتا تھا۔۔۔وہ چاہنے کے باوجود اپنے باپ، بھائی اور رجب کے علاوہ کسی اور مرد پر بھروسہ نہیں کر پائی تھی۔

حارث کے سمجھانے پر مسز کرامت نے اسے فورس کرنا چھوڑ دیا تھا مگر بیٹی کی بڑھتی عمر انہیں دکھ دیتی، بیٹے کے ساتھ ساتھ وہ بیٹی کو بھی بسا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔حارث کی بیوی جتنی مرضی چاہے اچھی تھی مگر مدیحہ کے معاملے میں وہ روائتی بھو ثابت ہوئی، کنواری نند اسے ہرگز برداشت نہیں تھی، اسی لیے مدیحہ کرامت ہاؤس کے سامنے موجود گھر میں شفٹ ہوچکی تھی جہاں وہ اکیلی رہتی۔۔۔

"تم نے مجھے تباہ و برباد کر دیا دراب خانزادہ، مجھے کہی کا نہ چھوڑا۔۔۔دنیا مجھے عظیم مانتی ہے جو تم سے محبت کی بنا پر میں نے دوسری شادی نہیں کی، مگر وہ نہیں جانتے کہ تم نے مجھے چھوڑا ہی کہا اس قابل کہ

http:/www.NovelsLounge.com/
All Rights Reserved by Novels Lounge

میں دوبارہ کسی رشتے میں جڑ سکوں۔۔۔ تم اس دنیا سے جا چکے ہوں، تمہاری ہڈیاں گل سڑ گئی ہو گی، مگر ابھی بھی میرے دل سے تمہارے لیے صرف بد دعائیں ہی نکلتی ہے۔۔۔ چاہتی ہوں کہ تمہارا مقدر بس جہنم بنے، جنت کی ہوائیں تمہیں چھوئے بھی نا!"

مدیحہ کی آنکھوں میں بے پناہ درد سمٹ آیا تھا۔

"تم سے لیے بدلے نے مجھے دوبارہ مضبوط بنا دیا دراب خانزادہ، جس مدیحہ کو تم نے توڑ ڈالا تھا وہ تمہاری لگائی آگ میں جل کر کوئلے کی جگہ ہیرا بن گئی۔۔۔ مضبوط، نایاب، طاقتور۔۔۔ میں نے تم سے اپنا بدلہ لے لیا دراب خانزادہ۔۔۔ بد دعائیں تو نکلتی ہیں مگر میرا دل سکون میں آتا ہے جب تمہارے آخری دنوں کی حالت سوچتی ہوں۔۔۔ بے تحاشہ سکون۔۔۔ دلی سکون۔۔۔ یہ ایک انتقام تھا، ایک فورس برائیڈ کا انتقام!"

ختم شد۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge